کتاب منگانے کا پتہ:- مہادیو پرشاد (پبلشر کتاب ہذا) تاجر کتب لکھنؤ۔



# اندرا

یہ نہایت دلچسپ ایک باعصمت
بنگالی دوشیزہ لڑکی کی سرگذشت ہے
جسکو اُس نے اپنے پر اثر قلم سے نہایت
خوش اسلوبی کیساتھ خود لکھا ہے۔ خود پڑھئیے اپنی عورتوں کو بھی پڑھائیے

مُصنّفہ
بابو بنکم چندر چٹرجی مصنف درگیش نندنی۔ مرنالنی۔
بشابرکہشا۔ آنند مٹھ۔ رادھارانی۔ پاربتی وغیرہ

مترجمہ
جناب مولوی شیخ احمد علی صاحب کامل
مترجم پاربتی۔ رادھارانی وغیرہ

لیتھو ڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ میں چھپا
۱۹۲۱ء

اور سب میں یہ خبر بھی مشتہر ہو چکی تھی کہ کمسریٹ ......
(حضرات ناظرین! میں نے اِس لفظ کے تلفظ میں غلطی تو نہیں کی ؟ اِس کا یہی تلفظ ہے نا ؟")
میں نوکری کر کے معقول دولت پیدا کر کے لائے ہیں بس اب کیا تھا میرے خسر نے میرے باپ کو لکھ بھیجا۔
پرمیشر کی عنایت اور آپ کی دعا سے اوپندر را -(او ہ میں نے اپنے شوہر کا نام لیا ؟ لہذا موجودہ زمانے کی تہذیب یافتہ نوجوان بہنوں کے سامنے تو شوہر کا نام لینا چنداں خلاف تہذیب نہیں ہے مگر اپنی پرانی خیال کی بزرگ عورتوں سے البتہ اِس گستاخی کی معافی چاہتی ہوں) سفر سے بامراد واپس آگیا ہے۔ اور اُمید ہے کہ اپنی بیوی کی خبرگیری اور ناز برداری اب خاطرخواہ کر سکے گا۔
لہذا فنس -کہار اور سپاہی مرسل خدمت ہیں بہو کو سوار کر کے مجھے ممنون کیجیے۔
اگر آپ بھی رخصت کرنے میں کچھ عذر ہو تو اجازت دیجیے کہ لڑکے کی شادی کہیں اور کر دی جائے۔
سواری کے ٹھاٹھ دیکھکر میرے باپ کو اون کے لکھنے کی تصدیق ہو گئی۔
کیونکہ میرے لیے جو فنس آئی تھی اوس کے اندر بھی کمخواب منڈھی تھی۔
جا بجا چاندی کے پترے جڑے تھے۔ ڈنڈوں پر گنگا جمنی شامیں چڑھی تھیں جن پر گھڑیال کے خوبصورت منھ بنے ہوئے تھے۔
گدے اور تکیے سُرخ ریشمی مخمل کے تھے۔ کہاروں کی وردیاں سبز مخمل کی تھیں اوران پر دردامن سنہری فیتہ ٹکا ہوا تھا۔ اور پشت پر کار چوبی سُورج مکھی بنی ہوئی تھی ؟"
پگڑیاں گلابی رنگی ہوئی تھیں جن پر سنہری پٹکہ لپٹا تھا اور اوپر سنہری گپھا اور نیچے گنگا جمنی مچھلی لگی تھی۔
دہری بھی زرق برق ریشمی پوشاک اور قیمتی زیور سے آراستہ تھی۔
چار تو بھی ہیکل سپاہی بھی حفاظت کے لیے آئے تھے وہ بھی علیٰ ہذالقیاس ممتاز اور نفیس پوشاک پہنے ہوئے تھے

میرے باپ ہرموہن دت خاندانی متمول رئیس ہین نہ کہ میرے خسر کی طرح نودولت اونھون نے مجھ سے کہا۔

"اندر! اب مین تم کو روک نہین سکتا اس وقت تم چلی جاؤ۔ دل مین کڑھنا نہین۔ مین جلدی ہی بلا لونگا۔ مگر ہان تم نئے گھر جاتی ہو نئے نئے لوگون سے تم کو سابقہ پڑیگا۔ معلوم نہین تمھاری ساس۔ نندین اور شوہر کس طبیعت کے ہین۔ تم کو اون کی سرد وگرم باتین نہایت تحمل سے برداشت کرنا چاہیین۔

اور دیکھو اس کا ضرور خیال رہے کہ تمھارے خسر نے ابھی نئی نئی دولت پائی ہے اون کے چھچھورے پن اور اترانے پر ذرا ہنسنا نہین۔ اون کی تو آج کل یہ مثل ہو گی ؂"

"تیتر کے گھر تیتر باہر باندھون کہ بھیتر"

مین نے اپنے دل مین کہا "وہ تو بھلا کیا اتراتے ہون گے۔ مین البتہ نئی دولت پاؤن گی۔ مین خود پھولون نہین سماتی۔ کوئی میرا دل چیر کے دیکھے تو اُس کو معلوم ہو کہ اترانا اسے کہتے ہین؟"

میری چھوٹی بہن کامنی نے میرا مافی الضمیر سمجھ کے کہا۔

باجی۔ اب کب تک آوگی۔

مین نے پیار سے اُس کے دونون گال دبا دیئے۔

کامنی۔ باجی تم جانتی ہو سسرال کسے کہتے ہین اور کیسی ہوتی ہے۔

مین۔ ہان جانتی ہون نہین کیون۔ وہ پرستان ہے وہ نندن بن ہے۔ وہان رتی پتی مدن (حسن کے دیوتا) اپنے تیر عشق سے حسینون کے دلون کو گھائل کرتے پھرتے ہین وہان جاکر عورت پری بلکہ حور بن جاتی ہے اور مرد گندھا۔ وہان ہر فصل مین ہمیشہ پپیہے اور کوئل کوکا کرتے ہین جاڑے مین بھی وہان طرب خیز اور روح افزا ہوائین چلا کرتی ہین۔ یہان تک کہ اماوس (اندھیری راتون) بھی وہان پورا چاند (بدر کامل) بے رحم حسینون کے سخت دلون پر بھی وہی اثر کرتا ہے جو نازک اور نرم کتان پر"

راوی مترجم "اوہ رے آپ کے معشوق کے حسن دلکش کے اثر"

اپنی سُسرال کی دلربا فضا کی تعریفین اِس شد و مد کے ساتھ اور پھر خود اپنے ہی منھ سے! اور اپنی چھوٹی بہن کے سامنے سچ کہا ہے۔

تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کین دولت از گفتار خیزد

کامنی۔ (ناز سے بگڑکر) تم غارت ہو ہٹو بھی۔ تم بھی کیسی باتین کرتی ہو۔

# دوسرا باب

## مین سُسرال جاتی ہون

اپنی پیاری بہن کامنی کی یہ دُعا لیکر مین سُسرال چلی منوہر پور مین میری سُسرال ہے اور رھیش پور مین میکہ۔

میرے گھر سے سُسرال دس کوس ہے۔ اِس وجہ سے سویرے ہی سے کھانے پینے سے فراغت کرکے ہم سب منوہر پور روانہ ہوے کیونکہ ہم جانتے تھے کہ کچھ رات گئے وہان پہونچنا ہوگا۔

اِس خیال سے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے۔ کہ رات کو نہ مین ہی دیکھ سکونگی کہ مین نے شوہر کیسا پایا اور نہ وہی دیکھ سکین گے کہ اون کو بیوی کیسی ملی۔

میری ماں بےچاری نے مجھے دولھن بنایا تھا۔ اور حتے الامکان خوب سنوارا تھا اور بڑی کوشش سے کنگھی چوٹی کرکے میرا جوڑا خوب کس کر باندھا تھا۔ اِس خیال سے کہ دس کوس جاتے جاتے پٹیان بگڑجا ئین گی۔ جوڑا ڈھیلا ہو جائے گا۔ اور فنس کے اندر گھٹس کے مارے پسینا نکلے گا۔ اور میرے بناؤ کو پھیکا اور جوبن کو برباد کردے گا پیاس کے سبب سے پانی جو زیادہ پیا جائے گا تو پان کا لاکھا پھیکا ہو جائے گا؟!

اور راہ کی تکان سے پورا جسم مضمحل اور بےرونق ہو جائے گا۔

حضرات ناظرین! آپ لوگ میری ان بچپنے کی بیہودہ یا حماقت کی باتون پر ہنستے ہون گے۔ مگر آپ کو میرے ہی سر کی قسم ہنس کے مجھے شرمندہ نہ کیجیے

غور تو کیجئے کہ آج پہلے پہل بن سنور کے جوبن نکھار کے اور دولہن بن کے مین سسرال جاتی ہون۔

**مترجم** - جی نہین - کوئی ہنسنے کیون لگا کیا کوئی نہین جانتا کہ آپ طبیعت کی سادی اور بھولی اور ابھی ناتجربہ کار ہین - بھلا عنفوان شباب - نوجوانی کے جوش اور کتخدا ہجولیون کی صحبت کا اثر اتنا بھی نہو تو وہ جوانی ہی نہین "

راستہ مین ہمین ایک مشہور تالاب ملا جسے کالا دیگھی کہتے ہین -

یہ تالاب آدھ کوس مربع ہے - اُس کے چوگرد پشتہ ہے - مگر پختہ نہین ہے - اور وہ ایک چھوٹی پہاڑی کی برابر اونچا ہے -

ہمارا راستہ اسی پشتہ کے اوپر سے ہو کے گذرا تھا - دور تک پیپل کے بڑے بڑے پُرانے اور گھنے درختون کا سلسلہ چلا گیا تھا - جن کا سایہ بہت ٹھنڈا اور تھکے ماندے مسافرون کے لیے نہایت ہی تسلی بخش تھا -

تالاب بہت گہرا تھا کیونکہ اس کا پانی آسمان کے ہم رنگ نیلگون تھا -

غرض بہیئت مجموعی نہایت ہی خوش سواد - اور ایک دل فریب منظر تھی -

اور گو کہ ہم ایسی دور کے مسافرون کے لیے یہ جگہ ایک فرحت بخش ضرور تھی - مگر تاہم بالکل سنسان تھی - یہان لوگون کی آمد و رفت کم تھی کیونکہ گھاٹ پر بنیئے کی صرف ایک ہی دوکان تھی -

اس کے قریب کا گاؤن بھی اسی تالاب کے نام سے کالا دیگھی مشہور رہے -

اس تالاب پر سے مسافر تنہا گذرنے کی جرأت نہین کرتے بلکہ ڈاکوؤن کے خوف سے دس بیس مل کر قافلہ کی صورت مین سفر کرتے ہین -

یہان تک کہ تالاب ڈاکوؤن کا کالا دیگھی مشہور ہو گیا عجب نہین کہ یہان کا دوکان دار ان قزاقون کا تھانگی ہو مگر مجھے مطلق اس کا خوف و ہراس نہ تھا کیونکہ میرے ہمراہی تھے سولہ کہار چار سپاہی اور ان کے علاوہ دو ایک مسافر بھی راستے سے ہمارے ساتھ ہو گئے -

ہم اوس تالاب پر کوئی ڈھائی بجے پہونچے ہون گے تالاب پر پہونچ کے رون نے کہا "

ہم بہت تھک گئے ہین جب تک کچھ کھائی کے ذرا سستا نہ لین گے ہم آگے چلنے کے قابل نہ ہون گے سپاہیون نے ہر چند منع کیا کہ۔ مقام مخدوش ہے یہان ٹھہرنا صلاح نہین "؟ مگر کہارون نے ایک نہ سنی اور کہا کہ ہم لوگ اتنے آدمی ہین۔ ہم کو کس بات کا ڈر ہے ؟"

سپاہیون نے صبح سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ اِس سبب سے وہ بھی کہارون کے ہمراہ اور متفق ہو گئے ؟"

اور آخر گھاٹ کے پشتہ پر ایک گھنے پیپل کے نیچے کہارون نے فنس بولدی۔

اِس بات پر مجھے بے انتہا غصہ رہا یہان تک کہ مارے غصہ کے مین کانپنے لگی کہ مین تو دُعا مانگ رہی ہون کہ کوسے محبوب مین کسی طرح جلدی سے پہونچ جاؤن اور اُن بے حیاؤن کو اپنے سستانے اور کھانے پینے کی پڑی ہے۔ اور پسینہ سکھانے کے لیے وردی کے دامن سے جسم کو ہوا دے رہے ہین۔

لیکن اِس خیال کے ساتھ مجھے ترس بھی آیا کہ حقیقت مین عورت کی ذات بہت خودغرض ہوتی ہے۔

مین تو اپنے بناؤ سنگھار کے ساتھ خوب نکھری ہوئی اپنے شوہر کے یہان اِن بے چارون کے کندھون پر کس آرام سے چلی جاتی ہون اور یہ غریب بھوکے پیاسے پیٹ کے مارے یہ تکلیفین اُٹھا رہے ہین۔

اگر دم لینے کو لمحہ بھر کے لیے ٹھہر گئے تو کیا قباحت ہوئی اور میرا کون سا ایسا حرج ہوگیا جو مین آپے سے گذر گئی۔ اس پر میرا غصہ کرنا سراسر ناانصافی ہے۔

تف ہے میرے اِس جوبن اور اِس شوق پر۔

مین اتنی دیر تک اپنے اوپر لعنت ملامت کرتی رہی کہ میرے سب آدمی فنس سے دُور ہو گئے ؟"

آخر مین بھی اپنے کمخواب کے جھٹکے کی چلمن سے تالاب کی سیر سے دل بہلانے لگی۔ ایک طرف تو کہار فنس سے کوئی سو قدم پر دوکان کے سامنے درخت کے سائے مین بیٹھے چبینا چبا رہے تھے۔ اور دوسری طرف کالے بادل کا سا سیاہ بہت بڑا تالاب تھا جس کے چارون طرف پہاڑ کی طرح کا بہت اونچا پشتہ تھا اور پشتے پر

گھانس کا نظر فریب مخملی فرش بچھا تھا۔ اور اوس پر جا بجا خود رو جنگلی درختون کے گلدستے کیا بتاؤن مجھے کس قدر اچھے معلوم ہوتے تھے۔

چوگردا بڑے بڑے پُرانے چھتنار درخت تھے اور اس قدر گھنے اور گنجان تھے کہ دوپہر کی چل چلاتی دھوپ مین بھی ساون بھادُون کی گھٹا کی اندھیاری کا لطف آتا تھا۔ اور بار بار یہ خیال مجھے چھیڑتا تھا کہ اپنی ہمجولیان اور سکھیون کے ساتھ یہان جھولا جھولتی توکیا ہی اچھا ہوتا۔

مویشی اِدھر اُدھر اپنی لطیف اور خوشگوار غذا گھاس کھارہے تھے اور خوش فعلیون اور کلیلون مین مصروف تھے اور رنج غم دُور دنے غم کالا۔کس آزادی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر رہے تھے۔

ہوا گو بہت دبے پاؤن چلتی تھی مگر اس الھڑپن سے کہ پانی کی صاف اور سطح چادر پر لہرون کی شکنین ڈال دیتی تھین۔

اور اِن موجون کی چوٹ سے کنول گٹے اور کوکا بیلی کے پھولون کے گلدستے عجب ادا سے آہستہ آہستہ ہل رہے تھے۔

خوشرنگ اور خوشنما چڑیان سطح آب سے بالکل متصل ہوا پر معلق تھرتھراتی تھین۔ اور کبھی کبھی غوطہ لگا کے چھوٹی مچھلیون اور ننھے ننھے کیڑون کے شکار کرلیتی تھین۔ جا بجا کنارون پر بگلے مچھلی کی تاک لگائے سکوت مین بیٹھے تھے۔ ایک جانب میرے سپاہی تھکن مٹانے کو نہا رہے تھے۔ اُن کے بدن سے قطرے جو تالاب مین گرتے تھے تو دھوپ مین بعینہٖ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موتی اور ہیرے کے ٹکڑے جھڑ رہے ہین۔

آسمان کا اوس وقت کا نیلا نیلا رنگ اور اس مین جا بجا سفید ابر کے ٹکڑے کیا کہون کیسے بھلے معلوم ہوتے تھے۔

ہوا کے تھپیڑے ابر کے چھوٹے اور ہلکے ٹکڑون کو گل بازی بنائے ہوئے تھے۔ بڑے ٹکڑے البتہ اپنی جسامت کے سبب سے اِس دستبرد سے محفوظ تھے اور عجب متانت سے ایک جگہ پر قائم تھے۔

ہان کبھی کبھی خفیف سی حرکت کے ساتھ ہاتھی گھوڑے کی صورتین پیدا

کر لیتے تھے؟"

چیلین اُڑتے اُڑتے نہایت بلند ہوگئین تھین۔ اور اس نامحسوس پر وا سے اُڑ رہی تھین کہ آسمان پر تھمی ہوئی اور بادل مین جڑی ہوئی معلوم ہوتی تھین۔ اور جب وہ اُڑتی ہوئی سفید ابر کے نیچے آجاتی تھین تو گویا ابر مین جان ڈال دیتی تھین۔ جیسے کسی حسین کے رخسار تابان پر خال مشکین پھبتا ہے۔

اِس وقت ان چڑیون پر مجھے رشک آیا کہ کاش کوئی ایسا منتر مجھے آتا کہ مین بھی چڑیا بن جاتی اور اُڑ کے اپنے آرام جان کے پاس جلدی سے پہونچ جاتی۔

اب جو مین نے تالاب کی طرف نظر دوڑائی تو مجھے ڈر معلوم ہوا کیونکہ سوا کہارون کے (جو فنس سے بہت دُور دوکان پر خورد نوش مین مصروف تھے) باقی میرے ہمراہی سپاہی اور دونون مہریان (ایک میرے یہان کی اور ایک سُسرال کی) اور دو چار مسافر جو شریک سفر ہوگئے تھے۔ سب کے سب نہا رہے تھے میری فنس کے پاس کوئی نہ تھا۔ ڈر تو لگا مگر کیا کرتی چارا سکتی نہ تھی۔ آخر دل کڑا کر کے چپکی بیٹھی رہی؟"

اتنے مین قریب کے درخت سے کسی بھاری چیز کے گرنے کی آواز آئی۔ مین نے متوحش ہوکر چلمن مین جھانکا تو ایک سیاہ فام قوی ہیکل دیو دکھائی دیا۔ ڈر کے مارے مین نے فوراً پٹ بند کر لیے۔

پھر سوچی کہ اِس وقت پٹ بند کرنا سخت غلطی ہے۔ چنانچہ جیسے ہی مین نے پٹ سرکانا چاہا ویسے ہی ایک آدمی اوسی ڈیل ڈول کا اور کودا۔

پھر دو اور دھم دھم کود پڑے۔ اور یہ چار ون ظالم فنس کی طرف جھپٹے اور فنس اُٹھا کے لے بھاگے۔

یہ دیکھکر سپاہی اور کہار وغیرہ للکارتے غل مچاتے۔

ہان ہان۔ لینا پکڑنا۔ جانے نہ پائین۔

کہتے ہوئے پیچھے دوڑے۔

پہلے تو مین ہکا بکا سی ہوکے رہ گئی۔ مگر جب ہوش وحواس ٹھکانے ہوئے تو مجھے یقین ہوگیا کہ مین اب ڈاکوُون کے پھندے مین پھنس گئی۔

اب مین نے دونون طرف کے چارون پٹ کھول دیے اور شرم ولحاظ کو خیرباد کہہ کے چاہا کہ کود پڑون مگر وہ اِس قدر چھپٹے ہوئے جاتے تھے کہ مجھے جرأت نہین ہوتی تھی۔"

اِس کے علاوہ میرے آدمی فنس کے قریب پہونچ گئے تھے جس سے مجھے ذرا ذرا ڈھارس بندھی۔

مگر افسوس یہ اطمینان بہت جلد رفع ہوگیا کیونکہ درختون پر سے اور ڈاکو یکے بعد دیگرے دھما دھم کودنے لگے!

مین بیان کرچکی ہون کہ آدھ میل تک برابر بڑے بڑے درختون کی قطار چلی گئی تھی۔ اور اسی کے نیچے سے راستہ تھا۔

یہ سب ڈاکو لمبے لمبے لٹھ ہاتھون مین لیے ہوئے تھے۔

اِن خونخوارون کی تعداد زیادہ دیکھ کر سپاہی پیچھے رہ گئے تھے۔

اب مجھے مایوسی نے گھیر لیا اور رہی سہی آس ٹوٹ گئی پھر چاہا کہ کود پڑون لیکن ایک تو تیز رفتاری سے چوٹ کا خوف ہوا دوسرے ایک موٹا سا ڈاکو لٹھ تان کے مجھے دھمکانے لگا کہ تو نے ادھر قدم اُتارا اور اِدھر مین نے ایک لٹھ مین تیرا فیصلہ کردیا آخر مین کود نہ سکی۔

میرے ایک نمک حلال اور بہادر سپاہی نے بیشک بڑی جانبازی کی کہ فنس کو لپک کے پکڑ لیا۔

لیکن افسوس ایک بے درد قزاق نے اوس کے سر پر ایک ایسا لٹھ مارا کہ وہ بے چارہ بے دم ہوکر گر پڑا ایسا گرا کہ پھر مین نے اوس کو اُٹھتے اور تڑپتے نہین دیکھا غالبًا وہ مرگیا۔

یہ واقعہ دیکھ کر میرے سب آدمی بھاگ کھڑے ہوئے اور ڈاکو مجھے لے چلے۔

آدھی رات تک اونھون نے کہین دم نہ لیا اور بیچ مین کہین ایک لمحہ ٹھہر کے لیے بھی نہین ٹھہرے آدھی رات کو ایک نہایت ہی تیرہ و تار اور ڈراونے جنگل مین فنس رکھ دی گئی اور مشعل روشن کی گئی۔

ایک ڈاکو نے بڑھکر مجھ سے کہا۔

تجھے اگر جان پیاری ہے تو جو کچھ تیرے پاس ہو سب بخوشی ہمین دے دے۔ اور اگر چھپائے گی یا نہ دے گی تو یہ سمجھ لے کہ ایک ہاتھ مین تیرا فیصلہ ہے۔

زیور کا صندوقچہ اور جو زیور مین پہنے تھی وہ سب اُتار کے مین نے اون کے حوالے کیا۔ صرف ہاتھون کے کڑے مین نے نہین دیے تھے جو زبردستی کلائی مین سے اُتار لیے گئے۔

افسوس اس کے بعد ایک میلا کچیلا پھٹا سا کپڑا مجھے ملا کہ مین ستر ڈھکون اور اپنی بیش بہا پانچ سو کی زرخرید ساری بھی ان کے نذر کر دون۔

ساری مجھے اپنی جان اور عصمت سے زیادہ عزیز نہین تھی لہذا مین نے یہ بھی کیا اور نہ کرتی تو کیا کرتی۔

اس کے بعد قفس کے چاندی سونے کے پرزے اکھاڑ کے اوس کو پہلے لٹھون سے چکنا چور کر ڈالا پھر آگ لگا دی کہ پتہ نہ لگے اور پولیس کو اون کے جرائم کا کوئی ثبوت نہ مل سکے۔

ان سب کارروائیون کے بعد اوس ظالم قافلہ نے کوچ کی تیاری کی۔ اور مجھے اندھیری رات مین اس سنسان جنگل اور درندون کے مسکن مین اکیلا چھوڑ کے چلے تو مین نے رو کے اور نہایت عاجزی سے پاؤن پڑ کے اُن سے درخواست کی۔ کہ اپنے بچون کا صدقہ میری بے کسی پہ ترس کھا کر مجھے بھی اپنے ساتھ لیتے چلو۔"

پیارے ناظرین؟ عبرت کا مقام ہے کہ اِس وقت مجھے ان ڈاکون ہی کی صحبت غنیمت معلوم ہوئی۔

ایک بڈھے رحم دل قزاق نے ملائمت اور نرمی سے کہا۔"

بیٹی! تجھ سی خوبصورت اور حسین لڑکی کو ہم اپنے ساتھ نہین رکھ سکتے۔ تیرے ساتھ ہونے مین ہمین اپنی گرفتاری کا خوف بلکہ یقین ہے۔

**ایک جوان ڈاکو** - نہین مین ضرور اس کو ساتھ لے جاؤن گا چاہے مجھے جیل خانہ ہی کیون نہ ہو جائے۔

اس کے علاوہ اور جو کچھ اوس نے کہا وہ نہ میرے قلم سے نکل سکتا ہے اور نہ مین

اوس کو دل مین جگہ دے سکتی ہون۔

وہی بڈھا۔ (جو بظاہر سردار قافلہ معلوم ہوتا تھا۔ اس جوان کو لٹو دکھا کے) آج سے ہم تیری لاش اسی جگہ رکھ جائین گے جب قدم آگے بڑھائین گے۔ ہم لوگ ایسا گناہ کبھی نہین کرتے؟"

اس کے بعد سب کے سب ایک طرف چلے گئے۔

# تیسرا باب (۳)

## سسرال جانے کا مزہ

میرے پیارے ناظرین! بھلا کہین بھی ایسی آفتین۔ یہ مصیبتین اتنی تکلیفین کسی ایسی لڑکی پر گذری ہون گی جو پہلے پہل مدت کے بعد ایک بھولا اور آرزومند دل پہلو مین لیے ہوئے اپنے پیارے شوہر کے پاس جاتی ہو؟"

اور کس سامان سے! سر سے پانؤن تک قیمتی زیور مین لدی ہوئی۔ پٹیان بنائے۔ بال سنوارے پان کا لاکھا جمائے ہوئے۔ خوشبودار تیل اور بٹنے سے جسم کو اور عطر سہاگ سے پوشاک کو بسائے ہوئے۔ انیس برس کے سن کی اُمنگون مین بھری ہوئی سسرال جاتی ہو۔

اور راستے مین دل سے باتین کرتی چلی جاتی ہو کہ اپنا پیارا دل فریب جوبن کیا کہہ کے اون کے نذر کرون گی۔

ہائے افسوس! صد افسوس!! کس قدر قابل رحم ہے وہ بیکس جس کے معصوم دل پر یکایک یون بجلی گری ہو۔

اور جس کا ناچیز ہدیہ یعنی جوبن جو اپنے پیارے عاشق کی نذر کو لے چلی ہو زمانے کے ظالم ہاتھون سے یون لٹ گیا اور [illegible] نکھار خاک مین مل گیا۔

زیور چھن گئے۔ ستر عوڑ بہتر پیوند کا پرانا کپڑا پہنا [illegible]۔

شیرون۔ بھیڑیون۔ ریچھون اور سانپون [illegible] کے علاوہ بھوک پیاس اور

بے کسی کے ایسے زبردست دشمنوں کے پنجہ میں اکیلی چھوڑ دی گئی اور اس پر بھی وہ ان ناقابل برداشت مصیبتوں کا ذرا بھی لحاظ نہیں کرتے اور نہایت ہی استقلال کے ساتھ اب بھی کہہ رہی ہے -

جو کچھ ہوا وہ ہوا کچھ پرواہ نہیں - ہاں رنج ہے تو یہ ہے کہ اپنے شوہر کو نہ دیکھ سکی - اور اپنے ماں باپ کو بھی دیکھنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی -

ہائے میں تو کہیں کی بھی نہ رہی ؎

گئے دونوں جہان کے کام سے ہم نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے

افسوس! نہیں معلوم اب کس کا انتظار ہے کہ جان بھی نہیں نکلتی - اب بھی موت جائے تو بہت اچھا ہے سیکڑوں ذلتوں - بیغیرتیوں تکلیفوں اور مصیبتوں سے نجات مل جائے - اگر زندہ رہی تو کدھر جاؤں گی -

میں تو کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہیں رہی - یہ وہ رونا ہے کہ اگر مدت العمر روؤں تب بھی آنسو نہ تھمیں گے -

اب یہ رونا زندگی کے ساتھ ہے - تو پھر رونے سے کیا فائدہ -

اچھا اب ہرگز نہ روؤں گی نہ تڑپوں گی مگر آہ میں کیا کروں -

ضبط کہتا ہے نہ تڑپوں لیکن

درد تڑپاتا ہے ناچاری ہے (کامل)

اشک مسلسل جاری تھے - اور میں ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اتنے میں تھوڑی دور پر ایک مہیب جانور کرخت آواز سے گرجا - میں سمجھی کہ شیر ہے -

اس وقت مجھے اس خیال سے حد سے زیادہ مسرت ہوئی کہ شیر مجھے کھا جائے تو میں ان تمام آفتوں سے اور بلاؤں سے بچ جاؤں - مجھے گوارا ہے کہ وہ میری ہڈی پسلی توڑ کے میرا خون پی لے - میں نہایت خوشی اور استقلال سے سہ لوں گی - کیونکہ یہ تکلیف جسمانی ہے اور روحانی تکلیفیں اُٹھانے کی اب میرے دل میں سکت باقی نہیں رہی اس وقت موت کا آجانا میرے لیے عین زندگی ہے - یہ سمجھ کر میں نے رونا موقوف کیا اور مایوسی جاتی رہی - خوش خوش اپنے محسن شیر کا خیر مقدم

کرنے کو مستعد ہو بیٹھی۔

جو جو سوکھی پتیون پر اوس کے پانون کی چاپ قریب آتی جاتی ہی خود بخود میرا پژمردہ دل بشاش ہوتا جاتا ہے کہ میری مصیبتون کا خاتمہ کرنے والا اور میرے دل کو زندہ کرنے والا شیر آتا ہے۔

مگر افسوس انتظار کرتے کرتے مین تھک گئی اور وہ ظالم نہ آیا۔

پھر مجھے خیال آیا کہ سنتے ہین جہان زیادہ گھنا جنگل ہوتا ہے وہان سانپ ضرور ہوتے ہین؟"

اس اُمید پر مین ایک گھنے جنگل مین گھسی کہ کسی نہ کسی سانپ پر پانون پڑہی جائیگا یہان تک مین اُس جنگل مین پھری کہ پھرتے پھرتے پانون تھم گئے؟"

کانٹون نے جابجا پانون کو زخمی کر دیا۔کنواچ کی پتیون نے پنڈلیون اور پانون مین کھجلی پیدا کر دی مگر افسوس! انسان سے سب جانور بھاگتے ہین۔

کئی مرتبہ اُن کے رینگنے کی آواز تک مین نے سُنی مگر بد قسمتی سے کسی پر پانون نہین پڑا؟"

غرض مجبور اور مایوس ہو کے اور بھوک پیاس سے بیدم ہو کے اور چلنے کی طاقت نہ پاکے ایک صاف جگہ مین بیٹھ گئی؟"

بیٹھی تو سامنے سے ایک ریچھ آتے دیکھا خوش ہوئی کہ شاید یہی میری آرزو پوری کر دے؟"

اس اُمید مین اوس کے مارنے کو جھپٹی کہ غصے مین وہ مجھ پر حملہ کرے گا۔

لیکن افسوس اوس نے بھی مجھے نہین پوچھا بلکہ آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوا ایک درخت پر چڑھ گیا۔

اُوس کے چڑھنے کے بعد شہد کی مکھیون کی بھن بھناہٹ کی آواز آئی جس سے مین سمجھی کہ شہد کے لالچ مین وہ میری طرف متوجہ نہین ہوا۔

غرض یاس اور نا اُمیدی نے تھکا کر مجھے بٹھا دیا اور کسل اس قدر غالب تھا کہ آخر شب مین اونگھ گئی۔اور بیٹھے بیٹھے سو گئی۔

---

# چوتھا باب (۴)

وہ نہین بھولتا جہان جاؤن
ہائے مین کیا کرون کہان جاؤن

آنکھ کھلی تو کیا دیکھتی ہون صبح کا سہانا وقت ہے خوش الحان چڑیان یادحق مین زمزمہ سنج ہین؟

دھوپ نے گھنے درختون مین چھن چھن کے فرش زمردین پر جابجا جواہرات ٹانک دیے ہین؟۔

رات پھر تو اس قیامت کی تاریکی تھی کہ ہاتھ نہین سوجھتا تھا۔ اب جو ذرا روشنی ہوئی تو دیکھا کہ میرے ہاتھ مین ایک بھی زیور نہین ہے۔

افسوس ظالمون نے سب چھین کے مثل بیوہ کے بنا دیا۔

صرف بائین ہاتھ مین (حسب رواج قوم) لوہے کی ایک نازک چوڑی پڑی تھی اور داہنے ہاتھ مین وہ بھی نہین؟۔

اسے بدشگونی سمجھ کے مین رونے لگی اور ایک جنگلی بیل توڑ کے چوڑی کے عوض اپنے ہاتھ مین لپیٹ لی۔

اس کے بعد مین نے چارون طرف نظر دوڑائی تو بعض درختون کے ٹہنے اور بعض درخت جڑ سے کٹے ہوئے پڑے دیکھے۔

قیاس سے سمجھی کہ یہان ضرور لکڑہارے لکڑیان کاٹنے آتے ہون گے۔ اور گانؤن تک کوئی نہ کوئی پگڈنڈی ضرور ہوگی۔

یہ سوچکر مین راہ کی تلاش مین ادھر ادھر پھرنے لگی۔

صبح کا سُہانا اور دلکش سمان اور نسیم سحر کی شوخیان اور دن کی روشنی دیکھکر پھر از سر نو جینے کو جی چاہا۔

کچھ یاس سے تسکین دل مضطر کو ہوئی تھی
پھر چھیڑ دیا ہاے تمنا کا برا ہو (مومن)

نہ وہ یاس رہی نہ مرنے کا خیال رہا۔ اب زندگی کی آرزو اور تمنائے وصالِ یار اور شباب کی اومنگون نے پھر گدگدانا شروع کیا تلاش کرتے کرتے ایک مٹی سی پگڈنڈی نمایان ہوئی۔ اوس کے نشان پر اور آگے بڑھی۔

جتنا مین آگے بڑھتی گئی اوس قدر وہ اور زیادہ واضح اور چوڑی ہوتی گئی اور بستی کے ملنے کی اُمیدین بندھتی چلین۔

یکایک ایک نیا جان گداز خیال دل مین پیدا ہوا + کہ مجھے بستی مین جانا چاہیئے ؟۔

ڈاکوؤن کے عطیہ پُرانے کپڑے سے مین نے بدقت کمر سے گھٹنون تک ستر پوشی کی مگر اوپر کا آدھا دھڑ چھپانے کی کوئی صورت ذہن مین نہین آئی۔

اپنی صورت کو مین نے اس قابل نہین دیکھا کہ کسی کو منہ دکھاؤن ؟

مین نے دل مین ٹھان لیا کہ "مین یہین رہون گی" اور یہین مرجاؤن گی اور ہرگز یہ ذلت گوارا نہ کرون گی کہ اس ہیئت گدائی سے کسی نامحرم کا سامنا کرون۔

مگر آہ! عنفوان شباب بھی کیا زمانہ ہے!

نسیم سحر کی مستانہ چال۔ وہ خوبصورت اور خوش ادا چڑیون کی خوش فعلیان۔ وہ خوش الحان طیور کی زمزمہ سنجیان۔ وہ قدرت کے مخملی فرش پر دھوپ کی گل کاریان۔

وہ خودرو جنگلی درختون کا نزاکت سے جھومنا اور وہ خوش رنگ اور نظر فریب پھولون کا کھلنا مجھ ناشاد اور نیزار مان کو ایسا بھایا کہ کچھ دنون اور باغ دُنیا کی فضا دیکھنے اور ہوا کھانے کی تمنا ازسرنو پیدا ہوئی۔

آخر درختون کی ڈالیان توڑ کے اور چھال چھیل کے بڑی دقت سے اوپر کے جسم کو ڈھانکا ؟۔

اس مین شک نہین کہ جو مجھے دیکھتا وہ سٹرن اور دیوانی سمجھتا۔

لیکن مجبور رہی تھی آخر مین کیا کرسکتی تھی برہنگی سے تو یہ حالت اچھی تھی۔

غرض اوسی پگڈنڈی پر پھر چلی۔ تھوڑی دور جا کے مویشیون کی آوازین سنائی دین۔ دل دھڑکنے لگا کہ گاؤن قریب ہے۔

مگر اس کو کیا کیا جائے کہ چلنے کی عادت تو کبھی تھی ہی نہین - اب کسی طرح قدم آگے نہین اُٹھتا تھا -
رات بھر جاگنے سے اور روحانی اور جسمانی دونون تکلیفین برداشت کرنے سے اور بھوک پیاس اور تھکن سے بالکل بے دم اور مضمحل ہو کے ایک درخت کے نیچے مین لیٹ گئی
لیٹ کیا گئی گر پڑی نیند وہ بلا ہے کہ سولی پر بھی آتی ہے لیٹتے ہی آنکھ جھپک گئی -
خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک سفید ابر کے ٹکڑے پر مین بیٹھی چلی جاتی ہون -
راجہ اندر کا پرستان ہے اور گویا وہ ہی میری سسرال ہے -
وہین مین اُتری رتی پتی مدن وہان جلوہ فرما ہین اور وہ جیسے میرے شوہر ہین -
اور رتی اون کے پہلو مین بیٹھی ہوتی ہین - اور وہ میری سوت ہین -
اور ایک پھول (پاری جات) پر ہم دونون آپس مین لڑ رہے ہین - مین کہتی ہون کہ مین لون گی - اور وہ کہتی ہین کہ واہ یہ میرا ہے مین نہین دون گی -
اتنے مین کسی نے میرے جسم کو چھوا اور میری آنکھ کھل گئی ؟''
دیکھتی کیا ہون کہ ایک دیو کا بچہ مجھے کھینچ رہا ہے - خوش نصیبی سے ایک موٹی سی لکڑی میرے قریب ہی پڑی تھی اوسے اوٹھا کر اور خوب زور سے تان کر مین نے اس کے سر پر مارا -
تعجب ہے کہ اوس ضعف کی حالت مین اتنی طاقت مجھے کہان سے آ گئی
اوس کو شدید چوٹ لگی اور ہاتھ سے سر پکڑ کر بھاگا -
اس فتحیابی کے بعد مین نے اس مال غنیمت یعنی لکڑی کو لے لیا - اور اس پر سہارا دے کر پھر چلی ؟ -
تھوڑی ہی مسافت طے کی تھی کہ ایک بڑھیا ملی جو ایک گائے کو ہنکاتی چلی جاتی تھی - مین نے اوس سے پوچھا -
کیون مائی یہان سے مہیش پور کتنی دور ہے اور منوہر پور کدھر ہے -
**ضعیفہ** - بیٹا تم کون ہو ؟ اور یہان کیونکر آئین - تمھاری سی خوبصورت کم سن لڑکی کو اکیلے سفر کرنا نہ چاہیئے میری آنکھون مین خاک کیسی پیاری صورت ہے چلو

میرے گھر چلو۔"

مین تو خدا سے چاہتی تھی مین نے فوراً منظور کر لیا اور اوس کے ساتھ ہولی۔"

جب اوس کے گھر پہونچی تو اوس بے چاری نے مجھے بھوکا پیاسا دیکھ کر گائے کا دودھ دوہ کر مجھے پلایا۔ تو ذرا میری جان مین جان آئی اور حواس ٹھیک ہوئے

مہیش پور کے راستہ سے وہ واقف تھی مین نے اوس سے کہا۔

مائی مجھے وہان تک پہونچا دو تو مین تم کو روپے دلا دون گی۔

ضعیفہ۔ مین اپنا گھر کس پر چھوڑ جاؤن۔ اکیلا گھر چھوڑ کے تو مین ہرگز نہ جاؤنگی۔ مین تمھین راستہ بتائے دیتی ہون تم اوسی ڈھرے پر چلی جاؤ مہیش پور پہونچ جاؤ گی۔

مجبوراً اوس کی حسب ہدایت مین ایک راستہ پر چلی۔

شام تک برابر سفر کرنے سے اور بھی مین تھک گئی۔ راستہ ایسا سنسان تھا کہ مجھے کوئی نہین ملا صرف ایک مسافر ملا۔

مین نے اوس سے کہا۔

بابا جی بڑا احسان کرو جو مجھے راستہ بتا دو۔ اب مین کدھر جاؤن۔

مسافر۔ (تھوڑی دیر تک گھورنے کے بعد) مجھے کیا معلوم تم کہان جاتی ہو۔ کسی کا نام لو تو بتاؤن کہ کتنی دور ہے اور کس طرف جاؤ اور تم آتی کہان سے ہو۔

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لون
ہر اک سے پوچھتا ہون کہ جاؤن کدھر کو مین

جس گانوٴن مین مجھے بڑھیا ملی تھی مین نے اوسی گانوٴن کا نام بتا دیا اور مہیش پور کا راستہ پوچھا۔

مسافر۔ تم راستہ بھول گیئن اور اولٹی چلی آئین یہان سے مہیش پور ایک دن کی راہ ہے؟۔

یہ سُن کر میرے ہاتھون کے طوطے اُڑ گئے اور سناٹا سا آگیا۔ آخر مین نے پوچھا۔ تم کہان جاؤ گے؟"

مسافر۔ یہان قریب ہی اوری گرام جاتا ہون۔"

جب کوئی صورت منزل مقصود تک پہونچنے کی نہ رہی تو مین مجبوری سے اوس کے پیچھے ہو لی ؛

اپنے گانوٴن مین پہونچکر اوس نے مجھ سے دریافت کیا ؛
تم یہان کس کے پاس جاؤ گی ۔

مین ۔ مین خانمان خراب یہان کسی کو بھی نہین جانتی ۔ یہین کہین کسی درخت کے نیچے پڑ رہون گی ۔

مسافر ۔ تم کون ذات ہو ۔

مین ۔ کائستھ ۔

مسافر ۔ ہم برہمن لوگ ہین ۔ آؤ تم میرے ساتھ آؤ ۔ یہان میدان مین کیون تکلیف اوٹھاؤ رات بھر میرے یہان پڑ رہو صبح کو چلی جانا ۔

میلا کچیلا موٹا جھوٹا کپڑا پہنے ہو تو کیا ہوا مگر ہو تم کسی بڑے گھر کی لڑکی ۔ بھلا غریبون مین یہ حسن کہان ؛

مین جل گئی اور اپنے دل مین کہا ۔

پھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹین کان ۔ خاک مین ملے یہ حسن ۔

راستہ بھر اس کمبخت کی تعریفین سنتے سنتے کان بہرے ہو گئے ۔ جی اُکتا گیا ۔

یہ برہمن بوڑھا تھا اِس وجہ سے اوس پر بدگمانی کا موقع مجھے نہین ملا ۔ آخر مین اُس کے گھر جانے پر رضامند ہو گئی ۔

پریشیر کا ہزار ہزار شکر ہے کہ خدا خدا کر کے دو دن کے بعد آج ذرا استانے کی ایک محفوظ جگہ ملی ۔

اس رحم دل برہمن کی بسر اوقات پوجا پاٹ پر منحصر تھی ۔ میری ردی حالت دیکھ کر اوس نے مجھ سے پوچھا ۔

بیٹا ! کیا تمھارے کپڑے کسی نے چھین لیے ۔

مین ۔ ہان مہاراج ۔

برہمن لوگ اپنے ججمانون سے کپڑے وغیرہ بھی پایا کرتے ہین ۔ لال کنارے کی دو ساریان اور چوڑیان اوس بیچارے نے مجھے پہننے کو دین

مین اوس کا حکم بجا لائی -
مگر جوتیان مین نے بڑی تکلیف سے پہنین - اس کے بعد برہمنی نے مجھے کھانا دیا مین نے اوس کا شکریہ ادا کرکے کھالیا - ایک چٹائی ملی جسے بچھاکے مین پڑ رہی - باوجود تھکن کسل اور اس اطمینان کے مجھے نیند نہین آئی -
اب عمر بھر کے لیے میری زندگی مین گھن لگ گیا - زندگی تلخ ہوگئی -
افسوس اب مین بدنصیب اس قابل نہین رہی کہ کسی کو اپنا منحوس چہرہ دکھاؤن !!
اس بے غیرتی کے جینے سے تو مرنا ہزار درجے اچھا ہے !! پچھلے پہر تک یہی منتشر خیالات تھے اور مین تھی انہین خیالات نے میری نیند اڑا دی پچھلے کو یون ہی آنکھ جھپکی تھی کہ ایک پریشان خواب دیکھا -
دیکھتی کیا ہون کہ وہ چارون طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہے اور ملک الموت اپنی خوفناک صورت دکھاکے مجھے ڈرا رہا ہے اور مجھے دیکھ دیکھ کے بڑے بڑے دانت نکال کر ہنس رہا ہے -
مین چونک پڑی اور جوڑ جوڑ مین درد اور ٹیس محسوس ہوئی پانون بالکل ام گئے تھے - چلنا تو درکنار اٹھنا بیٹھنا تک شاق تھا -
سوچی کہ اب تو بڑی مشکل ہوئی جب تک بدن کا درد اچھا نہولے گا اس وقت تک مجبوری سے مجھے یہین رہنا پڑے گا -
غریب برہمن اور اوس کی جورو دونون بڑی خاطر اور مدارات سے پیش آئے -
مگر افسوس ہمیشہ پور بھیجدینے کی کوئی راہ نہ نکلی - عورتین راہ نہ جانتی تھین نہ جانے پر راضی ہوتی تھین - مرد البتہ جانے پر موجود تھے لیکن اون کے ساتھ مین جانا پسند نہین کرتی تھی -
علاوہ برین نیک نفس برہمنی نے مجھے منع کر دیا تھا -
برہمنی - یہان کے لوگ اچھے نہین ہین - کسی غیر مرد کے ساتھ تمھارا تنہا جانا مناسب نہین - نہین معلوم کون کس طبیعت کا ہے - مین تمھاری سی جوان جہان اور خوبصورت لڑکی کو اکیلا بھیجنا کسی اجنبی شخص کے ساتھ کبھی پسند نہین کرون گی -

اوس کی یہ راے مجھے صائب معلوم ہوئی - اور مین نے اوس پر عمل کیا -
ایک دن سنا کہ گانون کے ایک رئیس بابو کشن داس مع اہل وعیال کلکتہ جاتے ہین - مین نے خیال کیا - کہ میری رہائی کا اچھا موقع ہے - حالانکہ کلکتہ میری سسرال اور میکہ دونون سے بہت دور ہے لیکن وہان میرے رشتہ کے ایک چچا عرصے سے کاروبار کرتے ہین - اون کو تلاش کرلون گی وہ مجھے گھر بھیج دینگے یا میرے باپ کو اطلاع کرین گے -
یہ طے کر کے مین نے اپنے میزبان برہمن پر اپنا منصوبہ ظاہر کیا تو اوس نے جواب دیا "تمھاری تجویز بہت اچھی ہے"
بابو کشن داس جی تو میرے ججمان ہین - تم کو اپنے ساتھ لے جا کر اون کے سپرد کردون گا"
وہ بے چارہ ایک مُحسن اور بڑے شریف آدمی اور مجھ سے بہت مہربانی سے پیش آتے ہین"
مجھے امید ہے کہ اگر مین اون سے کہونگا تو میری بات ضائع نہ جائیگی -
غرض میرے مُحسن میزبان نے اپنا وعدہ وفا کیا اور بابو جی سے کہا یہ بیچاری مصیبت کی ماری شریف زادی ہے - ناگہانی آفت مین مبتلا ہو کر اور راستہ بھول کر ادھر آ نکلی ہے
اگر آپ اپنے ساتھ کلکتہ لیتے جائین تو یہ غریب بے دست و پا لڑکی اپنے میکہ پہونچ سکتی ہے - پرمیشر آپ کو اس کا اجر دے گا
بابو جی بے تامل راضی ہو گئے اور مجھے اپنے زنانے مین بھیج دیا دوسرے ہی دن وہ مع متعلقین کے کلکتہ کے قصد سے چل کھڑے ہوئے -
پہلی منزل چار ہی پانچ کوس کی تھی - وہان پہونچ کر گنگا کنارے قیام کیا اور دوسرے دن بجرے پر سوار ہو کے خدا خدا کر کے ہم مع الخیر کلکتہ پہونچے -

# پانچوان باب (۵)

پائل بجاوت گوڑا کھنکاوت
چلوری سکھی پانی بھرن کو چلین ؎

گنگاجی کو مین نے اس وقت تک کبھی نہین دیکھا تھا۔ اس وقت اوسے دیکھ کر حد سے زیادہ خوش ہوئی اور تھوڑی دیر کے لیے مین اپنا دکھ درد اور مصیبت سب بھول گئی۔

وہ گنگاجی کا وسیع اور ناپیدا کنار پاٹ اور وہ اس پر چھوٹی چھوٹی لہرین اور اون لہرون پر دھوپ کی زرنگار گلکاریان۔ بعینہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زری کا فرش کوسون تک بچھا ہوا ہے۔

اور جہان تک نظر دوڑاییے معلوم ہوتا تھا کہ پانی مین آگ لگی ہوئی ہے۔ اور نظر کے ساتھ ساتھ وہ آگ پانی کی سطح پر دوڑتی چلی جاتی ہے۔ کنارون پر دور تک مختلف قسم کے درختون کی قطار چلی گئی تھی جو دور سے ایک سجے ہوئے باغیچہ کا لطف دے رہی تھی۔

اور سواحل پر سیکڑون طرح کی نادین تھین اون کی آوازین اور ملاحون کا شور حقیقت مین عجب لطف خیز تھا۔

ایک طرف گھاٹ پر نہانے والون کا مجمع تھا جو نئی نئی طرح سے نہا رہے تھے۔ کوئی غوطہ لگا رہا ہے کوئی چھلی چھلیا کھیل رہا ہے کوئی پیر رہا ہے۔ کوئی غوطہ لگا رہا ہے کوئی کنارے ہی پر بیٹھا لٹیا سے نہا رہا ہے۔

اور کہین کہین سفید ابرکی سی زمین دور تک چلی گئی ہے۔ اور اس مین رنگ برنگ کی چڑیان لوٹ رہی ہین۔

یہ پوری کیفیت دیکھ کر اوس کی عظمت میرے دل مین جم گئی اور اب مین سمجھنے لگی کہ بیشک گنگاجی متبرک اور رین کی چیز ہین۔

خوب جی بھر کے کئی دن تک دیکھتی رہی جب بھی میری طبیعت نہین اکتائی کیونکہ

روز ایک نیا لطف خیز واقعہ دیکھنے مین آتا تھا۔
کلکتہ پہونچنے کے ایک دن قبل قریب شام جوار آیا اور اُس کے توڑ کے سبب سے ہماری ناؤ آگے نہ بڑھ سکی ؛
ایک گاؤن جو شرفا کی بستی تھی اُس کے کنارے پر لگادی گئی۔
وہان بھی عجیب عجیب چیزین دیکھنے مین آئین۔ ایک طرف ماہی گیر چھوٹی ڈونگون پر مچھلی کا شکار کھیل رہے ہین۔
اور ایک طرف برہمن گھاٹ کی سیڑھیون پر بیٹھے ہوئے شاستر کا مباحثہ کر رہے ہین۔ ایک طرف نوجوان خوبصورت عورتین پانی بھر رہی ہین کوئی گھڑا بھر رہی ہی۔ کوئی بھر کے پھر خالی کر رہی ہے۔
اون کی یہ اٹکھیلیان دیکھ کے ایک پرانا گیت مجھے یاد آگیا۔

درشن دے کہان چھپ رہے کا تھا

ٹھارے رہے! ابھین جہانکے تیرے      ہم دیکھا تو ہے ! یہی ٹھکانا

درشن دے کہان

ابھین رہے آنکھون کے ساہون

بھئے الوپ کیو کون بھانا

درشن دے کہان چھپ رہے کا تھا

اوس دن اوسی گھاٹ پر مین نے دو کم سن لڑکیون کو دیکھا جن کو مین کبھی نہین بھول سکتی سات سات آٹھ آٹھ برس کی عمر ہوگی۔
بظاہر خوبصورت مگر نہ ایسی کہ پری یا حور کہی جاسکین۔
زیور اور کپڑون سے آراستہ۔ بالیان اور کرن پھول کانون مین طوق گلے مین چوڑیان ہاتھون مین اور چار چار چھڑے پاؤن مین جوڑے کے گرد گلاب کے پھول لگائے ہوئے ہار سنگھار کی ڈنڈیون مین دو رنگی ہوئی کالے کنارے کی ساریان پہنے ہوئے۔ پتلی کمر پر چھوٹے چھوٹے گھڑے رکھے ہوئے سیڑھیون پر سے اُتر رہی تھین اور دونون باری باری سے گیت گاتی جاتی تھین۔
یہ گیت مجھے اِس قدر پسند آیا کہ مین نے یاد کر لیا۔

ادن دونون مین سے ایک کا نام آملا تھا اور دوسرے کا نام نرملا

آملا

چلوری سکھی پانی بھرن کو چلین

پانی بھرن کی آئی بہار گاگر ہوز دھر دھرین

چلو ری سکھی پانی بھرن کو چلین

نرملا

کاندھے اُبھن ہاتھہ گگریا اٹ پٹ گوڑ دھرین

(دونون مل کر گاتی تھین)

چلو ری سکھی پانی بھرن کو چلین

املا

پائل بجاوت کمڑ اکھنکاوت جھٹ پٹ نیہ بھرین

(دونون)

چلو ری سکھی پانی بھرن کو چلین

نرملا

گھاٹ پر گئین سبھی نیہاری ہم ہون بھیڑ کرین

چلوری سکھی پانی بھرن کو چلین

املا

آئی جوار وھان سب بورے پھری بیچ ترین

چلوری سکھی پانی بھرن کو چلین

نرملا

جل بارھو اڈوبی نبسواری لہرین باپ ہرین

چلوری سکھی پانی بھرن کو چلین

املا

بن ٹھن آج چلو نپیا کو سبھی نکھار کرین

چلوری سکھی پانی بھرن کو چلین

نرملا
وجنیا دکھائے کانھ کو رجھائین بیری ڈوب مرین

(دونون)
چلوری سکھی پانی بھرن کو چلین ؛
چلو جی گوئیان جل بھرن کو چلین
چلوری سکھی نیبا بھرن کو چلین

ان بھولی کم سن لڑکیون کے اس سُریلے اور دلکش گیت مین میرا دل لگ گیا تھا اور مین غور سے سن رہی تھی۔

یہ دیکھ کے بابوجی کی بیوی نے مجھ سے کہا۔

پتھّر پڑے تمھاری باتون پر۔ ان لڑکیون کے گیت مین کیا ہے جو تم غور سے سن رہی ہو؟"

مین۔ آخر اس گیت مین کیا عیب ہے۔

بابوجی کی بیوی۔ یہ کرڑا بجانے والا بھی کوئی گیت مین گیت ہے۔ اور پھر ان لڑکیون کے مُنھ سے؟"

مین۔ سولہ برس والی عورت کے منھ سے چاہے نہ اچھا معلوم ہو مگر ان سات برس کی لڑکیون کے مُنھ سے تو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ جوان آدمی کے ہاتھ کی چپت کیسی ناگوار ہوتی ہے۔ اور تین برس کے لڑکے کی چپت کیسی خوشی سے کھائی جاتی ہی

اس کا بابوجی کی بیوی نے کچھ جواب نہین دیا بلکہ منھ پھیلا کے بیٹھ رہین۔

اس کے بعد مین سوچنے لگی کہ حقیقت مین اسکے اختلاف کا کیا سبب ہی۔

ایک ہی بات مختلف حیثیتون سے دو طرح کا اثر کیون رکھتی ہی۔

کسی بیکس غریب کو اگر کچھ دیجیے تو وہ خیرات اور ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر کسی امیر کو دیجیے تو خوشامد پر محمول کیا جاتا ہے۔

سچائی ہر مذہب کی اصل اصول ہے مگر یہی اپنی تعریف مین خودستائی اور دوسرے کی مذمت مین بدگوئی اور عیب سمجھی جاتی ہے۔

عفو تقصیر عمدہ صفت ہے مگر ایک مجرم کے معاف کر دینے مین کس قدر جرم ہی۔

اور اگر کوئی اپنی بیوی کو جنگل مین چھوڑ دے تو کتنے بڑے گناہ کا ارتکاب
رام چندر جی جو اپنی بیوی سیتا کو جنگل مین چھوڑ آئے تھے تو ادن کو کوئی پاپی نہین کہتا۔
آخر اس کا جواب مین نے خود ہی دیا کہ ہر سخن موقع و نکتہ مقامے دارد۔
گو اس وقت مین نے یہ طے تو کر لیا مگر چونکہ یہ جواب شافی نہین تھا دل مین کھٹکا کیا۔
آیندہ کسی مقام پر ایک دن کی ایک بے غیرتی اور بے شرمی کی بات کا مین ذکر کرون گی۔
اور گو کہ وہ واقع مین سرسری نظر سے دیکھنے مین بے شرمی معلوم ہوتی ہے مگر دراصل اس وقت اسی کی ضرورت تھی اور بغیر اوس کے چارہ نہ تھا۔
یہ گیت بلکہ یہ بات صرف اوسی واقعہ کی تمہید کے واسطے مجھے لکھنا پڑا۔
غرض دوسرے دن لنگر اٹھایا گیا اور ہم چلے یہان تک کہ کلکتے کے آثار دکھائی دینے لگے؟"

ناؤ پر سے سواد شہر کو دیکھ کر مین سخت متحیر ہوئی اور ڈر بھی معلوم ہونے لگا۔
بڑے بڑے اونچے مکانون کا سلسلہ ناپید اکنار سمندر کی طرح جہان تک نظر کام کرتی تھی چلا گیا تھا۔
ایک حویلی کے بعد دوسری حویلی ایک کوٹھے سے ملا ہوا دوسرا کوٹھا جس کی نہ ابتدا معلوم ہوتی تھی نہ انتہا۔ ساحل پر جہازون کے مستولون کا جنگل اور لاکھون ناؤون کی غیر محدود قطار دیکھ کر میری عقل دنگ ہو گئی کہ انسان نے اس قدر ناوین اور جہاز کیونکر بنائے ہون گے۔
جب کنارے پر ناؤ لگائی گئی تو دریا کے کنارے والی چوڑی سڑک پر گاڑیان اور فنسون اور پیدل جانے والون کی کثرت دیکھ کے میرے حواس جاتے رہے۔ اون کی آمد و رفت اس کثرت سے تھی کہ جیسے چونٹیونکی قطار ہوتی ہے۔
عمر بھر مین مجھے کسی بات پر اس قدر حیرت نہین ہوئی جتنی ان عجائبات کے دیکھنے سے۔ اوس وقت ہوئی تھی اس ازدحام کو دیکھ کے سب سے پہلے جو بات اسی کا خیال میرے دل مین آیا تھا وہ یہ تھا کہ اس گنجان آبادی مین میرے چچا کا پتا کیونکر لگے لگا؟"

وہ عمر مین میرے ہی قریب قریب ہوگی مگر رنگ میرا ساصاف نہ تھا۔
پوشاک سادی اور زیور بھی بالکل معمولی پہنے ہوے تھی۔
کانون مین سونے کی بالیان۔ ہاتھون مین طلائی کڑے۔ گلے مین طوق اور جسم
پر نقط کالے کنارے کی گلابی رنگ کی ساری تھی۔ مگر اس پر بھی غضب کا جوبن تھا۔

اس سادگی پہ کون نہ مرجاے اے خدا
لڑتے ہین اور ہاتھ مین تلوار بھی نہین

اس ہیئت مجموعی سے حقیقت مین وہ دیکھنے بلکہ پرستش کرنے کے قابل تھی۔
ایسا دل فریب اور بھولا چہرہ مین نے آج تک نہین دیکھا تھا۔ بالکل جیسے کنول
کا پھول کھلا ہوا۔ اور اوس پر زلف عنبرین کے گھونگر سے بعینہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ
سانپون نے اوس پھول کو چارون طرف سے گھیر لیا ہے۔ اور اوس کی خوشبو سے
مست ہو رہے ہین۔
چشم بد دور آنکھین بڑی۔ صاف۔ اور رسیلی تھین جن مین حجاب اور شوخی
دونون کی جھلک نمودار تھی۔
ہونٹ تپلے تپلے اور گلاب کی پنکھڑیون کی طرح گلابی۔ دہانہ چھوٹا اور خوبصورت
بدن کا گینڈا اوس وقت مین اچھی طرح نہین دیکھ سکی مگر یہ کہہ سکتی ہون کہ جس طرح ہلکی ہلکی
ہوا کے چلنے سے درختون کی نازک ٹہنیان مستانہ ادا سے ادھر ادھر جھومتی ہین اوسی
طرح اس کی ہر عضو مین بھی ایک قسم کا لوچ اور نزاکت پائی جاتی تھی۔
دریا مین جس طرح موجین شوخیان کرتی ہین اوسی طرح اوس کے جسم مین بھی ایک
نسم کی بھرتی تھی۔ ایک انداز سے نچلا بیٹھنا وہ جانتی ہی نہ تھی۔ فطرت نے رگ رگ
ہن شوخی کوٹ کوٹ کے بھری تھی۔
غور کرنے سے بھی میری سمجھ مین نہین آتا کہ کیون اوس کی صورت مجھے اس قدر
اچھی معلوم ہوئی۔
اوس کی آنکھون مین موہنی اور اوس کی صورت مین کچھ ایسی کشش تھی جس نے
مجھے موہ لیا اور مجھ پر جادو کر دیا۔
حضرات ناظرین! مجھے آپ کو اس امر کے یقین دلانے کی بالکل ضرورت نہین کہ

مین مرد نہین ہو ن۔
آپ خود جانتے ہین کہ مین عورت ہون لہذا کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ آپ میری نسبت کسی قسم کی بدگمانی کرین گے۔
مین آپ سے سچ کہتی ہون کہ کبھی مجھے بھی اپنے حسن وجمال پر ناز تھا مگر شبو کا حسن کچھ ایسا تکلف سے بری اور تصنع سے پاک تھا کہ اوس نے مجھے اپنی طرف متوجہ کرلیا۔
شبو کے ساتھ اوس کا ایک تین برس کا لڑکا بھی آیا تھا۔ جو نوشگفتہ پھول کی طرح خوش اور شگفتہ تھا۔ اور شوخی مین تو ہو بہو شبو کا نمونہ تھا۔
کسی جگہ اور کسی پہلو اوسے قرار ہی نہ تھا۔ کبھی کھڑا ہوتا ہے۔ کبھی گرا پڑتا ہے۔ کبھی بیٹھتا ہے۔ اور کبھی بیٹھے بیٹھے جھوم رہا ہے۔ کبھی گنگناتا ہے۔ کبھی ناچتا ہے۔ کبھی کودتا ہے۔ کبھی دوڑتا ہے۔ کبھی آپ ہی آپ ہنسنے لگتا ہے۔ کبھی اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان مین کچھ بک رہا ہے۔ کبھی کسی کو مارتا ہے۔ کبھی کسی کو پیار کرتا ہے۔
حقیقت مین یہ بھی عجب بیفکری کا زمانہ ہوتا ہے۔ سچ ہے ؎

بچپن بھی ہے ہائے کیا زمانہ
کچھ غم اپنا نہ غم کسی کا (کامل)

غرض ٹکٹکی باندھے ہوئے شبو کے اوس بچے کیطرف مین دیکھ رہی تھی کہ بابوجی کی بیوی نے بات کا جواب نہ پاکے جھنجلا کے مجھ سے کہا۔
بابوجی کی بیوی۔ تم سوچ کیا رہی ہو؟ جواب کیون نہین دیتین۔
مین۔ پہلے مجھ سے ان (شبو) کی تعریف بیان کیجیے کہ یہ کون ہین اور آپ سے کیا قرابت ہے مین سمجھ لون تو جواب دون۔
بابوجی کی بیوی۔ (چین بہ جبین ہوکر) اوس کے اظہار کی کیا ضرورت ہے صرف یہ کہہ دینا کافی ہے کہ ان کا نام شبو ہے اور یہ وہی ہین جن کا ذکر مین تم سے ابھی کرچکی ہون؟"
شبو۔ (مسکرا کر) سچ تو ہے خالہ جان۔ بغیر سمجھے بوجھے یہ کیونکر جواب دے سکتی ہین یہ نئی آدمی ہین کیا جانین مین کون ہون کون نہین ہون۔
اون سے اتنا کہہ کے میری طرف مخاطب ہو کے کہا۔

"میرا نام شوبھاشنی ہے - یہ میری خالہ ہین چھٹپین سے یہ مجھے شبوشبو کہتی ہین وہی اب تک عادت ہے -
بابوجی کی بیوی - (شوبھاشنی کی بات کاٹ کے) یہان کے ایک بڑے رئیس بابو رام دت کے بیٹے کے ساتھ ان کی شادی ہوئی ہے - اور یہ کم سن ہی سے سسرال مین رہتی ہین - مدت کے بعد اِن سے ملاقات ہوئی ہے - نہ ہم کالی جی کے پوجا کو آتے نہ ان سے ملاقات ہوتی - ان کی سسرال بھری پڑی ہے اب بتاؤ تم رئیسون کے ہان کام کاج کرسکو گی یا نہین -
افسوس! قسمت کو پلٹتے دیر نہین لگتی! بابو موہن دت کی لڑکی جس نے روپیے کے گدے پر سونے کی خواہش کی اوس سے اور یہ سوال - تم رئیسون کے ہان کام کاج کرسکو گی؟"
یہ سوچ پہلے میرے ہونٹون پر خفیف سی مسکراہٹ نمایان ہوئی اور پھر آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے -
اس میری متضاد حالت کو سوائے شوبھاشنی کے اور کسی نے نہین دیکھا -
شوبھاشنی - خالہ جان مین علٰحدہ لے جاکر ان سے دو دو باتین کرلون اگر یہ راضی ہوگئین تو اپنے ساتھ لیتی جاؤن گی -
اون سے اجازت پاکے شوبھاشنی مجھے کمرے مین لے گئین -
وہان بالکل تخلیہ تھا صرف وہی لڑکا اپنی مان کے ساتھ چلا آیا تھا -
شوبھاشنی ایک پلنگ پر بیٹھ گئین اور میرا ہاتھ پکڑکر مجھے اپنے برابر بٹھالیا - اور کہنے لگین؟"
شوبھاشنی - اپنا نام تو مین تم کو پہلے ہی بتا چکی - اب تم بتاؤ تمھارا کیا نام ہو -
مین - بہن"
بہن کہنے کو تو مین کہہ گئی - مگر پھر یہ سوچی کہ مین ان کے یہان ٹہلویون کی نوکری کرنے چلی ہون اور بہن کہتی ہون - میرا بہن کہنا ان کو ضرور ناگوار ہوا ہوگا -
لیکن میرے دل نے خود جواب دیا کہ مین عزت تو نہین بیچونگی پھر جو ہو "دا باد" اپنے دل مین یہ تصفیہ کرکے مین نے اُن سے کہا -

مین ۔ بہن میرے دو نام ہین ۔ ایک نام جو مشہور ہے وہ اس وقت تک مین نے کسی کو نہین بتایا اور نہ تم کو بتاؤ گی ۔ لیکن دوسرا نام جو سوا میرے مان باپ کے اور کوئی نہین جانتا ۔ کمودنی تہے یہی نام مین نے سب کو بتا دیا ہے ۔"

لڑکے نے میری نقل کی ۔ کاموڈنی ۔

شبو بھاشنی ۔ اچھا اچھا ۔ تم اپنا مشہور نام نہ بتاؤ مگر یہ تو بتاؤ کہ تم کائستھ ہو

مین ۔ (ہنسکر) ہان کائستھ ہون ۔"

شبو بھاشنی " تمھارا گھر کہان ہے اور تمھارے باپ کا کیا نام ہے تمھاری سسرال کہان ہے ؟"

یہ باتین ابھی کچھ تم سے پوچھنا نہین چاہتی ۔ لیکن اب جو مین کہون اوس کو غور سے سنو ؟"

یہ تو مجھے ثابت ہوگیا کہ تم کسی رئیس کی لڑکی ہو ورنہ تمھارے گلے مین ہاتھون مین اور بازؤن پر زیور کے تازے نشان نہ ہوتے لہذا مین تم کو چیریون مین (ٹہلیون مین) نہین نوکر رکھون گی ۔ ہان ماماگیری مین البتہ چندان عیب نہین ہے ۔ بشرطیکہ تم بھی پسند کرو ۔ کھانا پکانا تو تم جانتی ہی ہوگی ۔

مین ۔ جی ہان جانتی ہون یہ (دل مین) میکے مین تو میرے کھانا پکانے کا شہرہ تھا ۔

شبو بھاشنی ۔ حالانکہ رواج اور دستور کے موافق ماما نوکر ہے مگر ہم لوگ خود بھی کھانا پکاتے ہین ؟"

لڑکا نقل کرنے لگا " ام کھد پکاتے "۔)

آج کل ماما رخصت لے کر گھر جانے والی ہے ۔

لڑکا بول اُٹھا " ماما گھر جائے "۔

مین اپنی ساس سے اوس جگہ کے لیے تمھاری سفارش کرون گی ۔ تم خاطر جمع رکھو تم کو ماما کی طرح پکانا نہین پڑے گا بلکہ ہم سب خود پکائین گے تم بھی تھوڑی بہت مدد کر دیا کرنا ۔ اب سوچ کے بتاؤ راضی ہو یا نہین ۔

لڑکا ۔ آجی آجی ۔

شوبھاشنی ۔ تو پاجی ۔
لڑکا ۔ ام بابو بابا پاجی
شوبھاشنی ۔ ہاہ ! بُری بات کوئی ایسی بات کہتا ہے" (مجھ سے ذرا مسکرا کر) " یہ یون ہی کہا کرتا ہے ۔ ہان تم کہو تم نے کچھ جواب نہ دیا ۔
مین ۔ آپ کے پاس رہنے مین ماماگیری تو خیر پیش خدمتی بھی منظور ہے ۔
شوبھاشنی ۔ تم مجھے آپ کیون کہتی ہو بہن میری ساس کو آپ کہنا ۔ وہ البتہ بدمزاج ہین کج خلق واقع ہوئی ہین ۔ تم کو اون کا دل ہاتھ مین لینے کے لیے پوری کوشش کرنی ہوگی اور مجھے اُمید ہے کہ تم کامیاب بھی ہو جاؤ گی ۔ میری راے مین تو تم کو منظور کر لینا چاہیئے ۔
مین ۔ منظور نہ کرون گی تو کیا کرون گی ۔ میرا اور کون سا وسیلۂ معاش ہے جو قبول نہ کرون گی ۔
یہ کہہ کے مین آبدیدہ ہوگئی ۔
شوبھاشنی ۔ ہان ایک بات تو مین بھول ہی گئی ۔
یہ کہتی ہوئی اپنی خالہ کے پاس گئین ۔ اور پوچھا ۔
"خالہ جان ! یہ آپ کی کون ہین "
اون کی خالہ کا جواب مین نہین سُن سکی مگر مین خیال کر سکتی ہون کہ اونھون نے غالبًا وہی کہا ہوگا جو برہمن سے سنا تھا ۔
اس سے نہ زیادہ تو وہ خود ہی نہین جانتی تھین شوبھاشنی کو کیا بتاتین ۔
شوبھاشنی کا لڑکا مان کے ساتھ نہین گیا تھا ۔ میرے ہاتھون سے کھیل رہا تھا ۔ اور مین اوسی سے باتین کر رہی تھی ۔ کہ شوبھاشنی آئین تو اوس نے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان مین کہا ۔
مان ! اتمہ کا رنگ تو دیکھو ۔
شوبھاشنی ۔ تھین دیکھو مین پہلے ہی دیکھ چکی ہون ۔
(مجھ سے) گاڑی تیار ہے اگر نہ چلوگی تمھارے سر کی قسم مین زبردستی پکڑ کے لے جاؤنگی

لیکن جو مین نے کہا ہے کہ میری ساس کو قابو مین رکھنا اس کا خیال رہے۔
غرض شوبھاشنی مجھے کھینچتی ہوئی گاڑی تک لے گئین اور پہلے مجھے سوار کر لیا جب خود بیٹھین ؟"
اوس غریب برہمن نے لال کنارے کی دو ساریان جو مجھے دی تھین جس مین سے ایک مین نے پہنی تھی اور ایک الگنی پر سُوکھ رہی تھی شوبھاشنی نے اُس کے لینے تک کی مجھے مہلت نہین دی۔
گاڑی مین مین نے اوس لڑکے کو گود مین بٹھا لیا اور پیار کرنے لگی۔
اور گاڑی چل کھڑی ہوئی ؟

# ساتوان باب (۷)

## رُوشنائی کی بوتل

بڑی بیوی (شوبھاشنی کی ساس) کو اپنے قابو مین کرنا تھا۔ لہذا جاتے ہی مین جھک کے اون سے قدم بوس ہوئی۔
ایک ہی نظر مین اون کے قیافہ سے مین پہچان گئی کہ وہ کس طبیعت کی عورت ہین ؟"
کوٹھے پر ایک سیتل پاٹی بچھی ہوئی تھی۔ جس پر وہ لیٹی تھین اور ایک پیش خدمت پائینتی بیٹھی ہوئی چپی کر رہی تھی ؟"
مین نے جاکے دیکھا کہ ایک لمبی سی بوتل روشنائی کی جس مین گلے تک سیاہی بھری ہوئی ہے اوس چٹائی پر گری پڑی ہے اور اوس کے سر کے بال ایسے چمکتے تھے۔ جیسے کالی بوتل پر کاگ لگانے کے بعد اُوس کی ٹین کی ٹوپی چڑھا دی جاتی ہے وہ چمکتی ہے۔
چہرے اور جسم کی سیاہی پر اون کے بالون کی چمک دار سفیدی اور سونے پر سہاگہ ہو گئی تھی۔

بڑی بی نے مجھے دیکھ کر اپنی بہو سے پوچھا - یہ تمھارے ساتھ کون آئی ہے -
بہو - آپ کو آج کل ماما کی تلاش تھی اس سبب سے مین اِن کو لیتی آئی ؟"
بڑی بی - کہان سے لیتی آئین -
بہو - خالہ کے ہان سے -
بڑی بی - برہمنی ہے یا کائستھ -
بہو - کائستھ -
بڑی بی - تمھاری سر مونڈی خالہ بھی کیا چیز ہین - کائستھ کی لڑکی میرے کس مصرف کی - کسی دن اگر کسی برہمن کی دعوت ہو تو "
بہو - روز روز برہمنون کی دعوت ہی ہمارے یہان کب ہوا کرتی ہے - جبتک کوئی برہمنی نہ ملے اوس وقت تک ان کو رہنے دیجیے - جب کوئی آجاے گی تو ان کو جواب دے دیجیے گا - آپ دیکھتی ہین آج کل تو برہمنیون کا دماغ ہی نہین ملتا - کبھی بھولے سے اگر ہم لوگ چوکے کے قریب نکل گئے تو بس آفت آگئی سب چیزین پھینک پھانک چل دیتی ہین -
ہم لوگ اون کا اُلش کھایا کرین تو خوش ہم نے مانا کہ ہم برہمن نہین ہین کوئی بھترانی بھی نہین ہین -
مین نے اپنے دل مین شوبھاشنی کی اس تمہید کی بہت تعریف کی - اور مجھے یقین ہو گیا کہ روشنائی کی لمبی بوتل کو وہ اپنے قبضہ مین بآسانی لا سکتی ہے -
بڑی بی - ہان یہ تو سچ ہے - پر جاؤن اور نوکرون کا اتنا غرور بھی نہین سہا جاتا اچھا کچھ دنون کے لیے اس کو رکھ لون - ہان تم نے تنخواہ بھی طے کر لی ہے -
بہو - یہ سب آپ طے کر لیجیے اِس کے متعلق مین نے اِن سے کچھ گفتگو نہین کی -
بڑی بی - ہائے رے کلجگ! آدمی رکھ لیا اور تنخواہ کا فیصلہ نہین کیا"
(مجھ سے) اچھا بی تم بتاؤ - تنخواہ کیا لوگی "
مین - اب تو مین نے آپ کا دامن پکڑا ہے جو دیجیے گا وہ لیلون گی -
بڑی بی - یہان کی شرح یہ ہے - کہ برہمنی ماما کا مشاہرہ زیادہ ہوتا ہے اور کائستھ ماما کو تین روپیے مہینہ اور کھانا کپڑے سے زیادہ نہین ملتا -

مجھ بے یار و مددگار کو ٹکنے ہی کا سہارا بہت تھا مین راضی ہوگئی۔
اب رہا یہ امر کہ تنخواہ لینا پڑے گی۔ یہ سوچکے میرا دل بھر آیا مگر آخرکار مین نے کہدیا بہت اچھا مجھے منظور ہے"۔

مین سمجھتی تھی کہ بس اب کل امور تصفیہ پا گئے مگر نہین ابھی بڑا جھگڑا باقی تھا کیونکہ اوس بھی بوتل مین سیاہی مُنھ تک بھری ہوئی تھی۔

بڑی بی نے پوچھا۔
تمھارا سن کیا ہے۔

مین اندھیرے مین اچھی طرح عمر کا تخمینہ نہین کرسکتی مگر آواز سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم ابھی کم سن ہو۔

مین۔ تخمیناً اونیس برس کی ہون گی"

بڑی بی۔ تو بھر بی بی تھاری بسر میرے یہان نہین ہوسکتی۔ میرے یہان بھلا جوان آدمی کا کہان گذر، جاؤ اپنا بوریا بندھنا سنبھالو۔

شوبھاشنی۔ (بات کاٹ کر) "یہ کیون" جوان عورت تو بڑھیون سے زیادہ کام کرتی ہے"۔

بڑی بی۔ تم کیا جانو تم بے وقوف ہو۔ جوان عورت کبھی نیک نہین رہسکتی۔

شوبھاشنی۔ "کیون امان جان" کیا سب جوان عورتین خراب ہی ہوتی ہین ؟"

بڑی بی۔ نہین بیٹا۔ ان نیچ لوگون مین جو محنت مزدوری سے اپنا پیٹ پالتی ہین۔ ہزار مین ایک بھی نیک نہین ہوتی"۔

اب مجھ سے ضبط نہ ہوسکا آنسو نکل ہی آئے۔ آخر وہان سے آٹھ کے مین دوسری طرف چلی آئی۔

بڑی بی نے اپنی بہو سے پوچھا۔
کیا چلی گئی"
شوبھاشنی۔ جی ہان چلی ہی گئی ہوگی۔
بڑی بی۔ اچھا خیر جانے دو۔

شوبھاشنی - لیکن ایک شریف مرد آدمی کے گھر سے کسی کا بغیر کھانا کھائے چلا جانا بھی ٹھیک نہین ہے - کچھ کھلا پلا کے مین اوس کو رخصت کیے دیتی ہون -

اتنا کہہ کے شوبھاشنی میرے پیچھے پیچھے آئین - اور میرا ہاتھ پکڑ کے اپنے سونے کے کمرے مین لے گئین -

مین - اب مجھے کیون روکتی ہو؟ پیٹ کے واسطے بلکہ اپنی جان تک کے لیے بھی مین ذلت گوارا کرنے کے لیے تمھارے یہان نہین رہ سکتی -

شوبھاشنی - اچھا تم رہنا نہین لیکن میری خاطر سے صرف آج رات بھر یہان رہ جاؤ؟"

یہ سونچ کے کہ "اب اس وقت کہان ماری ماری پھرون گی - رات بھر رہجانے پر مین رضامند ہو گئی -

ادھر اودھر کی باتون کے بعد شوبھاشنی نے مجھ سے پوچھا -

شوبھاشنی - اگر یہان نہ رہو گی تو آپ آخر کہان جاؤ گی -

مین - گنگا مائی ہم ایسے بے وارثون کی خبرگیری کے لیے موجود ہین -

اس جواب پر شوبھاشنی کا دل بھر آیا اور رونے لگی -

شوبھاشنی - گنگا جی تک تمھین جانے کی ضرورت نہ ہو گی - تم اپنے دل کو ڈھارس دو - ہراسان نہ ہو - دیکھو تو مین کیا کرتی ہون -

اتنا کہہ کے اُنھون نے ہرانی کو بلایا - یہ خاص انھین کی پیشخدمت تھی -

ہرانی آئی - اس موٹی بھدی سیاہ فام عورت کی عمر چالیس برس سے زیادہ ہو گی - یہ خندہ پیشانی اور ہنس مکھ عورت تھی -

موقع ہو یا نہ ہو ہر وقت ہنسی اس کے ہونٹون پر موجود ہے

کسی نے بات کی اور آپ ہنس دین - خود ہی بات کر رہی ہے اور ہنس رہی ہے - چال بھی لٹ پٹی تھی -

شوبھاشنی - نے اوس سے کہا ذرا جا کے اون کو باہر سے بلا لاؤ -

ھرانی - بھلا وہ بے وقت کیون آنے لگے - اور مین اس وقت کیون بلا لاؤن ؟"

شوبھاشنی - (ذرا گھور کے) تم کو اس سے کیا بحث تم جا کے بلا لاؤ۔
ہرانی ہنستی ہوئی چلی گئی -
مین نے شوبھاشنی سے پوچھا "کس کو بلوایا ہے اپنے میان کو -
شوبھاشنی - اور نہین تو کیا کسی محلہ ٹولے والے کو -
مین - مین نے اِس غرض سے پوچھا کہ مین ہٹ جاؤن -
شوبھاشنی - نہین بیٹھی بھی رہو -
اتنے مین ایک وجیہ خوبصورت - اور نوجوان شخص آیا اور شوبھاشنی سے پوچھا
"خیر تو ہے - یہ بے وقت کی طلبی کیسی"
(مجھے دیکھ کر) یہ کون ہین -
شوبھاشنی - ان ہی کے واسطے تم کو بلایا ہے - ماما گھر جانے والی ہے اس خیال سے مین ان کو اوس کے عوض کام کرنے کے لیے اپنی خالہ کے ہان سے لائی تھی -
مگر اماں جان کسی طرح نہین مانتین ؟ -
شوبھاشنی کے میان - کیون! کیون نہین مانتین -
شوبھاشنی - صرف اس لیے کہ یہ جوان ہین -
یہ سن کر وہ ہنسے اور کہا - پھر ؟ اس مین میرا کیا کام ہے ؟ مین کیا کر سکتا ہون -
شوبھاشنی - کسی طرح سے ان کو رکھوا دینا ہوگا"
شوبھاشنی کے میان - یہ کیون -
شوبھاشنی - (اون کے پاس جا کے چپکے سے) "میرا حکم"
گو اُنھون نے چپکے سے کہا تھا مگر مین نے سُن لیا اوسی آواز سے اونھون نے بھی جواب دیا"
بہت ا[illegible] سر و چشم"
شوبھاشنی [illegible] اب اس کی تعمیل ہوگی -
اُن کے میان [illegible] سانے کے وقت -
اون کے [illegible] کے بعد مین نے شوبھاشنی سے کہا -
فرض کیجیے [illegible] و [illegible] نہ لینے سے مین رہ گئی مگر بڑی بی کے روز روز

کے طعنون کا کیا علاج۔ آخر کب تک مین ان نشترون کی برداشت کرسکون گی۔
شوبھاشنی۔ اس کی ابھی سے کیا فکر ہے؟ سردست قدم تو ٹک جائے اوس کا بھی علاج ہو جائے گا۔ گنگا جی دو ایک دن مین سوکھی تھوڑی ہی جاتی ہے؟"
رات کو نو بجے شوبھاشنی کے میان (رمن بابو) کھانا کھانے آئے اون کی مان حسب معمولی اون کے پاس جا بیٹھین۔
شوبھاشنی مجکو بلا کے لے گیئن۔ چلو چھپ کے سنین دیکھین کیا باتین ہوتی ہین؟"
آڑ مین سے ہم لوگ دیکھنے لگے۔ گو کئی طرح کے سالن پکے تھے مگر رمن بابو نے ایک بھی نہین کھایا ہر پیالے مین سے ذرا ذرا چکھ لیتے تھے اور ہٹا دیتے تھے یہان تک کہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور کچھ نہین کھایا۔" اون کی مان نے پوچھا بھیا تم نے آج کچھ بھی نہین کھایا۔
رمن بابو۔ آدمی تو کیا اس کھانے کو بھوت پریت بھی نہین کھا سکتے۔ بہنی کا ہاتھ تو روز بروز اچھا ہوتا جاتا ہے۔ مجھے اس کے پکائے ہوئے کھانے پر مطلق رغبت نہین ہوتی۔ اب کل سے مین پھوپی کے ہان کھا آیا کرونگا۔
یہ سُن کر بڑی بی سہم گیئن اور کہا۔
نہین نہین ایسا ہرگز نہ کرنا۔ کل ہی دوسری ماما آجائے گی۔
رمن بابو ہاتھ دھو کے باہر چلے گئے۔
شوبھاشنی نے مجھ سے کہا "ہم لوگون کے سبب سے آج یہ بھوکے رہے خیر کچھ ہرج نہین۔ کام ہوجائے۔
کیا کہون مجھے کس قدر ندامت اور افسوس ہوا۔
مین کچھ کہنے ہی کو تھی کہ ہیرانی آئی شوبھاشنی سے کہا۔
بیوی تم کو بڑی بیوی بلاتی ہین۔
یہ کہہ کے میری طرف دیکھ کے خواہ مخواہ بھی ہنسی۔ مین سمجھ گئی کہ یہ ہنسی اس کی خلقی بیاری ہے۔

شوبھاشنی ساس کے پاس گیئن اور مین آڑ مین سے سننے لگی۔
شوبھاشنی کی ساس۔ کیا وہ کائستھ کی لڑکی چلی گیئ۔
شوبھاشنی۔ جی نہین ابھی تک اوس نے کھانا نہین کھایا اِس سے مین نے جانے نہین دیا؛"
ساس۔ کھانا وہ کیسا پکاتی ہے۔
شوبھاشنی۔ مجھے نہین معلوم۔
ساس۔ آج اگر نہ جاے تو کل اوس سے کچھ پکوا کے دیکھو۔
شوبھاشنی۔ تو کیا آج اوس کو روک لین۔
اتنا کہہ کے شوبھاشنی نے مجھ سے آکر پوچھا کیون بھئی تمھین کھانا پکانا آتا ہے۔
مین۔ مین پہلے ہی کہہ چکی کہ تھوڑا بہت پکالیتی ہون۔
شوبھاشنی۔ اچھی طرح پکا سکتی ہو۔
مین۔ کل کھانے سے معلوم ہوجائیگا۔
شوبھاشنی۔ اگر تمھین۔ اچھی طرح مشق نہ ہو تو کہدو۔ مین تمھارے پاس بیٹھ کے بتاتی جاؤن گی؛"
مین۔ (ہنس کے) خیر کل دیکھا جائے گا۔

# آٹھوان باب (۸)

## گوالن سندر رسوئی بناتی ہے

دوسرے دن مین کھانا پکانے گئی اور شوبھاشنی مجھے تعلیم کرنے کے لیے آیئن مین نے عمداً ایک مرچ تلنے کو ڈال دی دھانس کے مارے کھانستے شوبھاشنی عاجز ہوگئی "تیرا ستیاناس جلے" کہتی ہوئی بھاگ گئی۔
غرض مین نے پکانے سے فراغت پائی۔ پہلے بچون نے کھایا۔ شوبھاشنی کا لڑکا تو ابھی بچہ تھا۔ نہ اوسے کھانے پر چندان رغبت تھی۔ اور نہ سوا نو اکھانات کے

اور کوئی چیز دی جاتی تھی۔
سوبھاشنی کی ایک پانچ برس کی لڑکی تھی اوس سے شوبھاشنی نے پوچھا۔
شوبھاشنی۔ ہیما کھانا کیسا پکا ہے ؟
ہیما۔ گوالن سندر رسوئی بنا وے
اس لڑکی کو بہت سے گیت یاد تھے۔ ہر کام بن گیت ہر بات بن گیت کھیل کود بن گیت مذاق کے وقت تہذیب کے وقت۔
غرض گیت اس کے تکیہ کلام ہوگئے تھے۔
اِس نے پھر اسی مصرعہ کو دوہرایا۔

گوالن سندر رسوئی بناوے
گوالن سندر رسوئی بناوے
پوری کچوری اور ترکاری
لڈو پیڑا اور جلیبی
موہن بھوگ پکاوے
گوالن سندر
کھاجا اور ملائی کے گھیور
پل مان بنائے کے دکھاوے
گوالن سندر
میٹھی اور سلونی بھوجن
ٹھاکر کو چڑھاوے
گوالن سندر
سونے کے تھالن مان جیونا پرسے
ہما پرشاد کھاونے
گوالن رسندر رسوئی بناوے

(مترجم) صرف ادائے نفس مطلب کے لیے یہ نظم لکھی گئی ہے۔ ایک دوسرے طرز پر بھی ہم نے اس مطلب کو ادا کیا ہے غالباً آپ پسند فرماوینگے۔

مرلی دُلھن او ہک پیاری سنوری سکھی
ندی جمنا کے تیر کدم ترے ٹھاڑ ہو۔ کول بھاری
مرلی بجائے ہیا کو لبھا دے۔ تان مان والی نیاری
مرلی دولھن او ہک پیاری سنوری سکھی
رسوئی کرت من مری کی دھن۔ چھوڑ گوالن بھئی نیاری
بالک رووت رسوئی نہ سوہت کانہ کے اور پد ھاری
سنوری سکھی
سورہون سنگھار کیے رسگوالن۔ مد ماتی اُبکاری ؟؟
کانہ کو رجھاؤن چلی جمنا کے تیرے جورنیگی گت نیاری
سنوری سکھی
مرلی کی دھن او ہک پیاری سنوری سکھی

شوبھاشنی خفا ہوئین کہ کھانا کھاتی ہے یا گیت گاتی ہے۔
اس کے بعد رمن بابو آئے۔ مین آڑ سے جھانکنے لگی۔
مین نے دیکھا کہ اُنھون نے پیٹ بھر کے پورا کھانا مزہ لے لے کے کھایا۔ بڑی بی خوش ہوئین اور ہنسین ؟؟
رمن بابو۔ آج کھانا کس نے پکایا ہے۔
بڑی بی۔ اس لڑکی نے جو کل آئی ہے۔
رمن بابو۔ بہت اچھا پکاتی ہے۔
اتنا کہہ کے اور مُنھ ہاتھ دھو کے باہر چلے گئے۔ اس کے بعد گھر کے مالک یعنی شوبھاشنی کے خسر آئے اون کے سامنے کھانا لے کے مین نہین جا سکی۔ کیونکہ بڑی بی کا حکم تھا کہ برہمنی ماما کھانا لائے
اب مین سمجھی کہ بڑی بی کو میرے جوان ہونے پر اس لیے اعتراض تھا۔ مین نے بھی عہد کیا کہ جب تک مین یہان ہون اودھر کا رخ بھی نہ کرونگی۔
آخر گھر والون کی زبانی معلوم ہوا کہ بڑے میان بے چارے سیدھے سادھے نیک نفس آدمی ہین۔ لیکن اس روشنائی کی بوتل مین البتہ گلے تک سیاہی

حرام زادی کہا ؟"
اب بڑھیا اپنا منھ پیٹنے لگی - مین نے حرام زادی کب کہا (ایک تھپڑ) مین نے حرام زادی کب کہا (دوسرا تھپڑ) مین نے حرامزادی کب کہا (تیسرا تھپڑ) -
اس کے بعد اوس نے سلسلہ باندھ دیا - اور مین نے رونا شروع کیا -
مین نے شوبھاشنی سے کہا -
"بیوی تم نے ان کو حرامزادی کہتے ہوئے کب سُنا ؟ مین نے تو نہین سُنا اور نہ اونھون نے کہا -
مجھ سے یہ سن کے بڑھیا بولی - کیون بہوجی بھلا میری زبان سے گالی کب نکلی
شوبھاشنی - ہوگا باہر کسی نے چیخ کے کہا ہوگا مین سمجھی تم نے کہا - (مجھ سے مخاطب ہوکے) برہمنی ایسی آدمی نہین ہے - کل ان کے ہاتھ کا کھانا کھایا تھا کیسا پکا تھا ہٹ دھرمی کی تو اور بات ہے - مگر نہین اس وقت کلکتہ مین تو ایسی ماما کوئی نہین نکلے گی ؟"
برہمنی - (مجھ سے) سنا تم نے بہوجی کیا کہہ رہی ہین -
مین - ان پر کیا منحصر ہے سب ہی ایسا کہتے ہین اور سچ پوچھو تو مین نے کبھی اس ذایقہ کا کھانا نہین کھایا تھا -
برہمنی - (ہنس کے) "تم لوگ جیسا اچھا بُرا پہچان سکتی ہو بھلا کوئی کیا کھا کے پہچانے گا - تم لوگ رئیس ہو - رئیس زادے ہو - آدمی کو پہچانتی ہو - ہزارون طرح کا کھانا کھایا ہوگا (شوبھاشنی سے میری طرف اشارہ کرکے) یہ کیسی اچھے گھر کی لڑکی ہین -
بھلا مین ایسی لڑکی کو گالی دے سکتی ہون (مجھ سے) بہن تم کچھ فکر نہ کرنا - مین تمھین کھانا پکانا اچھی طرح سکھا دون گی - جب جاؤن گی -
غرض ہم سے برہمنی سے میل ہوگیا -
اس بیچاری برہمنی کے سبب سے تھوڑی دیر کی دل لگی ہوگئی - ورنہ قسمت کا رونا تو مدت سے زندگی کا جزو اعظم ہوگیا تھا اس وقت کی ہنسی دل لگی مجھے

ویسی ہی بیش قیمت اور عزیز معلوم ہوئی جیسے ایک غریب آدمی کو اوس کا ما یحتاج اثاث البیت عزیز ہوتا ہے۔

یہی سبب تھا کہ یہ واقعہ نہایت تفصیل کے ساتھ مین نے بیان کیا۔

اوس دن کی دل لگی مجھے عمر بھر نہ بھولے گی اور نہ کبھی ایسا لطف ملے گا۔

اب بڑی بی کے لیئے دستر خوان بچھایا گیا مین نے سامنے بیٹھ کے نہایت تمیزداری سے انھین کھانا کھلایا۔ کھانا کھا کے اُنھون نے میری تعریف کی۔

بڑی بی۔ کھانا اچھا پکاتی ہو۔ تم نے کس سے سیکھا۔

مین۔ اپنے میکہ مین۔

وہ۔ تمھارا میکہ کہان ہے۔

مین نے ایک فرضی نام بتا دیا۔

وہ۔ کھانا رئیسون کے یہان کا معلوم ہوتا ہے۔ تمھارے باپ کیا بڑے آدمی ہین۔

مین۔ جی ہان۔

وہ۔ تم ماماگیری کی نوکری کرنے کیون آئین۔

مین۔ اب وہ زمانہ نہین رہا۔ اب آج کل ایسی حالت ہے کہ نوکری کرنے نکلی ہون؟"

وہ۔ تم بڑے گھر کی لڑکی ہو۔ میرے پاس بھی تم اوسی آرام سے رہو گی جس طرح اپنے گھر مین رہتین۔

شوبھاشنی کو بلا کے میری سفارش کی۔

بہورانی۔ دیکھو ان کو کوئی کڑی بات نہ کہے کہ ان کی دل شکنی ہو۔ تم سے مجھے اطمینان ہے کہ تم نہ کہو گی کیونکہ تم خود رئیس زادی ہو۔

شوبھاشنی کا لڑکا۔ ام کہین گے۔

مین۔ اچھا کہو۔

لڑکا۔ [illegible]ائی۔ گگگلے۔ ادل کیا مان۔

شوبھاشنی۔ تمھاری ساس۔

لڑکا۔ [illegible]ان سانس

شوبھا شنی کی۔ لڑکی نے میری طرف اشارہ کرکے کہا یہ تمھاری ساس۔
لڑکا کہنے لگا۔کوڑنی ساس۔کوڈنی ساس۔
شوبھا شنی پکارنے کے لیے مجھ سے کوئی رشتہ جوڑنا چاہتی تھین۔ لڑکے اور لڑکی کی زبان سے اُنھون نے کہا۔
آج سے مین تم کو سمدھن کہا کرونگی۔
شوبھا شنی کھانا کھانے کو گئین اور مین بھی اون ہی کے پاس بیٹھ کے کھانے لگی۔
کھانے مین اُنھون نے مجھ سے پوچھا۔سمدھن تمھارے کے میان ہین۔
مین۔معلوم ہوتا ہے۔تم کو کھانا بہت پسند آیا جو درویدی کی مثال مجھ سے دیتی ہو۔
شوبھا شنی۔بے شک۔بی بی پنڈوا اول درجہ کی کھانا پکانے والی تھین۔اب میری ساس کی طبیعت کو تم پہچان گئین نا۔
مین۔ابھی اچھی طرح سے نہین پہچانا۔غریب زادی۔اور امیرزادی مین اتنا ہی فرق ہوتا ہے۔
وہ۔تم بھی بڑی بیوقوف ہو۔کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ تم امیر کی لڑکی ہو اِس سے تمھاری خاطر کی گئی ؟
مین۔اور نہین تو کیا۔
وہ۔نہین یہ بات نہین ہے بلکہ اون کے لڑکے نے آج پیٹ بھر کے کھانا کھایا اِس سبب سے تمھاری خاطر کی گئی۔اب تم کسی بات پہ ہٹ کرو تو تمھاری نازبرداری کی جائے گی۔اور تنخواہ بڑھادی جائیگی۔
مین۔تنخواہ نہین چاہتی۔مین تو تنخواہ بالکل نہ لیتی مگر خیال یہ ہے کہ تمھاری ساس بُرا نہ مانین اس سبب سے لے تو لون گی تمھارے پاس رکھ دیا کرون گی۔تم کسی غریب بے وارثے کو دے دینا میرے لیے تو یہی غنیمت ہے کہ مجھے ٹکنے کا سہارا ہوگیا۔

# نواں باب (۹)

## سفید بالوں سے سکھ اور دکھ

مین نے مکنے ہی کا سہارا بہت پایا بلکہ ایک بہت ہی بیش قیمت اور نایاب زیور پایا یعنی شوبھاشنی کی بیبی ایک خیر خواہ سکھی پائی۔
اُن کی باتون سے معلوم ہوا کہ حقیقت مین شوبھاشنی مجھ سے دل سے محبت کرتی ہین۔ اور اون کے برتاؤ بھی میرے ساتھ ایسے تھے جیسے چھوٹی بہن کے ساتھ ہوا کرتے ہین ؟"

اون کی محبت اور برتاؤ دیکھ کے سارا گھر میری عزت کرتا تھا۔

برہمنی رخصت لے کے گھر جانے کو تھی مگر میرے سبب سے نہین گئی۔

وہ سونچی کہ اگر مین جاتی ہون تو یہ (مین) میری جگہ پر ضرور مستقل ہو جائے گی اور میری نوکری جاتی رہے گی۔ اسی خیال سے وہ بہانہ کر کے رہ گئی۔

اوس کے علاوہ شوبھاشنی نے اپنی ساس سے سفارش کی کہ۔

کمودنی ماماؤن مین نوکری کرنے آئی ہے تو کیا ہوا گھر ہے تو امیر زادی۔ اس سے پورا کام نہین سنبھل سکے گا علاوہ برین سونا کی مان (برہمنی) اب بڑھیا بھی ہوگئی ہے اب ضعیفی مین وہ کہان جائے گی۔ اوسے بھی رہنے دیجیے۔

ساس۔ پھر دونون رکھی جاینگی تو دونون کی تنخواہ کہان سے آئے گی ؟"

بہو۔ کمودنی تو ضرور رہے گی۔ اب رہی بڑھیا تو ایک آدمی کی تنخواہ البتہ زیادہ دینی ہوگی۔ پھر اکیلی کمودنی سے سارا کام نپٹ نہین سکے گا۔

بہرطور ایک آدمی اوپر کے کام کاج کے لیے رہنا چاہیے پھر بڑھیا ہی کو کیون نہ رہنے دیجیے۔

ساس۔ نہین۔ سونا کی مان کے ہاتھ کا کھانا میرا لڑکا نہین کھاتا۔ خیر دونون کو

رہنے دو۔"

شوبھاشنی صرف میری تکلیف کے خیال سے یہ ترکیب چلی تھیں۔

اور اون کی ساس تو گویا اون کے ہاتھ کی کٹھ پتلی تھیں۔ کیونکہ یہ رمن بابو کی بیوی تھیں اور ایسا کون ہے جو رمن بابو کی بیوی کا کہنا نہ مانے۔

اور در اصل شوبھاشنی خود بھی سنجیدہ رحم دل اور خوش اخلاق تھیں۔

غرض حق یہ ہے کہ مین بڑی خوش نصیب تھی کہ مین نے اس مصیبت اور عزت کے زمانے مین ایسا مونس وغمگسار دوست پایا جس کی ذات سے بڑی بے فکری اور چین سے گذرتی تھی۔

مین اور سونا کی مان دونون مل کے کھانا وغیرہ پکا دیا کرتی تھی۔ باقی وقت شوبھاشنی کی مصاحبت مین گذرتا تھا یا بچون سے دل بہلا یا کرتی تھی۔ یا کبھی کسی وقت بڑی بی کے پاس جا بیٹھتی تھی۔

مگر اون کے پاس بیٹھنے سے ایک نئی مصیبت میرے سر پر پڑی۔ وہ یہ کہ خوش قسمتی سے بڑی بی ابھی اپنے کو جوان سمجھتی تھین مگر بدقسمتی سے تھوڑے بال اون کے سفید ہوگئے تھے۔

جہان کوئی شامت زدہ اتفاق سے اون کے پاس نکل گیا اور اون کو خود بھی فرصت ہوئی تو بس اوس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہوجاتا تھا۔ اور اون کے سر کے سفید بال اُکھڑتے اُکھڑتے وہ بیچارہ عاجز ہوجاتا تھا۔

ایک دن مین شامت کی ماری بیگار مین پکڑی گئی۔ مین ذرا تیز دست تھی مین نے فوراً ابھا دون کے کھیت کو صاف کر دیا۔

اشارے سے شوبھاشنی نے مجھے بلایا۔ مین بڑی بی سے اجازت لے کے گئی۔

شوبھاشنی۔ واہ۔ یہ کیا بات ہے۔ تم میری ساس کو منڈی کر دوگی۔

مین۔ جی ہان روز کے جھگڑے سے یہ اچھا ہے کہ ایک ہی دن صفا چٹ۔ نہ بانس رہے گا نہ بانسلی بجے گی۔

شوبھاشنی۔ تم یہان رہنے بھی پاؤگی۔ دریا مین رہنا اور مگر مچھ سے بیر۔

مین۔ میرا تو ہاتھ ہی نہیں رکتا۔

شوبھاشنی ۔ دو چار بال اُکھاڑ کے چلی آیا کرو ۔
میں ۔ واہ چھوڑتی بھی ہیں ۔
شوبھاشنی ۔ جا کے کہو کہ اب تو سفید بال نہیں دکھائی دیتے بس یہ کہہ کے چلی آؤ ؟"
میں ۔ (ہنس کے) دن دہاڑے یہ ڈکیتی ۔ یہ تو ہمارے کالا دیگھی کی ڈکیتی ہو گئی یہ مجھ سے نہیں ہو سکے گا ۔
شوبھاشنی ۔ کالے دیگھی کی ڈکیتی کیسی ۔

شوبھاشنی سے بات کرتے وقت میں چونکہ بے تکلف ہو جاتی تھی ۔ اِس سبب سے مجھے اخفائے راز کا بعض وقت خیال نہیں رہتا تھا ۔

چنانچہ اس وقت کالے دیگھی کی ڈکیتی گفتگو کی رو میں مُنھ سے نکل گئی ۔
اب اون کے اِس سوال پر وہ اور گھبرائی اور یہ کہہ کے ٹال دیا کہ پھر کسی وقت بیان کر دوں گی ؟"
شوبھاشنی ۔ اچھا میری خاطر سے اماں جان سے کہنا تو سہی کہ اب سفید بال نہیں رہے دیکھنا کیا جواب دیتی ہیں ۔

ہنستی ہوئی میں بڑی بی کے پاس گئی ۔ اور دو چار بال چن کے میں نے کہا اب تو سفید بال آپ کے سر میں نہیں رہے دو چار کہیں کہیں ہیں ۔ وہ کل چن دوں گی ؟"
بڑی بی ۔ (ہنس کے) اس پر بھی تو وہ نگوڑیاں کہتی ہیں کہ آپ کے سر میں بال سفید ہو گئے ہیں ؟"
میں ۔ جھک مارتی ہیں جو کہتی ہیں ۔

اوس دن سے میری خاطر زیادہ ہونے لگی ۔

لیکن میں سوچی کہ کوئی ترکیب ایسی کرنی چاہیئے کہ یہ روز کے بال چلنے کی مصیبت جائے ۔

آخر میں نے اپنی تنخواہ میں کا ایک روپیہ مہرانی کو دیا ۔ اچھی مہرانی مجھے ایک شیشی خضاب کی اس روپے کی لا دو ۔

ہرانی یہ سن کے ہنستے ہنستے لوٹ گئی بڑی دیر کے بعد ہنسی کو ضبط کر کے کہا۔ خضاب کیا کروگی کس کا سر کالا کروگی؟"

یہ سن کے وہ ہنستے ہنستے گر پڑی۔ اتفاق سے سونا کی ماں بھی کہین آنکلی۔ اب تو ہرانی کی یہ کیفیت ہوئی کہ قابل بیان کے نہین۔ کپڑا منھ مین ٹھونستی تھی۔ منھ دباتی تھی۔ جب اس طرح بھی ہنسی نہ رکی تو اٹھکے بھاگی۔

سونا کی ماں نے پوچھا۔

یہ کس بات پر اس قدر ہنس رہی ہے۔

مین۔ اوس کے ہونٹون پر ہنسی رکھی ہی رہتی ہے۔ ہنسی تو بھی کہین بیچنے جانا ہے؟"

ابھی مین نے کہا کہ سونا کی ماں کے بالون مین اگر خضاب لگا یا جائے تو کیسا اچھا معلوم ہو۔ بس یہ ساری ہنسی اس کی ہے۔

برہمنی۔ تو پھر اس مین ہنسی کی کیا بات ہے؟ خضاب لگانے مین آخر برائی کیا ہے۔ لڑکون کے چڑھانے اور بڑھیا کے ناتے کی پھبتی سے تو نجات مل جائے گی؟"

مین۔ ہرانی کی تو یہ عادت ہے۔ کچھ وہ تمھین بنانے کی غرض سے تھوڑی ہنستی ہے؟"

شوبھاشنی کی لڑکی ہیما نے سنکر چڑھانا شروع کیا۔

بڑھیا ہے کہ بچون کا تماشا
یہ بال ہین سر پہ یا ہے کا تا
جوڑے مین دھتورے کا ہی پھول
رہی ہے گلے مین ہاتھ لٹھیا
کانون مین بھی دو دو بالیان
بڑھیا ہے کہ کھیلنے کی گڑیا

یہ گاتی جاتی تھی اور لاٹھی لیے ہوئے جھک کے بڑھیا کی نقل کرتی جاتی تھی اس کا بھائی بھی اپنی بڑی بہن کو دیکھ کر کے جھک کے چلنے لگا۔ اور پورا گیت تو

اوس کے مُنھ سے ادا نہ ہوسکا صرف پچھلے مصرع کو گانے لگا۔
بڑھیا ہے کہ کھیلنے کی گڑیا
مجھے سونا کی ماں کے فحوائے کلام سے ظاہر ہُوا کہ وہ خضاب لگانے پر رضی ہے
مین نے اوس سے کہا۔
تم گھبراؤ نہین۔ مین خضاب لگا دوٗن گی۔
برہمنی۔ پرمیشر کرے تم جیتی رہو۔ پھولو پھلو اپنی جوانی کا سُکھ دیکھو۔ سونے کے زیور پہنا نصیب ہو۔ اچھا اچھا کھانا پکانا آجاے۔ دیکھو بیٹی بھول نہ جانا ضرور لگا دینا۔
گو ہرانی ہنستی بہت تھی مگر آدمی کام کی تھی جب تک ہم لوگ یہان باتین کرتے رہے وہ ایک شیشی وسمہ کی لے بھی آئی۔
اوس کو ہاتھ مین لیے ہوے مین بڑی بیوی کے پاس سر کے بال چننے گئی۔
بڑی بیوی۔ یہ تمھارے ہاتھ مین کیا ہے۔
مین۔ جی یہ ایک عرق ہے۔ بالون مین لگانے سے سفید بال گرجاتے ہین۔ اور سیاہ رہ جاتے ہین؟"
وہ۔ بھئی اِس صنعت کا تو کوئی عرق نہین۔ اچھا لگا دو۔ مگر دیکھو کہین خضاب نہو۔
مین نے خضاب کو اچھی طرح بالون مین لگا کے کہا۔
لیجیے اب کوئی بھی سفید بال نہین رہا۔ یہ کہہ کے وہان سے چلی آئی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اون کے سب بال سیاہ ہوگئے۔
بدنصیبی سے ہرانی کمرے مین جھاڑو دے رہی تھی۔ اوس نے میری پوٗری کارروائی دیکھی اور جھاڑو پھینک اور کپڑا مُنھ مین ٹھونس کے مردانہ مین چلی گئی۔ وہان ایک غل مچا گیا۔ کیا ہے ہرانی۔ کیا ہے۔
پھر وہان سے ہنستی ہوئی اُلٹے پاؤن پھری اور اسی طرح مُنھ مین ساری کا آنچل ٹھونسے ہوئے کوٹھے پر چڑھ گئی۔
وہان سونا کی ماں بیٹھی ہوئی بال سُکھا رہی تھی اوس نے پوچھا۔
کیا ہے ہرانی۔
وہ ہنسی کے مارے بول نہ سکی نیچے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا سونا کی ماں

کچھ سمجھی نہین مگر نیچے اُتر آئی - آکے جو دیکھا تو بڑی بیوی کے سب بال سیاہ ہین -
سونا کی مان - (بھیانک آواز سے چیخ کے) اے بیوی! تمھارے بالون کو کیا ہو گیا -
ارے کسی نے جادو تو نہین کر دیا -
یہ سن کے شوبھاشنی نے مجھ سے کہا -
اے روسیاہ! یہ تو نے کیا کیا - ارے اون کے پورے سر مین تم نے
خضاب لگا دیا -
مین - ہان -
وہ - تمھارا منھ کالا ہو - یہ کیا غضب کیا؟ دیکھنا اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے ۔
مین - تم خاطر جمع رکھو -
اتنے مین بڑی بیوی نے مجھے پکارا - مین گئی تو کہا -
کیون کمود - کیا تم نے میرے سر مین خضاب لگا دیا -
مین نے دیکھا تو وہ مجھ سے ناراض نہین معلوم ہوئین بلکہ مین نے اُون کو
خوش پایا ؛
مین نے جواب دیا -
جی نہین تو کون کہتا ہے -
وہ - سونا کی مان کہتی ہے -
مین - سونا کی مان کیا جانے - یہ خضاب نہین ہے دوا ہے -
وہ - بیٹا - ہان ہے تو اچھی دوا - ذرا آئینہ اُٹھا لو تو دیکھون -
مین آئینہ لے گئی - آپ نے غور سے صورت دیکھ کے کہا -
ارے بھلی مانس! میرے سب بال سیاہ کر دیے - لوگ کہین گے خضاب
لگایا ہے -
اب بڑی بی مارے خوشی کے پھولون نہین سماتین تھین -
اوسی دن شام کو میرے پکانے کی بہت تعریف کی اور تنخواہ بھی بڑھا دی -
اور کہا - بیٹا - خالی کانچ کی چوڑیان پہنے ہو - مجھے دیکھ دیکھ کے صدمہ ہوتا ہے -
یہ کہہ کے مجھے ایک جوڑی سونے کے مستعمل کڑون کی نکال کے دی -

اُن کا ستیاناس جائے کمبختین ہرجائیان کہین کی - جیسے خود ہر دیگی چمچہ ہین ویسا سب کو جانتی ہین - خدا وندا یہ سب رانڈ ہو جا ہین سیکڑون مرتے ہین اُون کو بخار بھی نہین آتا،،؟

ابھی تک کسی نے اوس سے کچھ کہا نہین تھا اندرا برہمنی کا چہرہ ابھی تک بدستور تھا -

اوسی صورت سے رمن بابو کو کھانا کھلانے گئی اوس کی صورت دیکھ کر اونھون نے ہنسی روکنے کی کوشش جو کی تو بہت شدید اُچھو ہو گیا - اور کھانا نہین کھایا گیا - اسی طرح بابو رام دت کو جب کھانا دینے گئی تو اونھون نے اوس کو دیکھ کر ایک ڈانٹ بتائی -

آخر مین نے نہایت مہربانی سے سونا کی مان سے کہا -

تم نے خضاب تو لگایا مگر آئینہ مین اب تک صورت نہین دیکھی جاؤ میرے کمرے مین آئینہ رکھا ہے اوس مین منھ دیکھ آؤ -

اوس نے جون ہی اپنی صورت دیکھی چینخ چیخ کے رُونا شروع کیا اور مجھے بُرا بھلا کہنے لگی -

مین نے اس کے سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ مین نے بالون مین لگانے کو کہا تھا منھ مین اور سارے بدن مین لگانے کو نہین کہا تھا - میرا اس مین کیا قصور ہے مگر اوس نے ایک نہ مانی اور لگی مجھے کوسنے -

## یہ سُن کے بہیا نے کہا

تو یون شوق سے گالیان غیر کو دے
ہمین جو کہے گا وہ ہوتا رہے گا
تجھی پر ترے کوسنے بھی پڑین گے
تو ہی عمر بھر جان کھوتا رہے گا

اور میرے تین برس والے داماد دشو بھاشنی کے لڑکے نے ایک لکڑی بڑھیا کی پیٹھ پر رسید کی - اور آخری مصرع گانے لگا -

تو ہی عمر بھر جان کھوتا رہے گا
لکڑی کھا کے بڑھیا اور زور سے رونے لگی۔
جس قدر زور سے وہ روتی۔ میرا اماداو چیخ چیخ کے وہ مصرع پڑھتا تھا۔
آخر مین نے اوس کو گودی مین اُٹھا لیا اور بہلا کے دوسری طرف لے گئی۔

# دسوان باب (۱۰)

## اُمید

اسی دن قریب شام شوبھاشنی میرا ہاتھ پکڑ کے ایک تخلیہ کے کمرے مین لے گئی۔ اور کہا۔

شوبھاشنی۔ سمدھن! تم نے کالا دیگی کا واقعہ آج تک نہین بیان کیا۔ اب آج اپنا وعدہ وفا کرو۔

مین نے بڑی دیر تک دل مین سوچتا رہ گیا کہ اپنا راز بیان کرون یا نہ کرون آخر دل نے جواب دیا کہ "یہ واقعہ بدنصیبی کا تذکرہ ہے تیرے باپ ایک بڑے دولت منداور رئیس ہین اور تیرے خسر بھی اپنے گھر سے خوش اور آسودہ ہین ؟"

اور تیرے باپ اس وقت تک زندہ ہین اور بہت بڑی جائداد کے مالک ہین۔ اس وقت اون کے فیل خانہ مین ہاتھی جھوم رہا ہے۔

ذلیل حالت یعنی ماماگیری کی نوکری تجھے کالا دیگھی کی ڈکیتی کے سبب سے نصیب ہوئی نہ یہ کہ تو خود کوئی محتاج ہے۔

اپنے واقعات کے بیان کر دینے مین تو کیون ہچکچاتی ہے۔

تھوڑی دیر تک ہم دونون چپ بیٹھے رہے آخر شوبھاشنی نے کہا۔

اگر اس کے بیان کرنے سے تمھارے دل کو صدمہ پہونچے تو مین زیادہ اصرار نہین کرتی۔ تم نہ بیان کرو۔

مین۔ نہین رنج کا ہے کا۔ تمھاری دلی محبت اور سچی ہمدردی پر لحاظ کر کے مجھے تم سے

کہنے مین کچھ عذر نہین ؟

غرض مین نے سب واقعات ازا ابتدا تا انتہا اون سے بیان کیے۔ صرف اپنے باپ کا اور ان کے گانون کا نام اور اپنے خسر اور شوہر کا اور اون کے گانون کا نام نہین بتایا۔

یہ لکھنا فضول ہے کہ اثناء بیان مین کئی جگہ شوبھاشنی رونے لگین۔ اور مین بھی آبدیدہ ہوگئی ؟

اوس روز صرف اسی قدر ذکر ہو کے رہ گیا دوسرے دن شام کو شوبھاشنی نے تخلیہ پا کے مجھ سے باصرار کہا۔

**شوبھاشنی** ۔ تمھین اپنے باپ کا نام ضرور بتانا ہوگا۔

مجبوراً مین نے بتایا۔

**شوبھاشنی** ۔ گانون کا نام۔

وہ بھی بتایا۔

**شوبھاشنی** ۔ ڈاکخانہ کا نام۔

**مین** ۔ ڈاکخانہ کا نام ڈاکخانہ

**شوبھاشنی** ۔ جس گانون مین ڈاک خانہ ہے اوس گانون کا کیا نام ہے۔

**مین** ۔ اوس گانون کا نام کیا جانون۔ ڈاکخانہ جانتی ہون۔

**شوبھاشنی** ۔ ارے بے وقوف جس گانون مین تمھارا مکان ہے۔ اوس گانون مین ڈاک خانہ ہے۔ یا اور کسی گانون مین۔

**مین** ۔ یہ مجھے نہین معلوم۔

شوبھاشنی کو جواب شافی نہ ملنے کا افسوس ہوا۔ پھر اور کچھ نہین پوچھا۔

تیسرے دن مجھ سے کہا۔

تم ایک رئیس کی لڑکی ہو آخر کب تک اس حالت مین رہوگی۔ اور ماماگیری مین کب تک بسر کروگی۔

اس مین شک نہین کہ تمھاری جدائی کا مجھے صدمہ ہوگا۔ مگر اپنے آرام کے لیے تمھارے عیش مین خلل ڈالنا مین نہین چاہتی۔ مین ایسی خودغرض اور سنگدل نہین

ہون لہذا ہم لوگون نے مشورہ کیا ہے"......
قطع کلام کرکے مین نے پوچھا ہم لوگ کون ؟

شوبھاشنی - یعنی مین اور رابو (اپنے شوہر کا نام وہ میرے سامنے یون ہی لیا کرتی تھی۔ تو ہم لوگون نے صلاح کی ہے - کہ تمھارے باپ کو ایک خط لکھا جاے جس مین اون کو اطلاع دی جاے کہ تم یہان موجود ہو - اسی وجہ سے کل مین تم سے ڈاک خانہ کا پتہ دریافت کرتی تھی -

مین - تو تم نے سب حال پوست کندہ - اون سے بیان کیا ہوگا -

شوبھاشنی - تو پھر اس مین ہرج کیا ہے -

مین - نہین کچھ اور ہرج تو نہین ہے - مگر شرم معلوم ہوتی ہے -

شوبھاشنی - اس خیال سے کہ مہیش پور بڑا گانوٗن ہے اور اوس مین ڈاک خانہ ضرور ہونا چاہیئے خط لکھ کے بھیجدیا گیا -

مین - تو کیا خط بھیجدیا -

شوبھاشنی - ہان بھیج تو دیا ہے دیکھیے پہونچتا ہے یا پلٹ آتا ہی -

یہ سن کے مجھے حد سے زیادہ خوشی ہوئی - مین دن گننے لگی کہ کب چٹھی کا جواب آتا ہے ؟"

مگر افسوس جواب نہین آیا - میری بدقسمتی سے مہیش پور مین ڈاک خانہ تھا ہی نہین -

اوس زمانہ مین ہر گانوٗن مین ڈاک خانہ کا انتظام نہ تھا -

کسی دوسرے گانوٗن مین تھا تو مجھ نازپروردہ اور لاڈلی لڑکی کو ان باتون سے کیا غرض تھی جو معلوم کرتی -

آخر ڈاک خانہ کا پتا نہ چلا تو کلکتہ کے صدر - ڈاک خانہ مین خط پلٹ آیا اور کھول کے پڑھا گیا اور رمن بابو پاس واپس آیا -

یہ سن کے مجھے سخت صدمہ ہوا - مگر رمن بابو اور شوبھاشنی نا اُمید نہین ہوئے ؟

شوبھاشنی نے مجھ سے پوچھا -

اپنے شوہر کا نام تباؤ۔
مین نے اون کا نام ایک کاغذ پر لکھ دیا۔
**شوبھاشنی** ۔اپنے خسر کا نام تباؤ۔
مین نے وہ بھی لکھ دیا۔
گانوٗن کا نام۔
وہ بھی تبایا۔
ڈاک خانہ۔
**مین** ۔ مجھے نہین معلوم۔

اس کے بعد مین نے سُنا کہ رمن بابو نے وہان بھی خط لکھا تھا مگر جواب ندارد۔؟"

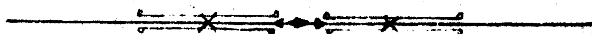
اوس وقت تو اُمید کی خوشی مین مین نے یہ چٹھی لکھنے کو منع نہین کیا تھا مگر اب سوچی تو خیال آیا۔ کہ ڈاکو مجھے لے گئے تھے لہذا مین ذات سے خارج ہوگی اب برادری مین مجھے کون بٹھائے گا۔

نہ سُسرال مین کوئی داخل کرے گا نہ میکہ مین۔ اچھا ہوا۔ جو اون کو چٹھی نہین پہونچی۔

مین نے یہ خیال شوبھاشنی پر ظاہر کیے۔ تو وہ بے چاری بھی چُپ ہوگئین۔

افسوس! اب میرا کہین ٹھکانا نہین رہا۔ نہ سُسرال مین نہ میکہ مین یہ رونا میری زندگی کے ساتھ ہے۔

یہ مایوسی کے خیالات میرے دل پر چھاگئے۔ مین زندگی سے بالکل نااُمید ہوگئی۔ اور میری امیدون کا چراغ گل ہوگیا اور مین جاکے سو رہی۔



# گیارھوان باب

## وزدیدہ نظری

ایک دن صبح کو اُٹھ کے کیا دیکھتی ہون کہ بہت کچھ اہتمام ہو رہا ہے سبب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ رمن بابو کے ایک بڑے دولت مند مؤکل کلکتہ مین کئی دن سے آئے ہوئے ہین۔ روز رمن بابو اور بڑے بابو دن بھر وہین رہا کرتے تھے۔

بڑے بابو کے زیادہ جانے کا سبب یہ تھا۔ کہ ان کے اور اون کے معاملات مین باہم شراکت تھی۔

آج انھین کی دعوت کا انتظام ہو رہا ہے۔ اور تاکید ہے کہ کھانا اچھا پکے۔ اسی خیال سے سارا کھانا مجھی کو پکانا پڑا۔

کھانا کھلانے کا بند و بست زنانہ مین ہو رہا ہے رمن بابو بڑے بابو اور مہمان بابو تینون آدمی باہر سے آئے۔

دسترخوان بچھا مین نے کھانا نکال کے سینی مین لگا دیا برہمنی لے گئی۔

دسترخوان پر کھانا چننے اور کھلانے کا حکم برہمنی کو دیا گیا۔ اس واسطے کہ باہر والون کو مین کھانا نہین کھلاتی تھی۔ اور نہ سامنے جاتی تھی۔

اتنے مین ایک غل ہوا معلوم ہوا رمن بابو بڑھیا پر کسی قصور پر خفا ہو رہے ہین ؟"

مہری بڑبڑاتی ہوئی آئی۔

اچھا ہوا اپنی مرضی پر کام کرنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔

مین ۔ کیا ہوا ۔ مہری ! یہ کس پر خفگی ہو رہی ہے۔

مہری ۔ چھوٹے بابو منع کر رہے ہین کہ اب دال کی ضرورت نہین ہے مگر بڑھیا نے ایک نہ سنی دال انڈیل ہی تو دی سب چھوٹے بابو کے ہاتھ پر گر پڑی اونکا تمام ہاتھ جل کے رہ گیا۔

مین نے بھی سُنا کہ رمن بابو خفا ہو رہے ہین "تجھے کھانا کھلانے کا سلیقہ نہین تو
کیون ہے۔ اور کسی کو کیون نہ بھیج دیا۔
بڑے بابو۔ جاجا کے کو کو بھیجدئے۔
بڑی بیوی تو وہان تھین ہی نہین جو مجھے باہر جانے کو منع کرتین اور خود مالک کے
حکم کی مخالفت مین کیونکر کرسکتی تھی۔
حالانکہ مین جانتی تھی۔ کہ میرا جانا بڑی بیوی کے خلاف ہوگا۔
دو چار مرتبہ مین نے سونا کی مان کو سمجھایا کہ "ذرا ہوشیاری اور تمیز سے کام
چاہیئے۔ جاؤ۔ کھانا لے جاؤ۔
مگر خفگی کے ڈر کے مارے اوس نے جانے سے انکار کیا۔
آخر بمجبوری منھ ہاتھ دھو کے ساری احتیاط سے اوڑھ کے گھونگھٹ نکال کے مین
کھانا کھلانے گئی۔
مین کیا جانتی تھی کہ وہان جانے سے کیا معاملہ پیش آئے گا۔
مین سمجھی تھی کہ مین بہت ہوشیار ہون یہ نہین جانتی تھی کہ شوبھاشنی مجھ سے زیادہ
چالاک ہین اگر وہ چاہین تو ایک ہاتھ سے مجھے بیچین۔ اور ایک ہاتھ سے
خرید لین۔
گو مین گھونگھٹ مین مُنھ چھپائے ہوئے تھی مگر کہین گھونگھٹ سے اوئین
بھی چھپی رہ سکتی ہین۔
مین نے گھونگھٹ مین سے نئے بابو کو غور سے دیکھا۔ ان کی عمر تخمیناً تیس برس
کی ہوگی۔ خوب صورت اور وجیہ اور گورے چٹے آدمی تھے اور اون کے حسن مین
ایک خاص قسم کی دل کشی اور دل فریبی تھی ایسی کہ اون کو دیکھتے ہی میرا دل قابو
مین نہین رہا۔ اور دل دھڑکنے لگا۔ اور ہاتھ پاؤن مین سنسنی ہونے لگی۔
سالن کا پیالہ ہاتھ مین لیے ہوئے مین دیر تک نظارۂ جمال مین
مصروف رہی۔
اتنے مین اُنھون نے مُنھ اوٹھا کے مجھے دیکھا کہ مین گھونگھٹ مین سے اون کی
طرف دیکھ رہی ہون مین جان بوجھ کے اور اپنی خوشی سے اون کو نہین دیکھتی تھی

اور یہ بھی بھول گئی کہ ابھی اسی بات پر مین نے اپنے دل کو لعنت ملامت کی تھی۔
جب ہوش آیا تو مین نے غور کیا کہ اس گفتگو کے بعد سے نئے بابو اچھی طرح سے
کھانا نہین کھاتے تھے؟"
یہ دیکھ کے بڑے بابو نے اُن سے کہا۔
اوپندرا بابو کھانا اچھی طرح سے کھائیے۔
بس صرف اسی قدر سننا مجھے باقی تھا۔
مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ یہ میرے شوہر ہین۔
نام سننے سے یقین کامل ہو گیا کہ بے شک یہ وہی ہین۔
مارے خوشی کے باورچی خانے مین جا کے مین نے سالن کا پیالہ زمین پر پھینک
دیا۔ جس پر بڑے بابو نے پوچھا۔ کیا ہوا۔

# بارھوان باب (۱۲)

## ہرانی کی ہنسی غائب ہو گئی

معزز ناظرین۔
اس قصہ مین اس وقت سے آیندہ گھڑی گھڑی میرے شوہر کا نام آئے گا۔
آپ لوگ ماشاء اللہ تجربہ کار اور بامذاق ہین۔ مجھے مہربانی کر کے اتنا بتا دیجیے
کہ مین اس قصہ مین۔
اون کو کس نام سے یاد کیا کرون۔
گھڑی گھڑی ہر مقام پر شوہر شوہر کہہ کے آپ کی سمع خراشی کرون۔
یا انگریزی مذاق کی مہذب عورتون کی طرح اُپندرا اُپندرا کہون۔
یا بمقتضاے محبت پیار۔ اپنی جان کہون۔
جو جان سے زیادہ پیارا ہو آخر اُسے کیا کہون۔
مجھے کوئی ایسا لفظ نہین ملتا جو محبت اور تہذیب دونون پہلو لیے ہوئے ہو۔

یاد ش بخیر میری ایک سہیلی اپنے شوہر کو بابو کہا کرتی تھین - مگر تھوڑے دنون کے بعد اونھین یہ نام ناپسند ہوگیا - اور اب وہ اپنے میان کو بابو جان کہتی ہین -

مگر اس لفظ سے میرے نزدیک پورا مقصد حاصل نہین ہوتا -

خدا نے میری ایک گم شدہ چیز بعد مدت کے پھر مجھے دے دی ہے تو اوس کو کیون نہ اپنے قبضہ مین کر لون - اس وقت اگر مین شرم کر دنگی تو بھر بنا بنایا معاملہ بگڑ جائے گا -

اور عمر بھر سوائے ندامت و افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا -

یہ ٹھان کے مین ایسے مقام پر کھڑی ہوگئی جہان ہر شخص کی نظر نہ پڑ سکے مگر جو ادہر دیکھتا ہوا جائے اوس کی نظر ضرور پڑے - مردون کی طبیعت کا بیس برس کے سن تک جو مجھے تجربہ تھا - اوس پر بھروسا کر کے مین نے خیال کیا وہ ضرور ادھر اُدھر دیکھتے جائین گے -

آپ کے سامنے صاف صاف بیان کرتے مجھے شرم دامنگیر ہوتی ہے - لیکن مین چاہتی ہون قبل اس کے کہ بے شرم بے غیرت ہونے کی رائے آپ میری نسبت قائم کرین - میری اس وقت کی بے کسی کی حالت پر غور کر لین -

مین نے یہ بات بے شک انتہائے بے غیرتی کی تھی کہ اپنے کو انھین دکھانے کے لیے وہان کھڑی ہوگئی تھی -

اور مین نے عمداً گھونگھٹ کم نکالا تھا جس مین چہرہ دکھائی دے -

غرض وہ لوگ اُٹھے آگے آگے رمن بابو ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے ان کے بعد بڑے بابو گردن جھکائے ہوئے اور نیچی نظر کیے چلے گئے -

سب کے پیچھے میرے شوہر تھے - جو اس نظر سے چارو طرف دیکھتے تھے جیسے اُن کو کسی کی تلاش ہے -

مین سمجھ گئی - کہ اون کو میری ہی تلاش ہے مین اون کی نظر کے سامنے ہی تھی میری اون کی چار آنکھین ہوئین اور مین خیال کرتی ہون کہ میرا جادو اون پر چل گیا - اور بیشک چوٹ کھا کے باہر گئے -

مین سوچی کہ اب ہرانی سے کچھ کام لینا چاہیے مین نے اوسے بلایا تو وہ دہن سے ہنستی ہوئی آئی ؟ "

کھانا کھلانے کے وقت سونا کی مان کی بدتمیزی تم نے دیکھی۔

اور جواب کے بغیر انتظار کیے ہوئے اوس نے ہنسی کا فوارہ چھوڑ دیا۔

مین۔ ہان مجھے معلوم ہے۔ مگر مین نے اس وقت تم کو اس لیے نہین بلایا ہے بلکہ مین اس وقت تم سے ایک مدد لینا چاہتی ہون۔ تم ذرا یہ دریافت کر دو کہ یہ بابو کب جائینگے

یہ تعجب خیز بات سنتے ہی اوس کی ہنسی فوراً رک گئی۔

جیسے غلیظ دھوین مین آگ چھپ جاتی ہے اسی طرح میری اس درخواست سے اوس کی ہنسی بھی یکایک غائب ہوگئی۔

ہرانی۔ (روکھا منھ بنا کے) "ہاہ۔ بڑے شرم کی بات ہے بہن۔ مین نہین جانتی تھی کہ تم مین یہ بھی مرض ہے۔

مین۔ (ہنس کے) بہن آدمی کی زندگی یکسان بسر نہین ہوتی۔ اب تم اپنی نصیحت اس وقت رکھ چھوڑو۔ اور مجھ سے صاف صاف بتا دو کہ تم میرا یہ کام کر دو گی۔ یا نہین۔ ؟ "

ہرانی۔ مین ہرانی کے پاس خالی ہاتھ نہین گئی تھی۔ روپے اوس کو دے کے مین نے کہا!۔

تمھین میرے سر کی قسم۔ ذرا کسی سے دریافت کر دو"

ہرانی نے روپے زمین پر رکھ دیے اور روکھا مُنھ بنا کے نہایت سنجیدگی سے کہا "

مین تمھارے روپے پھینک دیتی مگر آواز آتی اس خیال سے مین نے آہستہ سے رکھ دیے اُٹھا لو اور مین تم کو سمجھائے دیتی ہون کہ آیندہ مجھ سے کبھی ایسی بات کی اُمید نہ رکھنا۔

یہ سونچ کے مین رونے لگی کہ ہرانی کے سوا گھر مین اور کوئی بھی معتمد اور رازدار بنانے کے قابل مجھے نہین دکھائی دیتا کہ اوس سے یہ کام کون میرے رونے کی اور اس درخواست کی وجہ وہ نہین جانتی تھی۔

لیکن اوسے رحم آیا اور اوس نے مجھ سے کہا۔
اچھا رو نہین۔ کیا تم انھین پہلے سے جانتی ہو۔ مین نے سوچی کہ اس سے پورا حال بیان کر دون مگر پھر خیال آیا کہ مبادا میرے کہنے کا اوسے یقین نہ آئے اور معاملہ بگڑ جائے۔
اس سے تو یہ بہتر ہے کہ شو بھاشنی سے پوری کیفیت بیان کرون۔
کیونکہ اوس سے بڑھ کر کوئی میرا ہمدرد اور مددگار نہین ہے۔
بے شک وہ میری ہمدرد اور محافظ ہین۔
انھین سے پورا پوست کندہ حال بیان کر دون گی۔
ہرانی۔ سے مین نے کہا۔
میرے پہلے ملاقاتی ہین اور بہت بڑے ملاقاتی ہین۔
مین تم سے اس سبب سے نہین بیان کرتی۔ کہ یہ قصہ بہت بڑا ہے اس کے علاوہ تم کو میرے کہنے کا شاید یقین نہ آئے میری دانست مین تو اس مین چندان عیب نہین ہے۔ اگر تم میرا کام کر دو۔
یہ کہہ کے مین سوچی کہ میرے نزدیک تو بیشک عیب نہین ہے مگر وہ بیچاری اصل معاملہ سے ناواقف ہے اس لیے اوس کی نظر مین تو بہت بڑا عیب ہوگا۔
اگر عیب ہے تو اوس غریب کو اوس مین کیون مبتلا کرون۔ میرے کارن وہ مصیبت مین پڑے تو کیون؟ اوس کے اطمینان اور بچاؤ کی کیا صورت ہے۔
میرے دل نے نہ مانا پھر اوس سے کہا۔
میری دانست مین تو اس مین کچھ ایسا عیب نہین ہے۔
ہرانی۔ کیا تم اُن سے ملنا چاہتی ہو۔
مین ہان
ہرانی۔ کب۔
مین۔ رات کو جب سب سو رہین۔
ہرانی۔ اکیلی۔

مین - ہان اکیلی -
ہرانی - یہ تو میرے باپ سے بھی نہ ہوگا -
مین - اگر بہورانی اجازت دین -
ہرانی - پاگل ہوئی ہے - ایک ہو بیٹی - عفیفہ - اوسپر شوہردار عورت ایسے کام مین کیون دخل دینے لگی -
مین - اچھا اگر وہ حکم دین تو جاؤ گی -
ہرانی - ہان جائین گے - اون کے حکم سے ہم جائین گے -
مین - اگر وہ منع نہ کرین جب تو تمھین کچھ عذر نہ ہوگا -
ھرانی - ہان جائین گے - مگر تمھارے روپے نہ لین گے - یہ پڑے ہین اُوٹھا لو -؟"
مین - اچھا پھر وقت مقررہ پر مجھ سے ملنا -
اس گفتگو کے بعد مین شوبھاشنی کی تلاش مین گئی -
وہ اپنے کمرے مین اکیلی بیٹھی ہوئین تھین - جو ہین - مجھے دیکھا اون کی آنکھین کھل گئین اور اون کا خوب صورت چہرہ شام کے گل شبو اور صبح کے کنول کے پھول طرح کھل گیا اور اون کا پورا جسم مارے خوشی کے جس طرح صبح کو ہار سنگھار پھولتا ہے پھول گیا - ہنس کے چپکے سے مجھ سے پوچھا -
کیون پہچانا -
یہ سن کے مجھے حد سے زیادہ حیرت ہوئی اور سن سے ہو گئی گویا کسی نے مجھے آسمان پر سے پھینک دیا -
مین - تم کو کیونکر معلوم ہوا -
شوبھاشنی - (منھ بنا کے) نہین تو آپ کے چھپتے آپ سے آپ آگئے - ہم لوگ آسمان مین تھگلی لگاتے ہین -
مین - ہم لوگ کون - تم اور بابو -
شوبھاشنی - ہان تمھین یاد ہوگا کہ تم سے تمھارے میان اور خسر دونون کا نام گانون کا پتہ پوچھا تھا -

جب ہی ربا بو اون کو سمجھ گئے تھے۔ تمھارے ادا بو کا ایک بہت بڑا مقدمہ آج کل ربا بو کے پاس ہے۔ اوسی کی ضرورت کے حیلہ سے ربا بو نے ادا بو کو کلکتہ کھینچ بلایا اور یہ دعوت۔

مین۔ اور بڑھیا نے وال جو ہاتھ پر ڈال دی تھی۔

شوبھاشنی۔ ہان یہ بھی پہلے سے ہم لوگون نے تجویز کرلیا تھا۔

مین۔ تو میرے کل حالات ادا بو سے بیان کردیئے گئے۔

شوبھاشنی۔ بجا ہے۔ ایسے ہم بے وقوف تھے۔ کہ اون سے کہہ دیتے۔ اول تو تم ڈاکوؤن کے ہاتھ گرفتار ہوئین پھر وہان سے اور نہین معلوم تم کہان گئین۔

اور یہ سب اون سے بیان کردیا جاتا تو نہین معلوم وہ تم کو شریک کرتے یا نہ کرتے۔

اور اگر ہم تم کو اون کے ساتھ کردیتے تو وہ کہتے کہ زبردستی میرے سر جھونکتے ہین۔ اس سبب سے اون سے کچھ نہین کہا۔ اب ربا بو کی راے ہے کہ تم خود جو کارروائی مناسب جانو وہ کرو۔

مین۔ ضرور جان لڑا کے اس مین کوشش کرون گی اور خدانخواستہ ناکامی ہوگی تو ضرور ڈوب مرون گی۔

لیکن کوشش تو جب کرون گی جب اون کا سامنا ہو اور ملاقات ہو لیکن یہان تو اون تک رسائی ہونی سخت دشوار معلوم ہوتی ہے۔ بھلا ایسی صورت مین کوشش کیونکر کرون گی۔

شوبھاشنی۔ تو اون سے کب ملوگی۔ اور کہان۔

مین۔ جب تم لوگون نے اتنا کام کیا ہے تو اس مین بھی مدد کرو۔

اون کے وہان جانے مین اولاً تو شاید وہ ملنا پسند نہ کرین گے۔ اگر فرض کیا کہ اونھون نے ملنے مین انکار نہ بھی کیا پھر بھی وہان جانا کس کے ذریعہ سے ہو؟"

میرے نزدیک یہین اون سے ملنا چاہیئے۔

شوبھاشنی ۔ کس وقت ۔
مین ۔ رات کو جب سب سوجائین ۔
شوبھاشنی ۔ تمھارا ٹبرا دیدہ ہے ۔ رات کو ایک غیر مرد کے پاس اکیلے جانا تمھارا ہی کام ہے ۔
مین ۔ یہ تو مین بھی جانتی ہون مگر آخر کیا کرون ۔ اور اِس مین عیب ہی کیا ہی۔ کوئی غیر تھوڑا ہی ہین شوہر ہی تو ہین ۔
شوبھاشنی ۔ نہین عیب کون کہتا ہے ۔ پھر رات تک اون کو روکنا چاہیئے۔ یہ مشکل ہے کیونکہ جہان وہ ٹھہرے ہین وہ مکان بھی یہان سے قریب ہے ۔ آخر انھین کس حیلہ سے روکین ۔
اچھا دیکھو مین ربابو سے صلاح لیتی ہون ۔
غرض شوبھاشنی نے ربابو کو بلوایا اور اون سے مشورہ کیا ۔
اور پھر اُنھون نے مجھے بلواکے کہا
ربابو یہان تک کر سکتے ہین کہ مقدمہ کے کاغذات اس وقت نہ دیکھین بلکہ شام کو وقت مقرر کرین ۔ اور کاغذات دیکھنے مین رات کر دین اوس کے بعد اون سے کھانے کے لیے کہا جائے اِس مین خواہ مخواہ رات زیادہ آجائیگی۔
ان سب باتون کے بعد تم خود اون کے روکنے کی کارروائی کرلو ۔
ربابو رات کو یہان رہنے کے لیے خود کیونکر کہہ سکتے ہین "
مین ۔ اچھا ۔ اِس کا بندوبست مین خود کرلون گی تم نہ کرنا ۔ مجھے اُمید ہے کہ مین اپنی کوششون مین ضرور کامیاب ہون گی ۔
کیونکہ یہان پہلے ہی طرفین سے تیر نظر چل چکے ہین ۔ وہ گھائل ہو چکے ہین ۔ میرے نزدیک وہ آدمی اچھے نہین ہین ۔ بدنظر ہین ۔
مگر اون کے پاس کس کے ہاتھ پیغام بھیجون ۔ مین ایک سطر لکھ دون اُن تک کوئی پہونچا دے ۔
شوبھاشنی کسی آدمی کے ہاتھ بھیج دینا ۔
مین ۔ عمر بھر مین بے شوہر کی رہون یہ گوارا ہے مگر یہ نہین منظور کہ کسی خدمتگا

کے ہاتھ اون کو رقعہ بھیجدون۔
شوبھاشنی۔ اچھا کسی مہری کے ہاتھ سہی
مین۔ وہ اتنی دیانت دار کب ہے؟ نہین معلوم کیا اتفاق ہو کوئی بکھیڑا۔ اوٹھ کھڑا ہو تو سارا بنا بنایا گھروندا بگڑ جائے۔
شوبھاشنی۔ اچھا۔ ہرانی تو رازدار ہے۔
مین۔ بے شک۔ اوس کی رازداری اور دیانت داری کا یہی ثبوت ہے۔ کہ مین نے اوس سے کہا تھا وہ نہین مانتی۔ ہان اگر تم کہو تو شاید قبول کرے۔ مگر مین کیونکر کہون کہ تم اوس سے کہو۔
شوبھاشنی۔ ہرانی نے کیا جواب دیا۔
مین۔ اگر تم منع نہ کروگی تو وُہ چلی جائے گی۔
شوبھاشنی۔ (ذرا تامل کرکے) اچھا اوسے شام کو میرے پاس بُلا لانا۔

# تیرھوان باب (۱۳)

## امتحان مین پاس ہوئی

شام کو میرے شوہر مقدمہ کے کاغذات کے لیے میرے پاس آئے۔ برسن کے مین اس مرتبہ اور ہرانی کی منتین کین مگر پھر بھی اوس نے وہی جواب دیا کہ اگر بھورانی منع نہ کرین گی تو مین چلی جاؤن گی اور سمجھ لون گی۔ کہ اس مین کوئی عیب نہین ہے۔

مین۔ مین نہین جانتی جو تم مناسب سمجھو وہ کرو۔ مگر مجھے جلدی بہت ہے۔
مسکراتی ہوئی ہرانی شوبھاشنی کے پاس گئی اور مین اوس کا انتظار

لمحہ بھر بعد وہ مین سے قہقہہ لگاتی ہوئی اور پریشان بالون کو سنوارتی ہوئی۔ ادھر ہانپتی ہوئی آئی۔

مین - کیا ہے ؟ کیون ہنستی کیون ہو -
ہیرانی - خدا نے بچایا - نہین معلوم کس ساعت سے تم نے بھی جان بوجھ کے اون
کے پاس بھیجا ۔
مین - کیون کیا ہوا کیا -
ہیرانی - یون تو بہو رانی کے کمرے مین جھاڑو نہین رہتی صبح شام ہم لوگ لیے
باندھے ہین - اور ستھرائی وے آتے ہین - آج نہین معلوم کون کوٹھے پر جھاڑو
چھوڑ کے چلا آیا جیسے ہی مین نے جا کے پوچھا کہ کیون بہو رانی ! پھر مین جاؤن -
یہ سنتے ہی وہ جھاڑو لے کے مجھے مارنے کو جھپٹین مین چونکہ واقف تھی
اس سبب سے بھاگ کے بچ گئی - ورنہ اگر جھاڑو چھو جاتی تو میری زندگی دشوار
تھی - کچھ مجھے شبہہ سا ہوا کہ پیٹھ مین ہوا لگ گئی - دیکھنا بہن کہین زخم تو
نہین لگا -
ہنس کے اوس نے پیٹھ دکھائی - زخم کیسا کہین نشان بھی نہ تھا -
ہیرانی - اچھا - اب جس کام کو کہوگی مین خوشی سے کر دون گی -
مین - پھر جھاڑو سے پٹی جاؤ گی -
ہیرانی - جھاڑو دکھائی مگر اونھون نے منع تو نہین کیا - مین نے کہا تھا کہ اگر وہ منع
کرین گی تو جاؤ گی - تو اونھون نے منع کب کیا ؟ جھاڑو مارنے کی !
مین - جھاڑو مارنا کیا منع کرنا نہین ہے
ہیرانی - جب اونھون نے جھاڑو اٹھائی تھی اُس وقت اون کے ہونٹون پر
مسکراہٹ تھی -
اچھا اب بتاؤ مجھے کس کام کو کہتی ہو -
مین نے ایک پرزے پر لکھا -
دل کا ناچیز ہدیہ مین آپ کے نذر کر چکی -

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

اگر قبول ہو تو آج شب کو اسی مکان مین رہیئے اور کمرے کے سب دروازے

کھلے رہنے دیجئے گا۔

## وہی ماما

رقعہ لکھنے کو تو لکھا مگر مارے غیرت کے کٹ گئی۔ جی چاہا کہ ڈوب مرون یا کچھ کھاکے سو رہون ؟"

افسوس! خدا نے وہ قسمت دی ہے کہ دشمن کی بھی نہ ہو۔

ایک بہو بیٹی پر یہ آفت یہ ذلت۔

غرض رقعہ کو بند کر کے مین نے ہرانی کو دیا اور اوس سے کہا ذرا ٹھہر جاؤ۔

اس کے بعد شوبھاشنی سے جاکر مین نے کہا۔

کسی بہانے سے رمن بابو کو ذرا بلا بھیجو۔ اور جب وہ آئین تو اون کو لمحہ بھر باتون مین لگالینا"

چنانچہ شوبھاشنی نے ایسا ہی کیا۔

اور جب رمن بابو اندر آئے تو مین نے ہرانی سے کہا۔

اب تم جاؤ۔

ہرانی گئی اور تھوڑی دیر کے بعد چٹھی لیے ہوئے واپس آئی۔ اوس کے ایک کونے پر لکھا تھا۔

اچھا۔

اب مین نے ہرانی سے کہا۔

جہان تم نے مجھ پر اتنا احسان کیا ہے اتنا کام اور کر دینا کہ رات کو اون کے سونے کا کمرہ بھی ہمین بتا دینا۔

ہرانی۔ اچھا۔ مگر اس مین کوئی عیب تو نہین ہے۔

مین۔ نہین پہلے جنم مین یہ میرے شوہر تھے۔

ہرانی۔ پہلے جنم مین یا اس جنم مین ؟ صاف صاف بتاؤ۔

مین نے کہا چپ

ہرانی۔ (ہنس کے) حقیقت مین اگر اس جنم کے شوہر ہون تو مین پانچ سو چار روپے

انعام لوں گی ورنہ جھاڑو کی چوٹ اچھی نہ ہوگی۔

یہاں سے اُوٹھ کے میں شوبھاشنی کے پاس گئی اور اون سے مفصل کارروائی بیان کی؟"

شوبھاشنی نے اپنی ساس سے جاکے کہا۔

آج کومُدنی کی طبیعت نہیں اچھی ہے وہ کھانا نہیں پکائے گی۔سونا کی ماں سے کہیئے۔وہ پکاوے گی۔

سونا کی ماں کو حکم ملا اور وہ پکانے گئی اور شوبھاشنی مجھے لیے ہوئے اپنے کمرے میں آئیں اور دروازے بند کر دیے۔

میں۔آئیں یہ کیا؟ مجھے تم نے قید کیا ہے۔

شوبھاشنی۔تمھیں دُلہن بنائیں گے۔

میرا منھ دھلایا۔بالوں میں خوشبودار تیل لگایا کنگھی چوٹی گوندھی خوب کس کے اونڈی وار جوڑا باندھا اور کہا۔

"اس کی اُجرت ایک ہزار روپیہ لوں گی۔جب موقع ملے مجھے ایک توڑا بھیج دینا"

اس کے بعد اپنا ایک بھاری جوڑا نکال لائیں اور مجھے پہنانے لگیں مگر میں نے انکار کیا تو زبردستی میرے کپڑے اُتارنے لگیں ننگے ہو جانے کے لحاظ سے میں نے مجبوراً پہن لیا۔اس کے بعد وہ اپنے پیش کردہ زیور لائیں مگر میں نے حد سے زیادہ انکار کیا اور کہا۔

میں۔میں ہرگز نہیں پہنوں گی۔

بہت دیر تک اس پر بحث رہی مگر میں نے نہ مانا۔

شوبھاشنی۔اچھا خیر۔میرا گہنا نہ پہنو۔لیکن ایک پورا جوڑ گہنے کا میں نے منگوایا ہے وہ تو ضرور پہننا ہوگا۔

یہ کہہ کے شوبھاشنی پھولوں کا گہنا اُوٹھا لائیں۔پہلے چمپا اور ٹیکی پھر بالیاں پھر طوق۔پھر بدھی۔پھر بازو بند۔پھر کنگن۔پھر گجرے۔پھر آرسی سب چیزیں پہنائیں۔پھر جاکے سونے کی بالیاں لائیں اور کہا۔

شوبھاشنی - یہ بالیان مین نے خاص اپنے روپیہ سے بنوائی ہین - تم جہان ہوگی میری یاد تمھارے دل مین اون کے ذریعہ سے ہر وقت رہ سکتی ہے اون کو میری نشانی سمجھ کے پہنے رہنا جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے - کیا معلوم - شاید کل ہی تمھاری جدائی کا رنج مجھے سہنا پڑے اور خدا ایسا کرے کہ کل ہی تم اپنی شوہر کے ساتھ چلی جاؤ - اسی وجہ سے مین اس وقت تم کو یہ اپنی نشانی پہناتی ہون تمھین میرے سر کی قسم اس مین انکار نہ کرو -

یہ کہتے کہتے شوبھاشنی رونے لگین اور میری آنکھون مین بھی آنسو بھر آئے انکار کرتے نہ بنا اور آخر اُنھون نے وہ بالیان مجھے پہنا دین -

مجھے سنوار چکنے کے بعد اونھون نے مہری کو پکار کے لڑکے کو مانگا -

تھوڑی دیر مین وہ سو گیا تو مین نے شوبھاشنی سے یون سلسلہ گفتگو شروع کیا -

مین - اس مین شک نہین کہ اون کے آنے سے مین خوش ہوئی مگر مین اون کو اچھا آدمی نہین سمجھتی وہ بدنظر ضرور ہین - مینے جو یہ کارروائی کی تو اون کو پہچان چکنے کے بعد کہ وہ میرے شوہر ہین لہذا میری یہ کارروائی عیب سے پاک ہے اور اونھون نے بھی مجھے پہچان لیا اس کا کیا ثبوت ہے - مین نے اون کو اوس زمانہ مین دیکھا تھا جب اون کا عنفوان شباب تھا لہذا اون مین چندان تغیر نہین ہوا اس سبب سے مین نے اون کو پہچان لیا - اور اونھون نے مجھے دس برس کے سن مین دیکھا تھا - لہذا اوس کی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اُنھون نے بھی مجھ کو پہچانا ہو -

اگر اپنی بیوی سمجھ کے وہ مجھ سے محبت بڑھاتے تو مجھے اعتراض نہ ہوتا مگر اب تو گویا وہ ایک غیر عورت کے عشق مین فریفتہ ہو رہے ہین اس وجہ سے مین اُن کو بُرا سمجھتی ہون - مگر وہ میرے شوہر ہین اور مین اون کی بیوی ہون اِس سبب سے مجھے اون کو برا نہ کہنا چاہیئے - اور نہ اب مین اون کو بُرا سمجھون گی نہ کہون گی -

لیکن دل مین مین نے عہد کر لیا ہے کہ انشاء اللہ اگر موقع ملا تو اون کے اس

عیب کے چھڑانے کی کوشش کرون گی۔
شوبھاشنی۔ (ہنس کے) دنیا کے پردہ پر اگر کوئی ڈھونڈھے جب بھی تمھارا سا بندر کسی درخت پر نہ ملے گا۔ اے نیک بخت جب بیوی نہین ہے تو وہ کیا کرین اون کے واسطے یہ عذر سوا اعتراضون کا جواب ہے۔ وہ بے قصور ہین۔
مین۔ اور میرے جو شوہر نہین ہے۔
شوبھاشنی۔ تیرا ستیاناس ہو۔ مرد اور عورت برابر ہکسر ہیٹا مین نوکری کر کے تمھین روپیہ کما لاؤ تو جانین۔
مین۔ اگر مرد لوگ نو مہینے تک پیٹ مین بچے کو رکھا کرین اور بعد وضع حمل کے پال پوس کے اوس کو بڑا کیا کرین تو ہم لوگ بھی نوکری کرنے کو موجود ہین بات یہ ہے کہ جس کا جو کام ہے وہ کرتا ہے مگر مرد کا شہوات نفسانی پر غالب آنا بہت دشوار امر ہے۔
شوبھاشنی۔ اچھا پہلے گھر تو ہو جائے پھر جو چاہے کرنا تم تمھارا ہو تم شہوات نفسانی مین آگ لگانا۔
اچھا خیر اب یہ تو بتاؤ کہ تم اپنے شوہر کا دل کس طرح بہلاؤ گی۔ اور کیونکر انھین اپنی جانب متوجہ کرو گی۔ پہلے مجھے اس کا امتحان دو ورنہ مین تمھاری جان نہین چھوڑون گی کیونکہ مین جانتی ہون اگر تم اون کو اپنے بس مین نہ کر لو گی۔ تو تمھارا کوئی اور سہارا نہین ہے۔
مین۔ مین بالکل اس امتحان کے قابل نہین ہون کیونکہ یہ فن اس وقت تک کسی سے سیکھا ہی نہین۔
شوبھاشنی۔ مجھ سے سیکھو تم جانتی ہو کہ مین اس علم کی عالم ہون۔
مین۔ بیشک اس کا تو مجھے تجربہ ہو چکا ہے۔
شوبھاشنی۔ تو پھر مجھ سے سیکھو۔ دیکھو مین کیونکر دم بھر مین تمھارے دل کو اپنا کر لیتی ہون۔
یہ کہہ کے اوس پُرفن نے ذرا سا گھونگھٹ نکالا اور اپنے ہاتھ سے عجب ناز و انداز اور نفاست کے ساتھ ایک نہایت ہی خوشبودار اور خوش مزہ

گلوری بنا کے مجھے دی۔
کیا کہون کیسی خوش مزہ گلوری تھی۔ سوائے رمن بابو کے اور کسی کے لیے وہ ایسی گلوری نہین بناتی تھین نہ خود کھاتی تھین۔

اس کے بعد ربالو کا حقہ لائین۔ اور میرے سامنے رکھ دیا اور اس کی چلم جھوٹ موٹ پھونکنے لگین بعد اس کے پیدلون کی پنکھیا ہاتھ مین لے کے عجب نزاکت سے اور لوچ کے ساتھ مجھے جھلنے لگی پنکھیا جھلنے مین اون کی ہاتھ کی چوڑیان اور کڑون سے ایسی خوش آیند آواز نکلتی تھی کہ مجھے سخت تعجب ہوتا تھا۔
مین۔ یہ سب کام تو خدمت گارون کے ہین۔ کیا تم نے آج اسی لیے اون کو روک لیا ہے کہ اون کو معلوم ہو کہ مجھے پیش خدمتی مین کتنا دخل ہے۔
شوبھاشنی۔ اور ہم لوگ پیش خدمت نہین ہین تو کون ہین۔
مین۔ جس وقت اونھین محبت پیدا ہو جائے گی تو ہم بھی خدمت کر سکتے ہین پنکھا بھی جھلین گے حقہ بھی بھرین گے۔ پان بنائین گے۔ پانون بھی دبائین گے۔
یہ سب کام ابتدا کے نہین ہین۔
یہ سن کے شوبھاشنی مسکراتی ہوئی میرے پاس آ بیٹھین۔ اور میرے ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے میٹھی میٹھی باتین کرنے لگین۔ پہلے تو ہنستی ہوئی پان چباتی ہوئی اور بالیان اور بجلیان عجب انداز سے ہلاتی ہوئی ہنسی دل لگی کی باتین کرتی رہین آخر مین میری جدائی کا ذکر کرنے لگین آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے۔ مین نے ٹالنے کے طور پر اُن کا رنج دفع کرنے کے لیے کہا۔
مین۔ یہ جو تم نے مجھے سکھایا حقیقت مین مردون کی تالیف قلوب کا اچھا آلہ ہے لیکن یہ تو بتاؤ اور بابو کے دل پر بھی اس کا اثر ہوگا۔
شوبھاشنی۔ (ہنس کے) اگر تم ایسا جانتی ہو تو اس تالیف قلوب کے موثر نسخہ کو ہر وقت یاد رکھو اُن پر بھی ضرور اثر ہوگا۔
یہ کہہ کے میرے گلے مین ہاتھ ڈال دیے اور مجھے پیار کر لیا۔ ایک قطرہ آنسو کا میرے گال پر گرا اس سے مین بھی آبدیدہ ہو گئی مگر پی گئی۔ اور مین نے کہا۔
مین۔ شنکلپ۔ (وقت) ہو جانے کے قبل (دکھشنا) ادا [illegible] جاتی ہو۔

شوبھاشنی - تمھین کچھ نہین آوے گا - اچھا تمھین کیا آتا ہے ؟ اچھا مین جیسے اوبابو اور تم کو دنی چلو امتحان تو دو - یہ کہتی ہوئی اوٹھ کے مسہری پر جا بیٹھی اور ہنسی ضبط نہ ہوسکی تو مُنھ مین کپڑا ٹھونس لیا پھر ہنسی رُوک کر میری طرف نہایت متانت سے دیکھا - لیکن پھر ہنسی آگئی اور ہنستے ہنستے لوٹ گئی - پھر ہنسی رُوک کے مجھ سے کہا - امتحان دو -

مین نے بھی اپنا تھوڑا سا علم شوبھاشنی پر ظاہر کیا جس پر اونھون نے مجھے مسہری سے ڈھکیل دیا اور کہا -

شوبھاشنی - چل - دُور - تو زندہ اور زہر دار سانپ ہے -

مین - کیون - کیا ہوا -

شوبھاشنی - اوہ تیرے کاٹے کا منتر نہین - بھلا مرد تیری آنکھ لڑانے سے کیونکر بچ سکتا ہے -

مین - تو اب مین امتحان مین پاس ہوئی -

شوبھاشنی - بالکل پاس - پوری کامیابی کے ساتھ بھلا کسر یٹ والون نے کبھی اِس مسکراہٹ اور اِس آنکھ لڑانے کو کاہے کو دیکھا ہوگا - بھلا اوبابو اس بجلی اور کوندے سے کیونکر بچ سکتے ہین -

مین - اچھا - اب سب لوگ کھا پی چکے - اور رمن بابو کے بھی اندر آنے کا وقت آگیا - اب مین تم سے رخصت ہوتی ہون تم نے جتنی باتین سکھائین ان مین سے ایک چیز بہت میٹھی تھی - ہمارا پیار - آؤ ایک دفعہ اور سکھا دو -

شوبھاشنی نے میری گردن پر ہاتھ رکھا اور مین نے اون کا منھ پکڑ کے پیار کر لیا اور انھون نے مجھے اور خوب بھینچ کے ایک دوسرے کے گلے لگے اور تھوڑی دیر تک ہم دونون - روتے رہے -

ناظرین ! بھلا آپ نے ایسی محبت کبھی کہین دیکھی ہے جو شوبھاشنی کو مجھ جیسی بیکس دکھیا سے محبت تھی - کوئی کسی سے کرسکتا ہے -

ہرگز نہین مر بھی جائین گے جب بھی شوبھاشنی کی یاد دل سے نہ جائے گی -

# ۱۴ چودھوان باب
## مرجانے کا عہد

قابل رحم ہے اوس شخص کی رسوائی بھی
پردے پردے ہی مین کمبخت جو رسوا ہو جائے

ہرانی کو نشیب و فراز سمجھا کے مین اپنے سونے کے کمرے مین گئی میزبان و مہمان سب کھانے سے فارغ ہو چکے تھے کہ اتنے مین غل ہوا۔

کوئی کہتا ہے - پنکھا لاؤ کوئی کہتا ہے پانی لاؤ - کوئی دوا لاؤ - کوئی ڈاکٹر کو بلاؤ - ؟ ؟"

ہرانی [illegible] کیا ہے - یہ غل کا ہیکا ہے -

**ہرانی** - [illegible]ے بابو بیہوش ہو کے گر پڑے -

**مین** - پھر کیا ہوا -

**ہرانی** - اب تو طبیعت ذرا سنبھل گئی ہے -

**مین** - تو اب کیا بندوبست ہو رہا ہے -

**ہرانی** - مگر کمزور بہت ہو گئے ہین - شاید گھر نہین جائین گے - دیو[illegible] کے پہلو والے کمرے مین پلنگ کا انتظام ہو رہا ہے -

مین سمجھ گئی کہ یہ فقرہ ہے لہذا مین نے اوس سے کہا جب روشنی پھاٹک معمول کر دیا جائے اور سب سونے کو جائین اوس وقت میرے پاس ہو جانا -

**ہرانی** - وہ تو بیمار رہین پھر تم کس کے پاس جاؤ گی ؟"

**مین** - تمھارا سر بیمار و بیمار کچھ بھی نہین سب فقرہ ہے -

ہرانی ہنستی ہوئی چلی گئی -

اِس کے بعد جب فانوس وغیرہ بجھا دیے گئے اور پھاٹک بند کر دیا گیا اور لوگ

حسب معمول سونے کو لیٹے۔ تو ہیرانی بے چاری آئی اور مجھے اپنے ساتھ لے گئی اور وہ کمرہ بتا دیا جس مین وہ تھے۔ مین کمرے کے اندر داخل ہوئی۔

وہ اکیلے لیٹے ہوئے تھے۔ ظاہراً اون پر کچھ ضعف نہین معلوم ہوتا تھا۔

گو کمرے مین ایک دیوارگیری اور ایک لیمپ روشن تھا مگر اون کی شعاع حسن سے پورا کمرہ جگمگا رہا تھا۔" جس طرح ایک نوگرفتار ہرن اپنی چوکڑی بھول جاتا ہے۔ اسی طرح مین بھی ایک سکتہ کی حالت مین کھڑی ہو گئی۔

چاہتی ہون کہ قدم اُٹھاؤن مگر اُٹھ نہین سکتے ہاتھ پاؤن مین سنسنی ہونے لگی۔ کچھ خوشی کا جوش اور کچھ شرم۔ کچھ یاس کچھ اُمید۔

طبیعت کو سنبھالا آگے بڑھی مگر قدم ڈالتی کہین ہون پڑتا کہین ہے۔

میرے عنفوان شباب سے اِس وقت تک کبھی کوئی واقعہ ایسا مجھے نہین پیش آیا شاید یہ سبب ہوا ہو کہ میری اور اون کی پہلی ملاقات تھی۔ اور میرے نزدیک حقیقت مین یہ ایک نئی بات بھی تھی۔

لیکن اس کے ساتھ ہی میرا دل حد سے زیادہ خوش تھا مین جامہ مین پھولے نہین سماتی تھی۔ گو اپنی دانست مین مین بہت ہوشیار تھی تاہم مین نے اون سے بات کرنا چاہی تو زبان بند ہو گئی۔ گلا گھٹنے لگا۔ حلق خشک ہو گیا۔ دل دھڑکنے لگا۔ جسم مین تھرتھری پڑ گئی۔ چاہتی ہون کہ بات کرون مگر منھ سے آواز نہین نکلتی ؟"

اپنی حالت پر خود بہ خود میرا دل بھر آیا آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

مگر اونھین میرے رونے کی وجہ سمجھنے مین غلط فہمی ہوئی۔

اُنھون نے مجھ سے کہا " روتی کیون ہو۔" مین نے تم پر جبر نہین کیا تم خود اپنی خوشی سے آئین پھر کیون روتی ہو۔

ان کے اِس جملہ نے میرے دل پر تیر کا کام کیا صرف اس خیال سے کہ اونھون نے مجھے آوارہ اور بدوضع سمجھا۔

میرے آنسوؤن کا تار بندھ گیا خیال کیا کہ اپنے کو ظاہر کر دون کیونکہ یہ طعنون (جس کے کان آشنا نہین ہین) کی تکلیف برداشت نہین

ہوسکے گی ؟

لیکن پھر سوچی کہ اگر مین کہہ بھی دون گی تو اون کو اعتبار کیون ہونے لگا ممکن ہے ۔ کہ اونھین یقین آجائے کہ اس کا مکان کالا دیگی مین ہے ۔

مگر پھر وہ یہ سونچین گے کہ میری بیوی کے گم ہو جانے کی خبر سن چکی ہو گی اب مجھے دولتمند اور متمول پا کے میری جورو بنتی ہے پھر میرے اختیار مین تو نہین ہے کہ مین انھین یاد کرا دون یہی خیالات تھے جنھون نے مجھے اظہار حال سے روکا ۔ مگر ایک ٹھنڈی سانس لے کے اور دل مضبوط کر کے مین اون سے باتین کرنے لگی ۔

اثنائے گفتگو مین اونھون نے مجھ سے کہا ۔ کیونکر کہون کہ تمھارا گھر کالا دیگی مین ہے بھلا یہ حسن کالا دیگی مین کہان ۔

مین نے غور سے اون کی آنکھون کو دیکھا وہ نہایت متحیر ہو کے میری طرف دیکھ رہے تھے ۔

مین نے اون کے جواب مین کہا ۔ کون ؟ مین ! مین تو ایسی ہی خوبصورت ہون ۔ ہان ہماری طرف آپ کی بیوی کے حسن کا البتہ شہرہ ہے

اس حیلہ سے مین نے اون کی بیوی کا ذکر چھیڑ دیا ۔

**مین** ۔ آپ کو اُنکا کچھ پتہ بھی ملا ۔

**وہ** ۔ نہین ۔ تم کو اپنے گھر سے آئے ہوئے کس قدر عرصہ ہوا

**مین** ۔ اوس واقعہ کے بعد ہی مین وہان سے چلی تھی ۔

مین خیال کرتی ہون آپ نے دوسری شادی ۔ تو کرلی ہو گی ۔

**وہ** ۔ نہین تو ۔

اس وقت تک وہ مجھے بد وضع سمجھ رہے تھے کیونکہ میں [illegible] بے حیائی سے ان سے ملنے گئی تھی ۔ یہی وجہ تھی کہ اونھون نے مجھ [illegible] بھی طرح کھل کے باتین نہین کین ۔ بلکہ ہر بات کے جواب مین ہان نہین [illegible] ہر لفظ استعمال کرتے تھے اور مجھے تعجب سے دیکھتے جاتے تھے ۔ صرف ایک مرتبہ [illegible] انھون نے مجھ سے کہا تھا کہ

انسان مین تو تمھارا سا حسن و جمال ہم نے نہین دیکھا ۔

اِس مین شک نہین کہ میرا دل یہ سُن کے بہت خوش ہوا کہ اَب تک میری کوئی سوت نہین آئی۔

مین نے اون سے کہا۔ آپ تجربہ کار اور عقلمند شخص مین معلوم ہوتا ہے آپ نے صرف اِس خیال سے دوسری شادی اب تک نہین کی آئیندہ اگر آپ کی بیوی کا پتہ مِل گیا تو وہ دونون سوتون کی لڑائی مین آپ کا ناک مین دم ہو جائیگا۔

وہ۔ (ہنس کے) نہین یہ خیال نہین ہے اِس واسطے اگر وہ مِل بھی جائے گی تو مین اُوسے قبول نہ کرون گا معلوم نہین اب تک اوس کا دھرم ٹھیک رہا بھی ہوگا یا نہین۔

یہ سُن کے میرے دِل پر گویا بجلی سی گری۔ اتنی اُمید کے بعد یہ یاس بہ اچھا ہوا کہ مین نے اون پر اپنی اصلی کیفیت ظاہر نہین کی تھی اگر اب بھی بیان کر دون اور اون کو یقین بھی آجائے جب بھی مجھے نہ لین گے۔ اگر نہ لیا تو پھر میری زندگی بیکار ہو جائے گی مین نے جی کڑا کر کے اُون سے پوچھا۔

اچھا آپ کا اون کا سامنا ہو تو آپ کیا کیجیئے گا۔

بالکل بے پروائی سے جواب دیا۔ کچھ نہین کرون گا کیا چھوڑ دونگا۔

اُف کس قدر سنگدل اور ظالم ہین۔

دل مین یہ کہہ کے بالکل چپ ہو گئی آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا۔

سر گھومنے لگا دل دھڑکنے لگا۔

گو کہ مین عاشق کی سیج پر بیٹھی ہوئی اون کے جمال جہان آرا کی زیارت کر رہی تھی لیکن مین نے اپنے دل مین عہد کر لیا کہ۔ یہ یقین کر لینے کے بعد کہ مین اون کی بیوی ہون پھر بھی اگر اُنھون نے برادری مین شریک نہ کیا تو بے شک مین جان دے دون گی۔

# ۱۵ پندرھواں باب

## آٹھ دن کا امتحان

مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ کچھ کچھ قابو مین آتے جاتے ہین -

لہذا مین نے دل مین کہا -

سنگھ جو ایک بہادر جانور ہے کسی کو سینگ مارتا ہے تو کوئی گناہ نہین کرتا - ہاتھی کسی کو دانت مارتا ہے تو کوئی گناہ نہین سمجھا جاتا - شیر اگر پنجہ مارتا ہے اور بھینس ٹکر مارتی ہے تو کچھ گناہ نہین ہے -

اسی طرح اگر مین اِس آلے سے جو خدا نے خاص ہم لوگون کو عطا کیا ہے اپنی اور اون کی دونون کی بھلائی کے لیے کام مین لاؤن تو بے شک کوئی جرم نہین - اب وقت آگیا ہے -

اب مجھے مسلح ہونا چاہیئے - مژگان کے تیر - ابرو کے خنجر - ناوک نگاہ - برق تبسم کمند زلف - یہ آلے جو خاص ہم لوگون کو خدا نے دیے ہین تو کس لیے اگر آج کام مین نہ آئے تو کب آئین گے -

یہ ٹھان کے اپنے شوہر کا کشور دل فتح کرنے کا مین نے قصد کیا -

اور اون سے ذرا ہٹ کے بیٹھ گئی اور بلا تکلف خوب گھل مل کے اُون سے باتین کرنے لگی -

باتین کرتے کرتے وہ میرے پاس کھسک آئے تو مین نے اون سے کہا -

آپ اس قدر بڑھے کیون آتے ہین ؟ ذرا الگ ہٹ کے بیٹھیے - معلوم ہوتا ہے آپ کو میرے پہچاننے مین غلطی ہوئی - ( یہ جملہ ہنس کے مین نے اون سے کہا اور یہ جوڑا کھول ڈالا اور پھر باندھ لیا ) بے شک آپ کو غلطی ہوئی مین کوئی خانگی کسبی - آوارہ عورت نہین -

مین آپ کے پاس صرف اپنے وطن کی خیریت پوچھنے آئی تھی نہ کہ خدانخواستہ کسی بُرے ارادے سے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے اس کا اعتبار نہین کیا۔ مین نے پھر ہنس کے کہا۔

آپ میری بات نہین مانتے تو مین جاتی ہون۔ بس اتنی ہی دیر کی ملاقات تھی خدا حافظ۔

اتنا کہہ کے اوس وقت جو ادا مناسب تھی اُس نظر سے دیکھتی ہوئی اور اپنی عطر مین لبی ہوئی خوشبو دار چوٹی اون کے گالون پر تجاہل سے (گو فی الواقع مین نے یہ حرکت عمدًا کی تھی) لگاتی ہوئی۔ اور جس طرح شام کی ہوا سے شبو کا درخت ہلتا ہے اوسی طرح نزاکت کے ساتھ جھوم کے مین اوٹھ کھڑی ہوئی۔

مجھے جانے پر آمادہ دیکھ کے حقیقت مین اون کو رنج ہوا لیک کے اُونھون نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھول کے کنگن پر اون کا ہاتھ پڑا۔ دیر تک تعجب کے ساتھ میرا ہاتھ دیکھا کیے جس پر مین نے کہا۔

**مین**۔ یہ غور سے آپ کیا دیکھ رہے ہین۔

**وہ**۔ کیا یہ بیلے کے پھول ہین۔ یہ ہرگز اس لائق نہین ہین کہ کلائی مین پہنے جائین۔ ان پھولون کے کنگنون سے تو کلائی کا حُسن جاتا رہا۔

یہ آج مین نے پہلے پہل دیکھا کہ کلائی پھولون سے زیادہ نرم۔ و نازک اور خوبصورت ہے۔

مین نے زور سے ہاتھ جھٹک دیا اور ہنس کے کہا۔

مجھے ہاتھ نہ لگائیے اور مجھے آوارہ عورت نہ تصور کیجیے آپ بدنیت اور بدوضع آدمی ہین۔ مین ایسے آدمی سے ملنا نہین چاہتی۔

یہ کہہ کے مین دروازے کی طرف بڑھی۔ تو وہ (اس وقت تک اس واقعہ کے یاد آجانے سے دل پر اثر ہوجاتا ہے) ہاتھ جوڑ کے اور گڑگڑا کے بلانے لگے للہ میرے حال پر رحم کرو ابھی نہ جاؤ نہین معلوم کیا ہے کہ جی چاہتا ہے تم سامنے بیٹھی رہو اور لمحہ بھر نظر او جھل نہ ہو آج تک کبھی ان آنکھون نے ایسا حسن نہین دیکھا

اور نہ دیکھنے کی اُمید ہے۔

تھوڑی دیر اور دیکھ لین۔ پھر ہم کہان تم کہان۔

اون کے ہاتھ جوڑنے کا ایسا اثر ہوا کہ مین پھر پلٹ گئی مگر بیٹھی نہین کھڑی رہی۔ اس کے بعد مین نے جی کڑا کر کے کہا۔

مین بڑی بدنصیب ہون کہ آپ ایسے قیمتی جواہر کو چھوڑ کے جاتی ہون گو کہ اس سے دل کو سخت جبر اوٹھانا پڑتا ہے۔

مگر کیا کیا جاے کہ ہم لوگون کا بیش قیمت اور عمدہ زیور ہماری عصمت اور عزت ہے۔ ایک دن کی راحت اور دل کی خوشی کے لیے اپنی عزت اور عصمت کی ایسی نادر چیز کو مین ہمیشہ کے لیے ہاتھ سے نہین دے سکتی۔

آپ یقین نہ مانئے گا کہ مین نے بے سونچے سمجھے آپ کو رقعہ لکھا تھا اور بے سونچے سمجھے ہی آپ کے پاس بھی چلی آئی۔ مین جان بوجھ کے جہنم مین نہین جا سکتی ابھی تک میری حفاظت میرے اختیار مین ہے۔

یہ میری خوش نصیبی تھی کہ اس وقت مجھے خیال آگیا اب مین جاتی ہون۔

وہ۔ اپنی عزت اور حرمت کو تم خود جانو۔ لیکن مین سچ کہتا ہون کہ اس وقت میرا دل اختیار مین نہین ہے تمھارے شراب حسن نے کچھ ایسا بے خود اور سرمست کر دیا ہے کہ مجھے عزت اور بے غیرتی کا خیال بالکل نہین رہا۔

مین بقسم کہتا ہون کہ زندگی بھر کے لیے تم میرے دل کی مالک اور دیوی ہو صرف ایک دن کے لیے نہین نہ خیال کرنا۔

مین۔ (ہنس کے) مردون کی قسم کا کیا اعتبار اتنی دیر کی ملاقات مین ایسی ہی تو آپ کو میری محبت ہوگئی۔

یہ کہہ کے مین پھر مڑی اور دروازے تک گئی تھی کہ بیتاب ہو کے دوڑے اور راستہ روک کے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے۔

تمھاری جان کی قسم مین نے ایسا پیارا ... دل کش حسن آج تک نہین دیکھا" ؟۔

اون کی یہ بے تابی کی کیفیت دیکھ کے میرے دل مین ایک چوٹ سی لگی اور مین

نے کہا - تو اپنے مکان پر چلیے - ورنہ آپ مجھے چھوڑ کے چلے جایئے گا - تو مین کیا کرونگی -
وہ راضی ہو گئے -

کلکتہ سے تھوڑی ہی دور بر مقام شملہ مین وہ اُترے تھے باہر اون کی گاڑی کھڑی تھی - اور چوکیدار وغیرہ بیخبر سو رہے تھے -

ہم لوگ آہستہ سے پھاٹک کھول کے گاڑی پر سوار ہو کے چلدیے -

وہان پہونچ کر ہم ایک دو منزلے مکان مین کوٹھے پر ایک کمرہ مین داخل ہوئے اور اندر جاکے مین نے دروازے بند کر لیے اور وہ باہر رہ گئے -

باہر سے وہ منت خوشامد کرنے لگے جس پر مین نے جواب دیا -

**مین** - اب تو مین آپ کی لونڈی ہون مگر مجھے صرف یہ دیکھنا ہے کہ صبح تک آپ کی یہ محبت باقی رہتی ہے یا نہین - اگر کل تک اس محبت مین اسی طرح آپ ثابت قدم رہے تو کل بات چیت ہوگی - آج یہ قصہ یہین پر ختم کر دیجیے -

غرض اُنھون نے ہزار کہا مگر مین نے کچھ بھی سماعت نہین کی اور دروازہ نہ کھولنا تھا نہ کھولا -

آخر ناچار ہو کے وہ کسی دوسرے کمرے مین جاکے سو رہے -

جیٹھ بیساکھ کی ناقابل برداشت شدت کی گرمی کسی پیاسے مریض کو ایک صاف وشفاف خوشگوار اور ٹھنڈے ٹھنڈے پانی کے پاس بٹھا دو اور اُس کا منھ باندھ دو کہ وہ پانی سے حلق تر نہ کرسکے تو تمھین بتاؤ کہ اوسکی پیاس اور بڑھ جائیگی یا گھٹ جائے گی -

دن چڑھے مین نے دروازہ کھولا اور دیکھا تو وہ دروازہ کے پاس کھڑے ہین مین نے اپنے ہاتھ مین اون کا ہاتھ لے کے کہا -

میری جان سے زیادہ پیارے مین ایک بات کہتی ہون اوسے مانو اور دو باتون مین سے ایک بات اختیار کرو -

یا تو مجھے بابو رام رام دت کے وہان پہونچا دو یا آٹھ دن تک مجھ سے بالکل خبر نہ ہو آٹھ دن تک تمھارا امتحان ہے -

آخر مجبوری سے آٹھ دن کے امتحان پر وہ راضی ہو گئے -

# سولھوان باب

## جذباتِ عشق

من ازان روز افزون کہ یوسف داشتم
کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را

فطرت کی جانب سے عورتون کو مردون کے جلانے کی جو ترکیبین بتائی گئی ہین مین نے وہ سب ترکیبین اپنے شوہر کے جلانے چٹکیان لینے - اور لبھانے کے لیے آٹھ دن مین صرف کر دین -

یہ عورت ذات اون سب باتون کو تفصیل کے ساتھ کیونکر بیان کرے -

آپ کے سامنے مجھے اون تمام باتون کے دوہرانے مین شرم معلوم ہوتی ہے - اگر مین عاشق کا دل جلانا اور آتش شوق بھڑکانا نہ جانتی ہوتی تو گذشتہ شب کو یہ آگ کیونکر بھڑکتی مگر اس امر کے بیان کرنے کی مجھے جرأت نہین ہوتی کہ مین نے کیونکر آگ لگائی اور کن ترکیبون سے اُسے بھڑکایا -

اس کتاب کی پڑھنے والی وہ عورتین جنھون نے اپنے پیارے شوہر کی آرزوٗن کے خون کرنے اور اوس کے دل کو ناز و انداز سے جلانے پر کمر باندھ لی ہوا ور اوس کی آتش شوق بھڑکانے اور اپنے بازا رحُسن گرم کرنے کا دل مین مضبوط عہد کر لیا ہو اور کامیاب بھی ہوگئی ہون - وہی ان ترکیبون اور کرشمون کو کچھ خوب سمجھ سکتی ہین -

یا وہ ناظرین! جو ایسی سنگ دل عورتون کے پالے پڑگئے ہون گے وہ بھی اس کا لطف اٹھا سکین گے -

اس امر کے بیان کر دینے مین چندان ہرج نہین ہے کہ عورتین دنیا کے کانٹے ہین جس قدر خرابیان اور برائیان ان سے واقع ہوتی ہین اس قدر ہرگز مردون سے نہین ہوتین -

یہ کہئے کہ خوش قسمتی سے عالم طور پر دنیا کی سب عورتین اس فن مین مشتاق نہین ہین ورنہ ممکن تھا کہ دنیا مین کوئی مرد زندہ باقی رہ جاتا۔

آٹھ دن تک مین برابر اون کے پاس رہی محبت اور اخلاص سے اِدھر اُدھر کی پیاری پیاری باتین کیا کرتی تھی۔ بیہودہ (دلگی) اور بے موقع لگاوٹ یہ کسبیون اور آوارہ عورتون کا طریقہ ہے۔

پہلے دن مین پیار سے باتین کین۔ دوسرے روز کچھ اور اضافہ کردیا۔ تیسرے دن گھر کے کاروبار دیکھنے لگی تاکہ اون کو کھانے پینے نہانے اور سونے کا آرام ہو۔ چوتھے روز ادپر کا کام کاج برہمنی ماما کے سپرد کیا اور اون کے واسطے طرح طرح کا خوش مزہ کھانا خود اپنے ہاتھ سے پکا کر اون کو کھلایا۔

یہان تک کہ اون کے لکھنے کے لیے قلم بھی مین ہی نے بنایا۔

اگر نصیب دشمنان اون کی طبیعت ذرا بھی بدمزہ ہوئی تو مین نے رات بھر جاگ کے صبح کی۔ اور اون کی تیمارداری مین دل و جان سے مصروف رہی؟"

حضرات ناظرین! نہایت عاجزی سے بہ منت عرض کرتی ہون کہ ہرگز آپ یہ نہ خیال کیجیے کہ یہ باتین تصنع اور بناوٹ کی راہ سے مین نے کی تھین دلی محبت سے نہین کی تھین۔

اس کا یقین سمجھئے گا کہ اندرا کے دل مین اس قدر غیرت اور غرور ضرور رہی کہ وہ کسی لالچ سے اس دل سوزی اور ہمت سے کام نہین کرے گی۔ نہ اوسے اپنے شوہر کے دولت مند ہونے کی طمع تھی۔ نہ اپنے کھانے پینے کے سہارے کا خیال نہ رہا شوہر کے پا جانے کا لالچ راجہ اندر کی مہارانی بن جانے مین وہ ایسی خدمت نہین کرسکتی۔

شوہر کے رجھانے کے لیے وہ لگاوٹ اور محبت کی نظر کا جال بچھا سکتی ہے۔ مگر اس کی فریفتگی کے لیے جھوٹی محبت نہین ظاہر کرسکتی۔ خدا نے اوس مٹی سے اندرا کو بنایا ہی نہین ہے۔ جو عورتین بدقسمتی سے نہین سمجھ سکتین کہ کس لیئے مین یہ خدمت کرتی تھی وہ جہنم مین جانے والی عورتین ضرور کہین گی کیونکہ تسنے جو یہ

دام محبت پھیلایا اور جوڑا کھول کر پھر باندھا اور خوشبودار چوٹی اور بالون کی لٹون کو شوہر کے منہ پر مار کے اوس کے دل کو اپنی طرف مائل کیا۔ یہ سب شوہر کی دولتمندی کی طمع مین کیا۔

جو بے وقوف اور چھچوری عورتین ایسا خیال کرین گی وہ میرے حالات اور واقعات ہرگز نہ پڑھین۔

تم لوگ دس لڑکیان دس طرح کے مختلف خیال کی لڑکیان ہین۔ مردون کو تو جانے دو بھلا وہ عورتون کے اس فن اور ہنر کو کیا سمجھ سکتے ہین۔

لیکن تم غور کر کے سنو۔

وہ میرے شوہر ہین اور شوہر کی خدمت کرنا ہماری عین خوشی اور فرض ہے اسی سبب سے مین ظاہری نہین سچی محبت بلکہ تہ دل سے اون کی خدمت کرتی ہون ؎

مین دل مین یہ خیال کرتی ہون کہ اگر خدانخواستہ یہ مجھے شریک نہ کرین تو دنیا کی اصلی راحت جس سے مین آج تک محروم رہی اوس سے شاید آیندہ بھی مجھے محروم رہنا پڑے گا اتفاق سے جو مجھے موقع ملا ہے تو تھوڑی دنون کے لیے مین دلی محبت سے اون کی خدمت گذاری کیون نہ کرلون۔

بس اسی خیال سے جان و دل سے اون کی خدمت مین مصروف ہون مین اس خیال سے بہت خوش ہون کہ تم مین سے بعض تو میرے مطلب کو سمجھ جائین گی گو بعض نہ سمجھین گی نہ سہی۔

ہم اپنے ناظرین کو ہنسی دل لگی اور لگاوٹ کا مطلب نہایت آسانی سے سمجھائے دیتے ہین۔ کالج کے طالب علم یا اعلےٰ درجہ کے پاس شدہ (گریجویٹ) حضرات یا وہ وکیل لوگ جو قانونی لیاقت مین حد سے زیادہ مشہور ہین۔ افسوس وہ بھی شوہر پرستی کی عقل کو نہین سمجھ سکتے۔ جو لوگ کمسنی کی قبیح رسم کے مخالف اور بیواؤن کی دوسری شادی کے موید۔ اور تعلیم نسوان کے حامی ہین وہ لوگ انھین مسئلون کو سمجھ سکتے ہین۔ اور سمجھا سکتے ہین۔ مگر وہ لوگ اس مسئلہ شوہر پرستی مین بالکل جاہل اور ناتجربہ کار ہین۔

مین نے جو دعوے کیا ہی کہ آپ کو اس مسئلہ کو سمجھا دون گی تو صرف اس سبب سے کہ یہ ایک بالکل موٹی بات ہے اس کا سمجھنا یا سمجھانا کچھ بھی مشکل نہین ہی۔
فیلبان جس طرح ہاتھی کو آنکس سے رام کر لیتا ہے۔ کوچبان گھوڑے کو چابک سے دھیرا کرتا ہے۔ چرواہا اپنے مویشی کو ایک تپلی قمچی سے زیر کرتا ہے یا ایک انگریز جس طرح آنکھین دکھا کے اور بُرے تیور ڈال کے ہندوستانی رعایا پر رعب بٹھاتا ہے۔ صنف نازک
اسی طرح ہم لوگ بھی ہنسی اور لگاوٹ سے تم لوگون کو اپنا مطیع اور فرمان دار بنا لیتے ہین۔
فی نفسہ شوہر پرستی ہمارے خمیر مین پڑی ہے اور تصنع اور ظاہری محبت کا بُرا عیب اور بے جا الزام جو تم لوگ ہم پر لگاتے ہو۔ یہ تمھاری سمجھ کا پھیر ہے اور عقل کا قصور ہے۔
تم لوگ کہو گے یہ بالکل غرور کی باتین ہین۔ یہ ٹھیک ہے۔
بے شک ہم لوگ مٹی کے نازک گھڑے ہین اور ایسے نازک کہ پھول کی چوٹ سے بھی ٹوٹ جاتے ہین۔
چنانچہ مین اپنے کام مین مشغول تھی۔ کہ کام دیو جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ بغیر مان باپ کے پیدا ہوا ہے مگر اوس کی بیوی ہے۔
گو اوس کا جسم فرضی اور خیالی ہے اوس کے پاس ایک تیر اور کمان ہے جس سے وہ پہاڑ کو برما دیتا ہے گو کہ تیر و کمان پھول کی ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ یہ دیوتا عورتون کا غرور توڑنے والا ہے۔
اوس نے سارا کھیل بگاڑ دیا۔ مین اپنے زعم مین ہنسی اور لگاوٹ کا جال بچھا کے دوسرے کو پھنسانے چلی تھی اوس کو تو پھنسا لیا مگر خود بھی گرفتار ہو گئی
آگ بھڑکانے چلی تھی اوس کو جلایا اور خود بھی جل گئی۔
اوس سے رنگ کھیلنے گئی تھی اوس کو بھی رنگا اور خود بھی عشق کے رنگ مین شرابور ہو گئی۔
شب خون مارنے گئی تھی خود ہی پھانسی پر چڑھا دی گئی۔ سچ ہے۔

## چاہ کُن را چاہ در پیش

مین بیان کر چکی ہون کہ میرے شوہر کا حُسن نہایت دل فریب اور دل کش ہے آب مجھے اطمینان ہو گیا کہ وہ حُسن و جمال اون کا نہین ہے بلکہ اوس کی مالک مین ہون پھر مین کیون ناز۔ فخر اور غرور نہ کر دن مجھے کسی کا ڈر پڑا ہے۔

اپنی فطرت اور چالاکی سے آگ بھڑکانا۔ اور ہنسی اور محبت سے اون کے دل کو اپنا بنا لینا مجھے آتا ہے تو کیا اوس کا اوتار نہین ہے۔

محبت! پیار اور چاہت کی نظر سے دیکھنا مجھے آتا ہے تو کیا اس کا جواب مین ہے۔ اون کی خواہش بوسہ مین میرے غنچۂ لب کھل ... بنا جانتے ہین تو کیا اون کے گلاب کے ایسے سرخ اور نازک ہونٹ ... بوسہ مین میری طرف نہین بڑھ سکتے اون کی چاہت کی نظر مین اور ... ہنسی دل لگی مین اور اون کی آرزوے بوسہ مین اگر کچھ بھی مین بوالہو ... علامت دیکھتی تو بے شک مین جیت گئی تھی لیکن اَب بازی عشق ہار گئی ... اون کی یہ سب باتین فی نفسہ دلی الفت اور خالص محبت کی تھین۔ بے شک مین ہار گئی اور وہ بازی لے گئے۔

اور اب مین نے مان لیا کہ دنیا مین پوری راحت اور سچا عیش اسی مین ہے جن لوگون سے اس جسم کا تعلق ہے۔

اب امتحان کی مدت ختم ہو چکی اور مین اون کی محبت کے جال مین اِس قدر زیادہ جکڑ گئی تھی کہ مین نے دل مین ٹھان لیا تھا کہ اگر وہ امتحان کا زمانہ ختم ہونے کے بعد مجھے اپنے پاس سے مار کے نکال بھی دین گے جب بھی مین ہرگز نہین جاؤن گی۔

اور میری کل کیفیت جاننے کے بعد بھی اگر مجھے اپنی بیوی نہ بنائین گے۔ اور بازاری عورت کی طرح رکھین گے جب بھی مین منظور کرون گی۔

جس طرح سے اون کا جی چاہے رکھین مگر مجھے اپنے سے جُدا نہ کرین ذلت..

دنیا بھر کی ذلت اور لوگون کی چشمگین سب قبول بشرطیکہ وہ مل جائین۔

لیکن اگر میری قسمت مین ان ذلتون کے بعد بھی یہ دولت نصیب نہ ہو تو کیا کرون گی یہ سوچ کے تنہائی کے وقت رویا کرتی تھی۔

مگر یہ خیال دل کو تسکین دیتا تھا کہ میرے شوہر کے حقیقت مین پر کٹ گئے ہین اور اون کی طاقت پرواز جاتی رہی ہے۔

کیونکہ مین نے اون کی آتش عشق مین گھی کی آہوتی ڈال دی تھی کہ آگ دیر پا اور مشتعل ہو دُنیا کے سب کام چھوڑ کے دن بھر اون کو میرا منھ دیکھتے گذرتا تھا۔

مین گھر کے کاروبار مین مصروف رہتی تھی اور وہ ننھے بچے کی طرح میرے پیچھے پیچھے پھرتے تھے۔

اون کے دلی جذبات اور جوش محبت اون کی ہر بات سے ظاہر تھی۔

مگر میرے ذرا تیور بدلتے مین وہ دب جاتے تھے کبھی میرے پانون پکڑ کے روتے تھے۔ اور کہتے تھے دیکھو آٹھ روز تک مین نے تمھارا کتنا کہنا مانا لیکن خدا کے لیے مجھے اکیلا چھوڑ کے کہین چلی نہ جانا۔

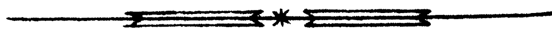
مین نے دیکھا کہ اگر مین ان کو چھوڑ کے چلی جاؤن گی تو ان کا انجام بھی اچھا نہوگا اور ان کا بہت برا حال ہو جائیگا۔

افسوس! جو نتیجہ امتحان کا مین سوچی تھی وہ نہ نکلا کیونکہ مجھ پر بھی اُون کی محبت کا بڑا اثر پڑا اور بالآخر ایک دوسرے کے مُطیع و فرمان بردار ہو گئے۔

مگر وہ مجھے اسی طرح آوارہ اور بد وضع عورت سمجھتے رہے۔

خیر بہ مجبوری مین نے اسے بھی برداشت کر لیا۔ اچھا جو وہ سمجھتے ہین سمجھین۔

لیکن مین نے بھی ہاتھی کے پانون مین زنجیر ڈالدی ہے۔



# سترھواں باب

## مکالمہ

تھوڑے دنون تک کلکتہ مین ہم لوگون نے نہایت آرام و آسایش اور اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کی ۔

ایک دن مین نے دیکھا کہ اوبا بو ایک خط ہاتھ مین لیے ہوئے مغموم اور متفکر سے بیٹھے ہین ۔

مین نے پوچھا ۔ کیون ۔ اس وقت تم اداس کیون ہو ۔

**وہ** ۔ گھر سے طلبی کا خط آیا ہے ۔ اور لکھا ہے کہ جلدی آؤ ۔

مین بے ساختہ گھبرا کے اٹھی ۔

اور مین ۔

اون کی مفارقت کی خبر سن کے میرا دل ہل گیا ۔ گھڑی بھی بیٹھ گئی ۔ آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے ۔ اونھون نے محبت سے میرا ہاتھ پکڑ کے اٹھایا اور گلے سے لگایا ۔

پیار کر کے آنسو پونچھے اور کہا ۔

**وہ** ۔ جب سے خط آیا ہے اسی فکر مین مین بھی مبتلا ہون ۔ مگر تم مطمئن رہو مین بغیر تمھارے نہین جاؤن گا ۔

**مین** ۔ مگر وہان مجھکو کیا کہہ کے لوگون سے ملاؤ گے ۔ اور کہان اور کس طریقہ سے مجھے رکھو گے ؟

**وہ** ۔ یہی تو مین بھی سوچ رہا ہون کہ کیا کرون ۔ کیا نہ کرون ۔ گھر مین اظہار کرین یا نہ کرین ۔ اور نہ کرین تو کیونکر نہ کرین ۔ وہ کچھ شہر تو ہے ہی نہین کہ تم کو کسی مکان مین رکھ دون اور کسی کو پتہ نہ لگے ۔ دوسرے دن وہان سب کو تمھارا جانا معلوم ہو جائے گا ۔

مین ۔ اچھا۔ اگر نہ جاؤ تو کیا ممکن نہین ہے ۔
وہ ۔ واہ بغیر جائے چارہ نہین ۔
مین ۔ وہان سے کتنے دنون مین آوگے ۔ اگر جلدی واپس آنے کی امید ہو تو مجھے یہین چھوڑتے جاؤ ۔
وہ ۔ جلدی واپس آنے کی اُمید کیونکر ہوسکتی ہے ۔ کلکتہ مین مین کبھی اتفاقیہ بضرورت چلا آیا کرتا ہون اور وہ بھی چند دن کے لیے ۔
مین ۔ تو پھر اچھا تم سدھارو ۔ مین تمھاری منزل کھوٹی کرنی نہین چاہتی (رو رو کے اور ہچکیاں لے لے کے) جو میری قسمت مین بدا ہے وہ ہوگا ۔

طبیعت کو ہوگا قلق چند روز
ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہر جائے گی

وہ ۔ مگر مین کیا کرون ۔ مین تو بغیر تمھارے دیوانہ ہو جاؤن گا ۔
مین ۔ مین کچھ تمھاری بیاہتا بیوی تو ہون ہی نہین (اس پر گویا وہ چونک پڑے) تم پر میرا کیا زور کیا دعوے ؟ تم چاہو تو اسی وقت مجھ کو چھوڑ دو ۔
اس سے زیادہ اونھون نے مجھے نہین کہنے دیا اور کہا ۔
اچھا تو اس وقت اس بحث کی کیا ضرورت ہے ؟ مین سوچ لون ۔ کل غور کرکے مین اس کا جواب دونگا ۔
شام کو اُنھون نے رمن بابو کو ایک رقعہ لکھا کہ "ایک نج کے معاملے مین آپ سے مشورہ لینا ہے کسی وقت یہان چلے آیئے ۔
رمن بابو آئے مین دروازے کی دراز مین سے سُننے لگی کہ کیا باتین ہوتی ہین ۔
اوپا بو نے کہا ۔
اوپا بو ۔ آپ کے ہان اوس جوان ماما کا کیا نام ہے ۔
رمن بابو ۔ کمودنی ۔
اوپا بو ۔ اس کا مکان کہان ہے ۔
رمن بابو ۔ ابھی مین نہین بتا سکتا ۔

او بابو۔ اس کا شوہر زندہ ہے۔ یا بیوہ۔
رمن بابو۔ جی ہان زندہ ہے۔
او۔ آپ جانتے ہین اوس کا شوہر کون ہے۔
ر۔ ہان جانتا ہون۔
او۔ اس کا کیا نام ہے۔
ر۔ معاف کیجئے اس وقت یہ بھی مین نہین بتاؤن گا۔
او۔ کیون ؟ کیا کوئی راز ہے۔
ر۔ جی ہان اس مین ایک راز ہے۔
او۔ آپ کے یہان وہ کیونکر آئی۔
ر۔ میری خلیا ساس کے پاس سے میری بیوی لے آئی تھین۔
او۔ اچھا ان فضول باتون کے دریافت کرنے کی ضرورت نہین۔ آپ یہ بتائیے کہ اوس کے اطوار کیسے ہین۔
ر۔ بہت ہی اچھے چال چلن ہین۔ فقط ایک عیب ہے کہ مزاج مین ذرا شوخی ہے میری بڑھیا ماما کو ہر وقت چھیڑا کرتی تھی۔
او۔ ہنسی دل لگی اور مذاق کو مین نہین پوچھتا مین یہ پوچھتا ہون کہ وہ کس چال چلن کی عورت ہے۔
ر۔ مین تو کہہ چکا کہ دنیا مین اس چال چلن کی عورت کمیاب ہے۔
او۔ آخر آپ یہ کیون نہین بتاتے کہ اُس کا مکان کہان ہے۔
ر۔ افسوس! مین راز کے افشا کرنے کا مجاز نہین ہون۔
او۔ اچھا اُس کے شوہر کا گھر کہان ہے۔
ر۔ اُس کا بھی وہی جواب۔
او۔ اس کا شوہر زندہ ہے۔
ر۔ جی ہان۔
او۔ آپ اوسے جانتے ہین۔
ر۔ جی ہان جانتا ہون۔

او - وہ عورت اب کہان ہے -
ر - آپ ہی کے مکان مین -
اس پر ذرا چونکنا ہوئے اور کہا - آپ کو کیونکر معلوم ہوا -
مجھے اس کے جواب کا بھی اختیار نہین دیا گیا -
بس آپ کے سوالات جرح ختم ہوے یا نہین -
او - جی ہان - اب مجھے کچھ پوچھنا نہین ہے - مگر آپ نے ان سوالات کی وجہ کیون نہین پوچھی -
ر - دو سببون سے - اولاً اس سبب سے کہ اگر مین پوچھون گا بھی تو آپ تبائینگے کیا مین جھوٹ کہتا ہون -
او - بیشک مین نہین تباؤن گا - اچھا دوسری وجہ کیا ہے -
ر - دوسری وجہ یہ ہے کہ مین جانتا ہون جس سبب سے آپ پوچھتے ہین -
او - آپ جانتے ہین تو تبائیے -
ر - تباؤن گا نہین -
او - پھر آپ تو سب جانتے ہین - اب تبائیے کہ مین اپنے مقصد مین کامیاب ہو سکتا ہون یا نہین "
ر - بہت اچھی طرح سے آپ خود کمودنی سے پوچھ لیجیئے -
او - ایک بات اور ہے - کمودنی کے متعلق آپ جو کچھ حالات جانتے ہین - وہ سب حال ایک کاغذ پر لکھ کے اور اپنے دستخط کر کے کیا آپ مجھے دے سکتے ہین "
ر - دے سکتا ہون لیکن اگر آپ اس شرط پر رضامند ہون کہ وہ کاغذ باحتیاط کمودنی کے پاس رہے اور آپ اوسے راستے مین نہ دیکھیئے بلکہ گھر پہونچ کے دیکھیئے ؟ -
او - (کچھ سونچ کے) مین منظور کرتا ہون - مگر اوس سے میرا مطلب نکل سکے گا -
ر - جی ہان نکل سکے گا -
بعد اس کے تھوڑی دیر تک اور ادھر اودھر کی باتین کر کے رمن بابو چلے گئے ؟ "

اور راو بابو میرے پاس آنے۔

مین نے پوچھا۔ یہ سب باتین آپ کیون دریافت کر رہے تھے۔

**وہ**۔ کیا تم نے سن لیا۔

**مین**۔ ہان پوری گفتگو سنی

مین سوچتی تھی کہ تمھارا خون کر کے مجھے تو گویا پھانسی ہو چکی پھر اب پھانسی کے بعد کیا تدارک ہو سکتا ہے۔

**وہ**۔ قانون عشق کے مطابق ہو سکتا ہے۔

# آٹھارھوان باب[۱۸]

## اسرار عشق

اخفاے راز عشق کوئی ہم سے سیکھ جاے
حد ہو گئی کہ اون سے بھی اب تک کہا نہین

اوس روز دن بھر اور رات بھر راو بابو سخت متفکر رہے۔ مجھ سے بھی کچھ زیادہ گھل مِل کے باتین نہین کین۔ گو الگ الگ رہے مگر میری صورت معمول سے زیادہ غور سے دیکھتے رہے۔

یہ دیکھ کے میرا دل کڑھنے لگا۔ اور اپنا رنج چھپا کے مین اون کا دل بہلانے کی کوشش کرنے لگی۔ پھول کے ہار پھول کے گلدستے اور مختلف چیزین بنا کے مین نے اون کو دین۔ خوشبودار گلوریان بنائین۔ مختلف قسم کا کھانا پکا دیا۔

مین ایک آنکھ سے روتی تھی ایک آنکھ سے ہنستی تھی۔ جب زیادہ دل بھر آتا تھا آڑ مین جا کے دل کی بھڑاس نکال لیتی اور پھر آ کے اون سے اِدھر اُدھر کی گپین اوڑانے لگتی۔

مجھے معلوم تھا کہ وہ کاروباری آدمی ہین اور مین ان معاملات داد وستد اور

تجارت کی باتون کو بچپنے سے سنتی رہی تھی اور بخوبی واقف تھی۔ لہذا اون کے مذاق کے موافق مین نے اس قسم کی گفتگو شروع کی کہ اون کا دل بہلے۔ مگر یہ کوشش بھی بے فائدہ ہوئی اون کا دل نہ بہلا بلکہ اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ میرے دل کا قلق اور رنج و ملال اور دونا ہوگیا۔

دوسرے دن وہ سویرے اُٹھے اور اُٹھ کے نہائے نہا کے کھانا کھایا اور میرے پاس آکے بیٹھے۔ اور کہنے لگے۔

مین تم سے جو کچھ پوچھون سب کا جواب بلا کم وکاست صحیح صحیح دینا۔

مجھے کل کا رمن بابو کا مکالمہ یاد آگیا۔ مین نے جواب دیا۔

جو کچھ کہون گی سب سچ کہون گی مگر تمھارے سب سوالون کا جواب نہین دونگی

**وہ** ۔ مین نے سنا ہے کہ تمھارا شوہر زندہ ہے۔ اس کا کیا نام ہے۔ اور اس کا گھر کہان ہے۔

**مین** ۔ ابھی نہین تھوڑے دنون کے بعد بتاؤن گی۔

**وہ** ۔ آج کل وہ کہان ہے۔

**مین** ۔ یہین کلکتہ مین۔

**وہ** ۔ (ذرا چونک کے) این! مین بھی کلکتہ مین اور وہ بھی کلکتہ مین! پھر تم وہان کیون نہین جاتی ہو۔

**مین** ۔ مجھ سے اون سے جان پہچان نہین ہے۔ ناظرین! دیکھو مین اس وقت تک سب سچ کہہ رہی ہون۔

اوبابو میرے جواب سے سخت متحیر ہوئے اور کہا۔

یہ کیا؟ میان بیوی مین جان پہچان نہین۔

بڑے تعجب کی بات ہے۔

**مین** ۔ کیون اس مین تعجب کی کیا بات ہے۔ آپ ہی بتایئے آپ سے آپ کی بیوی سے جان پہچان ہے۔

**وہ** ۔ (ذرا جھیپ کے) وہ تو اتفاق ہی ایسا ہوگیا تھا۔

**مین** ۔ پھر اسی طرح کا اتفاق دوسرے کے واسطے بھی ہوسکتا ہے۔

وہ ۔ اچھا خیر ۔ آئندہ تمھارے میان تم پر دعوی تو نہ کرین گے ۔

مین ۔ اون کا دعوی کرنا یا نہ کرنا میرے اختیار مین ہے ۔ اگر مین انھین اپنے تئین پہچنوا دون تو مین نہین کہہ سکتی کہ وہ کیا کارروائی کرینگے ۔

وہ ۔ اچھا سنو ۔ جو مین نے تصفیہ کیا ہے وہ صاف صاف بیان کرتا ہون تم بھی ماشاء اللہ سمجھدار ہو ذرا غور کر کے مشورہ دو ۔

مین ۔ اچھا کہو تو ۔

وہ ۔ مجھے بہر طور مکان جانا تو ضرور ہے ۔

مین ۔ سمجھی ۔

وہ ۔ مگر وہان سے جلدی نہین آ سکونگا ۔

مین ۔ اچھا یہ بھی سنا ۔

وہ ۔ تمھین یہان چھوڑ کے مین تنہا نہین جا سکتا ورنہ مین زندہ نہین رہونگا ۔

گو ان سب باتون کے سننے سے میرا دم گھٹنے لگا ۔ تاہم مین نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا ۔

نہین تمھارا خیال غلط ہے ۔ وہی مثل ہے ۔ کہ اگر چانول ڈال دوگے تو کوے ہزار دن آجائین گے ۔

وہ ۔ مگر کوے کوئل کے نعم البدل کب ہو سکتے ہین ۔ خیر تم کو بھی ضرور ساتھ لے چلون گا ۔

مین ۔ مگر رکھوگے کہان ؟ اور اون لوگون سے کیا بیان کروگے ۔

وہ ۔ مین اون سب کو ایک بڑا چکمہ دون گا ۔ کل دن بھر اس مسئلہ پر غور کرتا رہا ۔

یہی سبب تھا کہ مین نے تم سے اچھی طرح بات نہین کی ۔

مین ۔ یہی فقرا کروگے نا کہ یہ "اندر را" ہے اور بابو رام دام دت کے یہان سے مجھے مل گئی ہے ۔

وہ ۔ یہ کیا ماجرا ہے ۔ آخر تم ہو کون ؟ یہ کہہ کے وہ خاموش ہو گئے اور مجھے غور سے اور حیرت کی نظر سے دیکھنے لگے ۔

میں۔ کیوں کیا ہوا۔
وہ۔ مجھے تعجب یہ ہے کہ تمھیں میری بیوی کا نام اندرا کیونکر معلوم ہوا اور میرے دل کی بات تم کیونکر سمجھ گئیں۔ تم آدمی ہو یا کوئی دیوی۔
میں۔ بحث پھر ہوگی کہ میں کون ہوں۔ مگر سردست میں تم سے جرح کرتی ہوں ٹھیک ٹھیک جواب دینا۔
وہ۔ گھبرا کے۔ میں تیار ہوں پوچھو۔
میں۔ تمھیں یاد ہوگا کہ تم نے پہلے دن مجھ سے کہا تھا کہ اگر تمھاری بیوی مل جائیگی جب بھی تم ان کو شریک نہ کر دگے۔ کیونکہ اوسے ڈاکو لے گئے تھے اس کے شریک کرنے میں تمھاری ذات میں خلل پڑے گا۔
پھر تمھیں اندرا بنا کے لے جانے میں کیا وہ خوف نہیں ہے۔
وہ۔ ھاں ڈر ہے کیوں نہیں۔ بہت بڑا ڈر ہے۔ لیکن اس میں میری جان کا ڈر تو نہیں ہے۔ اور دوسری صورت میں میری جان کا ڈر ہے۔ تو کیا ذات جان سے زیادہ ہے؟ اور اس صورت میں بھی چنداں ہرج نہیں ہے۔
کیونکہ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اندرا برادری سے خارج ہوگئی
تھوڑے دن ہوئے کالا دیگھی کے سب ڈاکو گرفتار ہوئے ہیں انھوں نے اپنے سب جرموں کا اقرار کیا۔ اوس اقرار میں اونھوں نے اندرا کے متعلق صرف اسی قدر کہا کہ ہم لوگوں نے اوس کا زیور وغیرہ چھین کے اوس کو چھوڑ دیا۔ اب ہمیں نہیں معلوم وہ کدھر چلی گئی۔ اور اب کہاں ہی فرض کرو اگر وہ مل جائے تو ایک جھوٹا قصہ اوس کی عصمت باقی رہنے کا بنا کے ظاہر کر دیا جائے گا۔
اور اگر اس پر بھی یقین نہ آیا تو زیادہ بریں نیست پنچوں کو گنہگاری کا روپیہ دے کے برادری میں اندرا کو داخل کر لیا جائے گا۔
میرے پاس روپیہ ہے اور روپیہ وہ چیز ہے کہ سب کو مطیع کر لیتا ہے؟"

ای زر تو خدا نئی ولیکن بخدا
ستار عیوب وقاضی الحاجاتی

کوئی ہزار عیب کرے روپیہ اوس پر خاک ڈال دیتا ہے۔

**مین**۔ اگر یہ سب جھگڑے مٹ جائین گے تو پھر جھگڑا کس بات کا باقی رہے گا۔ مجھے تو کوئی جھگڑا نہین معلوم ہوتا ہے۔

**وہ**۔ کیون جھگڑا کیون نہین ہے؛ تمھارے مصنوعی اندرا بنے سے کھٹکا ضرور ہے اگر کھل جائے تو؟

**مین**۔ تمھارے گھر مین نہ کوئی مجھے پہچانتا ہے نہ اصلی اندرا کو۔ کیونکہ تمھارا ہی بیان ہے کہ ایک دفعہ اور وہ بھی کم سنی مین تم لوگون نے اوس کو دیکھا تھا پھر کیونکر یہ راز کھل سکتا ہے

**وہ**۔ ممکن ہے کہ باتون باتون مین حال معلوم ہو جائے۔ ایک اجنبی آدمی کہین جاکے ایک ایسا آدمی بن جائے جس سے لوگ واقف ہون تو ضرور ایک نہ ایک دن ظاہر ہو جائیگا۔

**مین**۔ اچھا تو تم سب باتین سکھا پڑھا دو۔

**وہ**۔ واہ! مین ہزار سکھا پڑھا دون مگر پھر بھی سب باتین مین کیونکر سکھا سکتا ہون۔ نہین معلوم وہ کس وقت کیا پوچھ بیٹھین۔ ممکن ہے مجھی سے سکھانے سے جو بات رہ گئی ہو وہی بات پوچھین بہت سی باتین اپنی سسرال کی مین خود نہین جانتا مگر وہ لوگ جانتے ہین۔

اچھا اس کو بھی جانے دو۔ فرض کرو۔ کہ اصلی اندرا آپہونچے اور تم دونون کا امتحان ہو اور شادی کے دن کے حالات پوچھے جائین۔ تو اس وقت تمھارا فریب کھل جائے گا۔

اس پر مجھے ہنسی آگئی مگر ابھی تک اپنا کچا چٹھا سنانے کا وقت نہین آیا تھا اس سے مین چپ ہو رہی۔

تاہم مین نے اتنا کہا کہ۔ مجھ سے کوئی جیت نہین سکتا تمھاری اصلی اندرا بھی ہرگز مجھ سے نہین جیت سکتی۔

ابھی تم مجھ سے پوچھتے تھے کہ تم آدمی ہو یا دیبی تو مین آدمی نہین ہون (یہ سن کر وہ چونک پڑے) یہ پھر بتاؤن گی کہ مین کون ہون۔ مگر اس وقت صرف اتنا کہتی ہون مجھ سے کوئی نہین جیت سکتا۔ اون کو میری زبان سے یہ سن کے سخت تعجب ہوا۔"

وہ عقلمند اور ہوشیار بے شک ہین اگر عقلمند اور ہوشیار نہ ہوتے تو اس قدر قلیل مدت مین اتنا روپیہ نہ کما سکتے۔

مگر بات اتنی ہے کہ ذرا وہ سیدھے آدمی ہین جیسا کہ ناظرین کو اون کی باتون سے ظاہر ہو گیا ہوگا۔

وہ بہت ہنس مکھ اور خلیق اور ملنسار ہین۔ اور چونکہ رمن بابو۔ یا اور موجودہ زمانے کے لڑکون کی طرح اعلیٰ تعلیم نہین پائی تھی اس سبب سے وہ مذہب کے پابند اور دیوتاؤن کے قائل بھی تھے۔

بچپنے ہی سے دور دور کے سفر کیے تھے اور مختلف واقعات بھوتون اور چھلپایون کے سنے تھے۔ اس سبب سے ان امور مین بھی وہ ضعیف الاعتقاد ہین جن ترک اور جس عقلمندی سے مین نے اون کو اپنے اوپر مائل کیا وہ اور بھی انھین یاد تھا۔ اور مین نے جو مبہم جوابات اون کو دیے تھے وہ بھی یاد تھے اب جو مین نے اون سے کہا کہ مین آدمی نہین ہون تو ان کے دل کو یقین ہو گیا کہ بے شک یہ آدمی نہین ہے۔

تھوڑی دیر تک وہ مبہوت رہے آخر کو بڑی مشکل سے اپنے خیال کو ادھر سے ہٹا کے اور دل کو مضبوط کر کے اُنھون نے مجھ سے کہا۔

**وہ** ۔ تم جو دعوے کرتی ہو کہ تم آدمی نہین ہو تو جو کچھ مین پوچھون اوس کا ٹھیک ٹھیک جواب دو ؟"

**مین** ۔ اچھا پوچھو۔

**وہ** ۔ یہ تو تم جانتی ہو کہ میری جوی کا نام اندرا ہے اب یہ بتاؤ کہ اوس کے باپ کا کیا نام ہے۔

**مین** ۔ ہرموہن دت۔

وہ - اون کا مکان کہاں ہے -

مین - مہیش پور مین -

وہ - (ذرا پریشان ہوکر) تم کون ہو -

مین - تم سے پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ ابھی یہ نہین بتاؤن گی کہ مین کون ہون - اس وقت اسی قدر کافی ہے کہ مین آدمی نہین ہون -

وہ - تم کہہ چکی ہو کہ مین کالا دیگھی کی رہنے والی ہون اور وہان کے لوگ اندرا کے لٹنے اور ڈاکوؤن کے واقعے کو جانتے ہین او تھین لوگون سے یہ سب باتین تم کو بھی معلوم ہوئی ہون گی - لیکن اب یہ بتاؤ - تو جانین کہ ہر موہن دت کے مکان کا پھاٹک کس رخ ہے -

مین - دکھن کی طرف ایک عالی شان پھاٹک ہے اور اوس کے دونون پہلون پر دو شیر بنے ہوئے ہین -

وہ - اون کے کیئے لڑکے ہین -

مین - ایک -

وہ - نام کیا ہے -

مین - بسنت کنور -

وہ - لڑکیان کیئے ہین -

مین - جس وقت آپ کی شادی ہوئی تھی - اوس وقت دو لڑکیان تھین -

وہ - دونون کے نام کیا ہین -

مین - اندرا - اور کامنی -

وہ - اون کے مکانات کے قریب کوئی تالاب ہے -

مین - ہان ہے - دیوی دیگھی اوس کا نام ہے - اور اوس مین کو کا بیلی اور للی بہت پھولتی ہے -

وہ - ہان مین بھی دیکھ چکا ہون - کیا تم مہیش پور مین بھی کسی زمانہ مین رہتی تھین ہان بے شک رہی ہونگی - اور نہ یہ باتین تھین کیونکر معلوم ہوتین اور بھی کئی باتین پوچھنا ہین - اچھا یہ بتاؤ - کہ اندرا کی شادی کے وقت (سمپردان) نکاح

کی رسم کس جگہ پر ہوئی تھی
مین - پوجا کے دالان کے پچھم او - اُتر کے کونے مین -
وہ - اچھا - سیمبردان کیا کس نے تھا -
مین - اندرا کے چچا کشن موہن دت نے -
وہ - شادی کے وقت کس عورت نے میرا کان زور سے پکڑا تھا ؟ مجھے اوس کا نام بخوبی یاد ہے - تم بتاؤ اس کا کیا نام ہے -
مین - بندو بی بی - بڑی بڑی آنکھین - سرخ و سفید رنگ - گلابی ہونٹ ناک مین نتھ پہنے ہوئے تھین -
وہ - بے شک تم ٹھیک بتا رہی ہو - مین خیال کرتا ہون کہ شادی مین تم شریک ہوئی ہو گی یا تم سے اون سے کچھ قرابت ہو گی - کیون ! تم سے اون سے رشتہ داری ہے -
مین - رشتہ دار - پیش خدمت اور ماما بھی یہ سب باتین جان جا سکتی ہین - کوئی ایسی بات پوچھو جو بالکل راز کی ہو مین اوس کا بھی جواب دون گی -
وہ - اندرا کی شادی کس مہینے مین ہوئی تھی -
مین - بیساکھ کی ستائیسوین تاریخ اور فلان سال مین ہوئی تھی -
وہ - (تھوڑی دیر سوچنے کے بعد) "اگر تم اجازت دو تو دو باتین اور پوچھون" ؟
مین - ہان پوچھو پوچھتے کیون نہین ہو -
وہ - شادی کے بعد جب مین اندرا کو نے کے خلوت گاہ (حجلۂ عروسی) مین گیا تھا اور اوس وقت مین نے اوس سے کیا سوال کیا تھا اور اوس نے کیا جواب دیا تھا -
اس سوال کے جواب مین مجھے ذرا دیر ہوئی - اور دیر ہونے کی یہ وجہ نہین تھی کہ مجھے یاد نہ تھا بلکہ اس سوال پر وہ سارا واقعہ میری آنکھون کے سامنے پھر گیا اور بے اختیار میرا دل بھر آیا اپنی طبیعت کو سنبھالنے مین ذرا جواب

مین دیدہ ہوئی۔

جس پر اُونھون نے ہنس کے کہا۔

**وہ**۔ وہ مارا اب تم ہار گیئین۔ مین پہچان گیا کہ تم آدمی ہو۔

مین آنکھون ہی آنکھون مین آنسو پی گئی۔ اور جواب دیا۔

**مین**۔ واہ کہین ہرانہ دیا ہو۔ سنو۔ تم نے اندرا سے پوچھا تھا بتاؤ تم سے مجھ سے آج کیا رشتہ ہوا اور اوس نے جواب دیا تھا۔

کہ آج سے تم میرے دیوتا اور مین تمھاری پوجا کرنے والی۔ اس کا جواب تو پایا۔ اب بتاؤ دوسری بات کیا ہے۔

**وہ**۔ اب مین تم سے پوچھتے ڈرتا ہون۔ میری عقل کام نہین کرتی۔ میرے تو آئے حواس غائب ہوے جاتے ہین۔

اچھا خیر شادی کے دوسرے دن اندرا نے ولگی سے مجھے گالی دی تھی اور مین نے اوس کو سزا دی تھی "

بتاؤ اوس نے کیا گالی دی تھی اور مین نے اوس کو کون سی سزا دی تھی "

**مین**۔ تم نے اندرا کا ہاتھ اپنے ایک ہاتھ مین لے کے اور دوسرا ہاتھ اوس کے شانے پر رکھ کے اوس سے پوچھا تھا۔

اندرا بتاؤ مین تمھارا کون ہون " اوس پر اندرا نے جواب دیا کہ تم میرے نندوئی ہو " اور تم نے اوس کی سزا یہ دی تھی کہ اُس کے مُنھ پر آہستہ سے مارا تھا اور پھر پیار بھی کر لیا تھا۔

یہ کہتے کہتے میرے دل مین ایک عجیب قسم کا جُوش پیدا ہوا اور یہ خیال کر کے کہ یہ سب سے پہلا بوسہ تھا۔ میرے دل مین ایک عجیب لطف آمیز اثر پیدا ہوا۔

اور اس کے بعد اتنے دنون تک کی مفارقت کا جو خیال آیا تو طبیعت افسردہ ہو گئی۔

مین یہ سوچ رہی تھی کہ مین نے دیکھا کہ اونھون نے اپنا سر تکیہ پر رکھ لیا

اور آنکھین بند کرلین - مین نے پوچھا -
کچھ اور پوچھوگے -
وہ - نہین - ہرگز نہین - یا تو تم خود اندرا ہو یا کوئی دیبی ہو -

# انیسوان باب ۱۹

## پَری

مین نے دیکھا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ مین اپنے کو ظاہر کر دون کیونکہ اونھون نے خود اپنی زبان سے کہا کہ " یا تم اندرا ہو یا کوئی دیوی " مگر مین نے خیال کیا کہ تا وقیتکہ ان کو پورا یقین میرے اندرا ہونے کا نہ ہووے اپنے تئین چھپانا ہی مناسب ہے - اسی بنا پر مین نے اون سے کہا -

مین - تو اب غور سے سنو مین اپنی نسبت کوئی بات چھپانا نہین چاہتی -
کام روپ مین میرا استھان (اکھاڑہ) تھا - مین بھگوتی جی کے مہامندر مین اون کے ساتھ رہتی تھی -

ہماری نسبت لوگون کا عموماً یہ خیال ہے کہ ہم لوگ آسیب ہین مگر دراصل ہم سب پریان ہین -

بھگوتی جی نے مجھے ایک قصور پر دعا دی جب سے پر وہ دُنیا پر عورت کے بھیس مین رہتی ہون -

اور یہ موجودہ مصیبت ناک حالت بھی اُسی بد دُعا کا نتیجہ ہی -
لیکن اب میری اس مصیبت کی زندگی کی مدت قریب ختم ہے -
کیونکہ اب مین نے بھگوتی جی کو پوجا پاٹ کرکے راضی کر لیا ہے اور اُنھون نے حکم لگا دیا ہے کہ مہا بیرون جی کے درشن سے اوس بد دعا کا اثر جاتا رہے گا -

وہ - مہا بھیرون جی کا مندر کہاں ہے -
مین - مہیش پور میں تمہاری سسرال کے اُتر جانب واقع ہے اور تمہاری سسرال والون کا ٹھاکر دوارہ وہی ہے - اوس مکان سے بالکل متصل ہے کھڑکی کی راہ سے اُوس مین داخل ہوتے ہین -
چلو مہیش پور چلین -
وہ - (کچھ سونچ کے) بھئی مین جانتا ہون - تمہین میری اندرا ہو کمودنی حقیقت مین اگر تم اندرا نکلین تو بڑی خوشی کی بات مجھ سے بڑھ کے دنیا مین کوئی خوش نصیب نہ ہوگا - اگر میرا خیال صحیح ہوا -
مین - مہیش پور چل کے خود ہی ظاہر ہو جائے گا کہ مین کون ہون -
وہ - تو چلو - کل ہی یہان سے روانہ ہو جائین - کالا دیگھی پہونچ کے مین تم کو مہیش پور بھیجدون گا اور مین مکان چلا جاؤن گا - دو ایک دن وہان ٹھہر کے مین بھی مہیش پور آ جاؤن گا -
مگر مین تم سے ہاتھ جوڑ کے کہتا ہون کہ میری جان پر رحم کرو اور اندرا ہو جاؤ - اگر کمودنی ہو یا پری ہو جب بھی مجھے نہ چھوڑنا -
مین - نہین ہرگز نہین - تم خاطر جمع رکھو - بد دُعا کا زمانہ ختم ہونے کے بعد دیبی جی کی عنایت سے مین تم کو پا سکون گی - اگر پری بھی ہو جاؤن گی - جب بھی تم کو ہرگز نہ بھولون گی - تم تو میری جان سے زیادہ پیارے ہو"
"یہ تو چڑیل کی ایسی باتین نہین ہین - یہ کہتے ہوئے وہ باہر چلے گئے -
کوئی شخص اُون کی مُلاقات کو آئے تھے - سوا رمن بابو کے اور کون ہو سکتا ہے -
تھوڑی دیر کے بعد رمن بابو کو لیے ہوئے اندر آئے -
رمن بابو نے ایک لفافہ مجھے دیا جس پر مہر کی ہوئی تھی - اور اوس کے بارے مین جو کچھ اُنھون نے میرے شوہر سے کہا تھا مجھ سے بھی اوس

کا اعادہ کیا اس کے بعد مجھ سے کہا۔

**رمن بابو۔** شوبھاشنی کو کوئی پیغام دو گی۔

**مین۔** فقط اتنا کہ دیجیئے گا کہ کل مہیش پور جاؤن گی وہان پہونچ کے دیوی جی کی بد دُعا کے اثر سے نکل جاؤن گی۔

**اوبابو۔** (رمن بابو سے) کیا ان کی پوری سرگذشت سے آپ لوگ بھی بخوبی واقف ہین۔

عقلمند رمن بابو نے جواب دیا۔

نہین۔ مجھے تو ان کی مفصل کیفیت نہین معلوم۔ ہان شوبھاشنی البتہ جانتی ہین۔

باہر آکے میرے شوہر نے رمن بابو سے پوچھا۔

آپ بھوت پریت اور پریون کے قائل ہین۔

**رمن بابو۔** (دل لگی سے)۔ ہان قایل کیون نہین ہون۔ اور شوبھاشنی تو کہتی تھی کہ کمودنی پر بد دعا کا اثر ہے ورنہ اصل مین یہ پری ہے۔

**اوبابو۔** اپنی بیوی سے اچھی طرح دریافت کیجیے گا۔ کہین کمودنی اندرا تو نہین ہے۔

رمن بابو نے کچھ جواب نہین دیا اور ہنستے ہوئے چلے گئے۔



# بیسوان باب ۲۰

## پری کا غائب ہو جانا

اسی قسم کی باتون سے دل بہلاتے ہوئے ہم لوگ کلکتے سے روانہ ہوئے اور جس مقام سے میری بدقسمتی او مصیبت کی ابتدا ہوئی تھی اسی مقام پر پہونچے۔

مجھے کالا دیگھی سے مہیش پور سوار کر دیا اور منوہر پور روانہ ہوئے۔

سپاہیون اور کہارون کو مین نے گانوٗن کے باہر ہی سے رخصت کر دیا اور مین گانوٗن مین یکہ و تنہا پیادہ پا چلی۔

اپنے مکان کے سامنے پہونچ کے ایک تنہائی کی جگہ بیٹھ کے پہلے دل کھول کے روئی پھر مکان مین داخل ہوئی۔

پہلے میرے بوڑھے باپ کا سامنا ہوا دوڑ کے مین اون کے قدمون پر گر پڑی۔

جونہین اونھین نے مجھے دیکھا۔ خوشی کے مارے بالکل بیحس و حرکت ہوگئے حیرت اور مسرت سے اونھین سکتا سا ہوگیا۔

اوس وقت اپنی پوری سرگذشت بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

مان باپ کے پوچھنے پر مین نے صرف اس قدر جواب دیا۔

فرصت کے وقت مفصل بیان کرونگی۔

غرض فرصت کے وقت مین نے اپنی مختصر سرگذشت سب سے بیان کی اور یہ بھی کہا کہ آخر مین مین اپنے شوہر کے پاس رہی اور اِس وقت اونھین کے پاس سے آتی ہون وہ بھی دو ایک دن مین آئین گے۔

مگر کامنی سے مین نے مفصل رو داد بیان کی - مین بیان کر چکی ہون - کہ کامنی میری چھوٹی بہن ہے اور بہ حد سے زیادہ مسخری اور دل لگی باز ہی چنانچہ اُس نے مجھ سے کہا -

اگر دولہا بھائی اس قدر رسید ے ہین تو انھین بنانا چاہیئے -

**مین** - ہان - بناؤ - مین بھی یہی چاہتی ہون -

اب ہم دونون بہنون نے صلاح کی اور گھر والون کو بھی سکھانا پڑا - مان کو بھی کچھ تھوڑا بہت سکھانا پڑا -

کامنی نے صاف صاف اون سے کہہ دیا کہ ابھی تک بہن کو وہ اندرا نہین سمجھے ہین - یہان وہ آنے والے ہین - وہ آلین تو تھوڑی دیر کی بعد اُن پر ظاہر کیا جائیگا -

یہ سب کارروائی ہم لوگ کر لین گے مگر آپ اُون پر ظاہر نہ کیجیے کہ یہان بہن آگئین -

دوسرے دن داماد صاحب تشریف لائے میرے والدین نے داماد کی حد سے زیادہ خاطر مدارات کی -

باہر والون نے بھی ان پر میرا آنا ظاہر نہین کیا اور نہ خود اُونھون نے کسی سے دریافت کیا -

اندر جب کھانا کھانے کو آئے تو بہت ہی اُداس اور افسردہ معلوم ہوئے کھانا کھانے کے وقت مین ہٹ گئی تھی مگر کامنی اور ہمسائے کی دو ایک ہمجولی بہنین سامنے بیٹھی تھین -

شام ہو چکی تھی - کامنی اُون سے ادھر اُدھر کی باتین پوچھنے لگی - وہ بے چارے گردن نیچی کیئے چپکے سے ہر بات کا جواب دیتے تھے -

مین آڑ مین کھڑی ہوئی سب سنتی تھی - آخر اون سے نہ رہا گیا - اونھون نے کامنی سے پوچھا - تمھاری بہن کہان ہین -

کامنی نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کے کہا -

"خدا جانے کہان ہین - کالا دیگھی کے واقعہ کے بعد آج تک کسی سے بھی اُن کی خبر نہین ملی -

معلوم ہوتا تھا کہ اس مایوسی کے جواب سے اُون کے دل پر بہت بڑا اثر پڑا - کیونکہ اون کا مُنھ اُوتر گیا اور گویا اُنھین سکتہ سا ہوگیا

اون سے ضبط نہ ہوسکا اور آنکھون سے آنسوؤن کا دریا اُمنڈ آیا شاید اون کو میرے ملنے سے یاس ہوگئی تھی -

آنسو پونچھ کے اونھون نے پوچھا - کمودنی کوئی عورت پرسون یہان آئی تھی -

**کامنی** - مجھے نام تو نہین معلوم مگر ہان پرسون فنس مین ایک عورت آئی تو تھی اور یہان رہا بیرون جی کے مندر مین جاکے دیوی جی کے پانؤن پر گر پڑی اوس وقت حد سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہوئی کہ پہلے تو آندھی آئی اور اندھیرا گھپ ہوگیا - پھر پانی برسنے لگا - اس کے بعد اُوسی طوفان مین ایک عورت ہاتھ مین ترسول لیے ہوئے اور سر سے پانؤن تک جلتی ہوئی آسمان پر اُڑ کے چلی گئی "

یہ سنتے ہی اون کے ہاتھون کے طوطے اُڑ گئے - اور کھانا چھوڑ دیا - اور ہاتھ دُھو کے " بڑی دیر تک سر پر ہاتھ رکھے ہوئے نہین معلوم کیا سوچتے رہے تھوڑی دیر کے بعد کامنی سے کہا -

**وہ** - جس جگہ سے کمودنی غائب ہوگئی ہے وہ جگہ ذرا مجھے دکھا دو "

**کامنی** - اچھا چلو مگر وہان اندھیرا ہے روشنی لے لے -

اس کے بعد کامنی نے مجھے اشارہ کیا پہلے تم چلو مین اون کو لے کے آتی ہون "

مین جا کے مندر کے اندر کے برآمدے مین بیٹھ رہی کھڑکی سے کامنی اون کو لے کے مندر مین پہونچی -

آو بابو نے جو نہین مجھے دیکھا دوڑ کے میرے پانؤن پر گر پڑے اور گڑگڑا کے کہنے لگے۔

او بابو۔ کموَدنی۔ پیاری کموَدنی۔ اگر اب تم آئی ہو تو للہ مجھے چھوڑ کے چلی نہ جانا "؟

دو تین مرتبہ اونھون نے اس جملہ کو کہا جس پر کامنی نے اُکتا کے خفگی کے تیور بنا کے کہا۔

کامنی۔ آؤ بہن ہم تم چلین یہ مرد وا کموَدنی کو جانتا ہے۔ تم کو نہین پہچانتا۔

وہ۔ بہن؟ کون بہن کس کی بہن۔

کامنی۔ (غصہ کے لہجے مین)۔ میری بہن اندرا۔ کیا تم نے کبھی یہ نام نہین سُنا "؟

یہ کہہ کے اوس آفت کی پرکالہ نے شمع گل کر دی اور میرا ہاتھ پکڑ کے اوٹھا لائی۔

ہم دونون زور سے بھاگے۔ اور وہ بھی ہمارے پیچھے دوڑے مگر اندھیرے مین اون کو راستہ نہین معلوم ہوا چوکھٹ کی ٹھوکر کھا کے گرے ہم دونون بہنون نے اون کو اوٹھایا اور کامنی نے چپکے سے اون کے کان مین کہا۔

کامنی۔ ہم دونون یہان ہین تم کو سنبھالنے کے لیے تمھارے ساتھ ساتھ ہین؟"

غرض اون کو کشان کشان سونے کے کمرے مین لائے۔ وہان بخوبی روشنی تھی۔ انھون نے غور سے ہم لوگون کو دیکھ کے کہا۔

وہ۔ (تعجب سے) این! یہ کیا ماجرا ہے۔ تم کامنی ہو۔ اور یہ تو میری پیاری کموَدنی ہے۔

کامنی۔ (جھلا کے) اسی موٹی عقل سے تم کما کے روپیہ لائے ہو۔ یہ کموَدنی نہین ہین۔ اندرا ہین۔ اندرا۔ تمھاری بیوی اب سمجھے تم اپنی بیوی کو نہین

پہچان سکتے ؛؛
یہ سُن کے آپ ایسے گھبرائے کہ میرے عوض کامنی کو گلے لگانیکے لیے اپنی طرف کھینچنے لگے۔
یہ دیکھ کے کامنی ہنستی ہوئی۔ اون کے منھ پر ایک طمانچہ دے کے چل دی؛۔
اوس مُبارک دن کی خوشی کا حال مین مفصل نہین بیان کرسکتی۔ گھرمین بڑی دھو دھام سے خوشی رچائی گئی رات بھرعجیب رُونق اور چہل پہل رہی۔
ہزارون ہی دفعہ کامنی سے اور راو بابو سے جنگ زرگری اور مُذاق ہوا مگر ہمیشہ کامنی ہی جیتتی ؛؛

# اکیسوان باب

## تتمہ

کالا دیگھی کے واقعہ کے بعد جو کچھ مجھ پر گذرا تھا مین نے اپنے شوہر سے مفصل بیان کیا۔
رمن بابو اور شوبھاشنی نے باہم مشورہ کرکے جس طرح سے اون کو کلکتے بلایا تھا وہ بھی کہا جس پر وہ ذرا ناراض ہوئے اور رکہا۔
کامنی۔ صاف صاف اوسی وقت کیون نہ بتا دیا جو بے فائدہ بھی اتنے دنون تک مجھے خلجان اور بکھیڑے مین ڈال رکھا۔
مین نے اس کی وجہ سمجھا دی تو اون کو خاطرجمع ہوئی مگر کامنی کو اطمینان نہین ہوا اور چٹاخ سے بُول اُٹھی۔
کامنی۔ ہان دولہا بھائی۔ اُنھون نے بڑی غلطی کی کہ تمھارے ساتھ ایسا اسلوک کیا۔ تم کو کوٹھوین جوت کے گھمانا چاہیئے تھا۔

اور ہان تم نے یہ کیا کہا تھا کہ اندرا ملے گی جب بھی مین اوس کو شریک نہ کرون گا -

مین کہتی ہون جب تم مردون کو عورتون کے مہندی مین رچے ہوئے گلاب کے ایسے پانؤن پر بغیر ناک گھسے کوئی چارہ نہین ہے تو ایسی دون کی کیون لیتے ہو - تف ہے اور کچھ نہین -

غرض وہ رات بھی عجب لطف کی رات تھی - شب بھر محلہ کی میری ہمسن اور ہمجولی لڑکیان آپس مین چہلین کرتی رہین جن سے اوبا بو سے ہنسی کا رشتہ تھا وہ اون سے ہنستی رہین -

تمام رات گانا ناچ نقلین ہوا کین "

# بائیسوان باب

## خاتمہ

دو دن تک میکے مین رہ کے تیسرے دن اپنے شوہر کے ساتھ مین سسرال چلی -

اپنے شوہر کے ساتھ مین سسرال جاتی ہون یہ بے شک خوشی کی بات ہے -

مگر حق یہ ہے کہ پہلی مرتبہ جب مین سسرال گئی تھی اوس دن کی خوشی ہی اور تھی -

کیونکہ پہلی دفعہ ایک نئی چیز کے پانے کے لالچ مین مین جاتی تھی -

اور اب اوس چیز کو اپنے ساتھ لے کے جا رہی تھی - میری پہلی امید شاعرانہ خیال ہے اور دوسری امیرون کی دولت ہے -

رئیسون کی مقبوضہ دولت اور شاعرون کی تخیل مین زمین آسمان کا فرق ہے -

تجربہ کار لوگون کا تجربہ ہے کہ پھول جس وقت تک درخت مین لگا رہتا ہے اوس وقت تک انسان کو اشتیاق زیادہ ہوتا ہے۔ مگر توڑ لینے کے بعد وہ چونپ باقی نہین رہتی۔

خواب کا لطف بہ نسبت اوس کی تعبیر کے زیادہ خوش آیند ہے۔

دور کے ڈھول سہانے مشہور ہے۔

دیکھو آسمان ہم سے دور ہے اس سبب سے کیسا خوش رنگ اور نیلگون معلوم ہوتا ہے۔ اگر ہم سے قریب ہوتا تو اوس کا رنگ کبھی ہماری آنکھون کو ایسا اچھا نہ معلوم ہوتا۔

اسی طرح دولت بھی ہے۔ دولت ہرگز آرام کی چیز نہین ہے۔

مگر شاعرانہ خیال نہایت دلچسپ اور آرام دہ ہین کیونکہ اون مین امیدین اور تمنائین بھری ہوئی ہین۔ جن پہ کوئی اختیار نہین۔ اور دولت ایک مقبوضہ چیز ہے جس پر تصرف اور استعمال کا اختیار خداوندان نعمت کو بخوبی حاصل ہے۔

گو بہت دولتمند ایسے بھی ہین جو دولت کے محض محافظ ہین جن کو میرے ایک عزیز مار گنج کہا کرتے ہین۔

مین نہایت آرام کے ساتھ بغیر کسی آفت اور گزند کے سسرال پہونچ گئی۔

اوبابو نے اپنے والدین سے میری مصیبت ناک سرگذشت بیان کی اور وہان پہونچ کے اونھون نے رمن بابو کا لفافہ کھولا اور میرے بیانات کو اس سے بالکل مطابق پایا خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میرے ساس سسرے مجھ سے بہت خوش اور رضامند ہین۔

مین نے اپنے شوہر سے سفارش کی کہ۔

ہرانی کو بطور انعام پانچ سو روپیہ بھیج دینا مناسب ہے۔

اسے اونھون نے منظور کیا اور روپیہ رمن بابو کے نام روانہ کیے گئے۔

شو بھاشنی کا جواب بھی آیا ہے۔
خط رمن بابو کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ مگر عبارت شو بھاشنی کی تھی۔ انھون نے ہر ایک شخص کا مفصل حال لکھا تھا۔ جس مین سے مین بعض مختصر حالات لکھتی ہون "

ہم سب حالات تمھارے سن کے بہت خوش ہوئے۔ ہرانی کسی طرح روپیہ نہین لیتی تھی۔ وہ کہنے لگی مین ہرگز نہ لون گی ورنہ میری طمع بڑھ جائیگی یہ تو ایک اچھا اور ثواب کا کام تھا۔ لیکن اس طرح کی کارروائی اکثر خراب ہوتی ہے ؟ "

اگر اپنے مین مین نے کوئی بُرا کام کیا تو ؟

مین نے اوسے سمجھایا کہ اگر مین جھاڑو مارنے نہ دوڑتی تو بھلا تو یہ کام کرتی ؟ ہر وقت مین تم کو جھاڑو کیون دکھانے لگی۔ کسی بُرے کام مین کیون تمھین اجازت دونگی تم نے یہ اچھا کام کیا تھا۔ اس کا انعام لو۔

جب مین نے اس طرح سے سمجھایا تو اوس نے روپیہ لیے۔

اب اوس دن سے کل دیوتاؤن کی پوجا پاٹ مین مصروف ہے۔

جس دن تک چٹھی نہین آئی تھی اوس دن تک اُوس کی ہنسی بند ہوگئی تھی۔ اب جب سے تمھارا خط آیا ہے۔ جب سے مارے ہنسی کے گھر مین رہنا دشوار ہے۔

اَب سونا کی مان کی کیفیت سنو۔ جب سے تم اوپندر بابو کے ساتھ چھپ کے چلی گئی تھین جب سے بڑھیا ہنس کے بڑی خوشی کے ساتھ کہا کرتی تھی۔

مین تو پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ اوس کا چال چلن اچھا نہین ہے بلکہ تم سب سے مین بارہا کہہ چکی تھی۔ کہ یہ عورت بد وضع ہے اس کو نہ رکھو مگر نقارخانے مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔

تم لوگ تو اوس کا کلمہ پڑھتی تھین۔ اوس کی ہر بات ہر کام اچھے تھے۔ مگر اب جب سے سُنا ہے کہ تم کسی غیر کے ساتھ نہین گئین اپنے شوہر کے ساتھ

گئی ہو۔اور تم امیر کی لڑکی ہو امیر کی بہو ہو جب سے اوس نے اپنا یہ طرز کلام بدل دیا۔اب کہتی ہے۔
مین تو ہمیشہ سے کہتے تھی کہ وہ کسی بڑے گھر کی لڑکی تھی۔سچ تو مین چال چلن کہان ایسا حسن ایسی عقل ایسا سلیقہ ہم نے نہین دیکھا۔دیکھو بہو جی اونھین لکھنا کہ مجھے بھی کچھ بھیجدین۔
بڑی امان تمھارا حال سن کے بہت خوش ہوئین اور مجھ پر اور رمن بابو پر بہت خفا ہوئین کہ تم لوگون نے ہم سے پہلے نہین کہا وہ امیر کی لڑکی ہے اور تم اِس کی خاطر مدارات سے پیش آئی۔اور تمھارے شوہر پر بھی ناراض ہین کہ ہم نے مانا اون کی بیوی تھین مگر اون کو ہمارے یہان کی ماما کو لے جانا لازم نہ تھا اپنے سسرے کی بابت شو بھاشنی نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔لکھا کیا تھا۔چنگوٹیان بنائی تھین۔بڑی مشکل سے مین نے نکالا جو درج ذیل ہے۔بڑے میان نے بڑی بی سے کہا۔
تھین نے روز دِق کر کے آخر اوس خوبصورت ماما کو یہان سے نکالا۔
بڑی بی۔نکالا اچھا کیا تم کو ن وہ خوبصورت یا جوان تھی تو تم کو کیا واسطہ؟"
بڑے میان۔یہ مین نہین کہہ سکتا کہ مجھے واسطہ تھا یا نہین۔مگر مین تمھارے کالے چہرے پر کب تک قناعت کر سکون گا۔
یہ سن کے بڑی بی جھلا کے اُوٹھین اور جا کے پلنگ پر گر پڑین اور ایسی گرین کہ دن بھر بچھونے پر سے سر نہین اُٹھایا۔یہ نہین سمجھین کہ بڑے میان نے اُون کو بنایا تھا۔

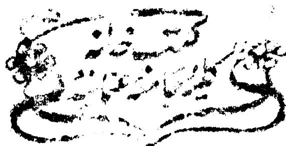
اس کے بعد مین نے بڑی بی اور لوگون کو بھی کسی کو نقد کسی کو سوغات بھیجد[illegible]
بعد اس کے شو بھاشنی سے ایک مرتبہ اور ملاقات ہوئی شو بھاشنی [illegible]
لڑکی کی شادی کی تقریب مین مین اور میرے شوہر شریک ہوئے تھے۔
شو بھاشنی کی لڑکی کے لیے پہلے ہی سے مین نے سر سے پانون تک
پورا جوڑا جڑاؤ زیور کا بنوالیا تھا جسے مین نے اُس کے جہیز مین دیا بڑی [illegible]

(رمن بابو کی ماں) کے بھی کچھ نذر کیا اور جو جس لائق تھا اوس کو حسب درجہ کچھ نہ کچھ دیا۔ مگر مین نے دیکھا تو بڑی بی مجھ سے اور میرے شوہر سے کچھ خاطر سے پیش نہین آئین۔ اونھون نے کئی مرتبہ شکایت کی کہ رمن بابو کے لیے کھانا اچھا نہین پکتا۔ چنانچہ مین نے ایک آدھ دفعہ اپنے ہاتھ سے اون کے لیے پکا دیا بعد سے پھر کبھی وہان مین نہین گئی۔ پکانے کے ڈر سے نہین۔ بڑی بی کی بدمزاجی سے۔

بڑی بی اور بڑے میان دونون نے انتقال کیا مگر جب بھی میرا جانا نہین ہوا؟"

لیکن شوبھاشنی کو مین نہین بھولی۔ اور نہ زندگی بھر بھول سکتی ہون؟"

ختم شد



## غزل عزیز

لو مرا دسا کین بیت الحزن آ ہی گئی
لے کے نور آنکھونکا بوئے پیرہن آ ہی گئی

کوٹھری بیٹھے رہے اُمید فردا کو لئے
میرے ہونٹون تک شراب موجزن آ ہی گئی

منتظر تھا دیکھئے کب ختم ہو شام ابد
ایڑیون تک ٹکی زلف پرشکن آ ہی گئی

ولگداز تارہ ان بھری راتونہین بھلایا بہت
پھر بھی غربت مین مجھے یاد وطن آ ہی گئی

حق پسندی شیوۂ منصور دنیا اُس سے دور
رفتہ رفتہ نوبت دار و رسن آ ہی گئی

کس نے یہ تیوری چڑھا کر غور سے دیکھا مجھے
جامۂ ہستی پہ آخر کو شکن آ ہی گئی

محو تھا آرایش شام جوانی مین عزیز
صبح پیری لے کے کافور وکفن آ ہی گئی

## غزل ہلال

کچھ نہ اندیشہ کرو انجام کا
مستون کو ایما ہے چشم جام کا

میرے پہلو مین تڑپتا ہے جگر
دیکھ کر مٹنا دل ناکام کا

شام کے بدلے سحر کو آیا وہ
صبح کو بھولا ہے بھولا شام کا

کچھ برا معلوم ہوتا ہی نہین
مین تو عادی ہون تیری دشنام کا

سوئے وہ آکر جو پہلو مین میرے
مل گیا پہلو مجھے آرام کا

منھ دکھائے گا خدا کو کیا ہلال
تو تو بندہ ہو چکا اصنام کا

## غزل محبوب

خدا نے آبرو رکھ لی ہمارے دامن تر کی
کہ گرمی راحت جان ہو گئی خورشید محشر کی

خیال ابروسے خدارمین جب دم تڑپتے ہین
ہمارے دردِ تنہا ئین چمک ہوتی ہے خنجر کی

ادا ہو شکر کس منھ سے تیرے احسانکا یارب
ہمارے واسطے جو بات کی بہتر سے بہتر کی